Postal Reg.No.GDP/001/2016-18

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ　نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ　وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّ اَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly BADAR Qadian

www.akhbarbadrqadian.in

جلد 66

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

شمارہ 38

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

29 ذوالحجہ 1438 ہجری قمری　21 تبوک 1396 ہجری شمسی　21 ستمبر 2017ء

اخبار احمدیہ

الحمد للہ سیّدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیر وعافیت ہیں۔

حضور پُرنُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 15 ستمبر 2017 کو مسجد بیت الفتوح لندن سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا۔ اس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ 20 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازئ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کیلئے دُعائیں جاری رکھیں، اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ وناصر ہو اور تائید ونصرت فرمائے۔ آمین۔

براہین احمدیہ میں میری نسبت خدا تعالیٰ کی یہ پیشگوئی ہے کہ قتل وغیرہ منصوبوں سے میں بچایا جاؤں گا

چنانچہ آج تک باوجود متعدد حملوں کے خدا تعالیٰ نے دشمنوں کے شر سے مجھے بچایا

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ و السّلام

۵۲: باونواں نشان - یہ کہ پنڈت دیانند جو آریوں کے لئے بطور گُرو کے تھا جب اُس کا فتنہ حد سے بڑھ گیا تو مجھے دکھلایا گیا کہ اب اُس کی زندگی کا خاتمہ ہے۔ چنانچہ اُسی سال میں وہ فوت ہوگیا۔ میں نے یہ پیشگوئی ایک آریہ شرمپت نام کو جو ساکن قادیان ہے قبل از وقوع بتلا دی تھی اور وہ ابتک زندہ ہے۔

۵۳: ترپین واں نشان - یہ ہے کہ اسی شرمپت کا ایک بھائی بسمبر داس نام ایک فوجداری مقدمہ میں شاید ڈیڑھ سال کے لئے قید ہوگیا تھا تب شرمپت نے اپنی اضطراب کی حالت میں مجھ سے دعا کی درخواست کی۔ چنانچہ میں نے اس کی نسبت دُعا کی تو میں نے بعد اس کے خواب میں دیکھا کہ میں اُس دفتر میں گیا ہوں جس جگہ قیدیوں کے ناموں کے رجسٹر تھے اور اُن رجسٹروں میں ہر ایک قیدی کی میعاد قید لکھی تھی تب میں نے وہ رجسٹر کھولا جس میں بسمبر داس کی قید کی نسبت لکھا تھا کہ اتنی قید ہے اور میں نے اپنے ہاتھ سے اُس کی نصف قید کاٹ دی اور جب اس کی قید کی نسبت چیف کورٹ میں اپیل کیا گیا تو مجھے دکھلایا گیا کہ انجام مقدمہ کا یہ ہوگا کہ مثل مقدمہ ضلع میں واپس آئے گی اور نصف قید بسمبر داس کی تخفیف کی جائے گی مگر بری نہیں ہوگا۔ اور میں نے وہ تمام حالات اُس کے بھائی لالہ شرمپت کو قبل از ظہور انجام مقدمہ بتلا دیئے تھے اور انجام کار ایسا ہی ہوا جو میں نے کہا تھا۔

۵۹: انسٹھواں نشان - شیخ مہر علی ہوشیارپوری کی نسبت پیشگوئی۔ یعنی خواب میں میں نے دیکھا کہ اُس کے گھر میں آگ لگ گئی اور پھر میں نے اُس کو بُجھایا یہ اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ آخر میری دعا سے رہائی ہوگی یہ تمام پیشگوئی میں نے خط میں لکھ کر شیخ مہر علی کو اس سے اطلاع دی بعد اس کے پیشگوئی کے مطابق اس پر قید کی مصیبت آئی اور پھر قید کے بعد پیشگوئی کے دوسرے حصہ کے مطابق اُس نے رہائی پائی۔

۶۰: ساٹھواں نشان - بعد میں شیخ مہر علی کی نسبت ایک اور پیشگوئی کی گئی تھی کہ وہ ایک اور سخت بلا میں مبتلا ہوگا چنانچہ بعد اس کے وہ مرض فالج میں مبتلا ہوگیا اور پھر حال معلوم نہیں۔

۶۱: اکسٹھواں نشان - اپنے بھائی مرزا غلام قادر مرحوم کی وفات کی نسبت پیشگوئی ہے جس میں میرے ایک بیٹے کی طرف سے بطور حکایت عن الغیر مجھے یہ الہام ہوا اَے عمّی بازئ خویش کردی ومرا افسوس بسیار دادی۔ یہ پیشگوئی بھی اسی شرمپت آریہ کو قبل از وقت بتلائی گئی تھی اور اس الہام کا مطلب یہ تھا کہ میرے بھائی کی بے وقت اور ناگہانی موت ہوگی جو موجب صدمہ ہوگی جب یہ الہام ہوا تو اس دن یا اس سے ایک دن پہلے شرمپت مذکور کے گھر میں ایک لڑکا پیدا ہوا جس کا اُس نے امین چند نام رکھا اور مجھے آکر اُس نے بتلایا کہ میرے گھر میں لڑکا پیدا ہوا ہے جس کا نام میں نے امین چند رکھا ہے۔ میں نے کہا کہ ابھی مجھے الہام ہوا ہے کہ اے عمی بازئ خویش کردی ومرا افسوس بسیار دادی۔ اور ہنوز اس الہام کے میرے پر معنی نہیں کھلے میں ڈرتا ہوں کہ اس سے مُراد تیرا لڑکا امین چند ہی نہ ہو کیونکہ تیری میرے پاس آمد ورفت بہت ہے اور الہامات میں کبھی ایسا اتفاق ہو جاتا ہے کہ کسی تعلق رکھنے والے کی نسبت الہام ہوتا ہے۔ وہ یہ بات سن کر ڈر گیا اور اس نے گھر میں جاتے ہی اپنے لڑکے کا نام بدلا دیا یعنی بجائے امین چند کے گوکل چند نام رکھ دیا۔ وہ لڑکا اب تک زندہ ہے اور ان دنوں میں کسی ضلع کے بندوبست میں مثل خواں ہے اور بعد اس کے میرے پر کھولا گیا کہ یہ الہام میرے بھائی کی موت کی طرف اشارہ ہے چنانچہ میرا بھائی دو تین دن کے بعد ایک ناگہانی طور پر فوت ہوگیا اور میرے اُس لڑکے کو اُس کی موت کا صدمہ پہنچا اور اس پیچ میں آکر شرمپت مذکور جو سخت متعصب آریہ ہے گواہ بن گیا اگر کہو کہ خدا کے الہام کے اُسی وقت کیوں معنے نہ کھولے گئے تو میں اس کے جواب میں کہتا ہوں کہ مقطعات قرآنی کے اب تک معنے نہیں کھولے گئے کون جانتا ہے کہ طٰہٰ کیا چیز ہے اور نٓ کیا چیز ہے اور کٓھٰیٰعٓصٓ کیا چیز ہے۔ اور آیت سَیُھۡزَمُ الۡجَمۡعُ کی نسبت حدیث میں ہے کہ آنحضرت نے فرمایا کہ اب تک مجھے اس کے معنی معلوم نہیں اور نیز آپ نے فرمایا کہ مجھے ایک خوشہ بہشتی انگور کا دیا گیا کہ یہ ابوجہل کے لئے ہے اور میں اس کی تاویل سمجھ نہ سکا جب تک کہ عکرمہ اُس کا بیٹا مسلمان ہوا اور مجھے ہجرت کی زمین بتلائی گئی اور میں نہ سمجھ سکا کہ وہ مدینہ ہے۔ غرض ایسے اعتراض بوجہ بے خبری سنت اللہ کے دلوں میں پیدا ہوتے ہیں۔

۶۳ - تریسٹھواں نشان - براہین احمدیہ میں میری نسبت خدا تعالیٰ کی یہ پیشگوئی ہے کہ قتل وغیرہ منصوبوں سے میں بچایا جاؤں گا چنانچہ آج تک باوجود متعدد حملوں کے خدا تعالیٰ نے دشمنوں کے شر سے مجھے بچایا۔

(روحانی خزائن، جلد 22، حقیقۃ الوحی، صفحہ 231 تا 234)

123 واں جلسہ سالانہ قادیان

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 123 ویں جلسہ سالانہ قادیان کیلئے 29، 30 اور 31 دسمبر 2017ء (بروز جمعہ، ہفتہ اور اتوار) کی تاریخوں کی منظوری مرحمت فرمائی ہے۔ احباب جماعت ابھی سے دعاؤں کے ساتھ اس مبارک جلسہ میں شمولیت کی نیت کر کے تیاری شروع کر دیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس للّٰہی جلسہ سے فیضیاب ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ جلسہ سالانہ کی ہر لحاظ سے کامیابی اور بابرکت ہونے نیز سعید روحوں کی ہدایت کا موجب بننے کیلئے دعائیں جاری رکھیں۔ جزاکم اللہ۔

(ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ قادیان)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

”میانمار کے مسلمانوں کیلئے عالمی تنظیمیں کوشش کریں اس کوشش میں مسلم ممالک کو صف اوّل میں ہونا چاہئے“

اقوامِ متحدہ نے اپنی ایک رپورٹ میں میانمار کے علاقہ رخائن کے روہنگیا مسلمانوں کو ”زمین پر مظلوم ترین اقلیت“ قرار دیا ہے۔

جماعت احمدیہ عالمگیر کے رُوحانی اِمام اور موجودہ خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے میانمار کے مسلمانوں کی مظلومیت پر گہرے دُکھ اور رنج کا ظہار کرتے ہوئے فرمایا ہے کہ :

”ہم دُعا کرتے ہیں کہ یہ ظلم وستم اور ناانصافیاں فوری طور پر ختم ہوجائیں۔“

میانمار جس کا پہلا نام برما تھا جنوب مشرقی ایشیا کا ایک ملک ہے۔ اس کے مغرب میں انڈیا اور بنگلہ دیش، مشرق میں تھائی لینڈ اور لاؤس ہیں اور شمال مشرق میں چین ہے اور اس کے جنوب میں ایک ہزار نوسوتیس کلومیٹر لمبا ساحل سمندر لگتا ہے۔ 2014 کی مردم شماری کے مطابق تقریباً 5 کروڑ 60 لاکھ کی آبادی والے اس ملک میں 89 فیصد بدھسٹ، 4 فیصد مسلمان، 4 فیصد عیسائی، 1 فیصد ہندو اور 2 فیصد دوسری قومیں آباد ہیں۔ سات صوبوں والے اس ملک میں مسلمانوں کی اکثریت رخائن کے علاقہ میں آباد ہے جہاں لاکھوں کی تعداد میں مسلمان بستے ہیں جنہیں روہنگیا کہا جاتا ہے۔

ماہ اگست سے لگاتار اور کثرت کے ساتھ روہنگیا مسلمانوں کی ہجرت، ان کے قتل وغارت اور ان پر اندھا دھند ظلم وتشدّد کی خبریں آرہی ہیں۔ بتایا جاتا ہے کہ 25/اگست کو روہنگیا شدّت پسندوں نے رخائن کے شمالی علاقہ میں پولیس چوکیوں پر حملہ کر کے 12 پولیس اہلکاروں کو ہلاک کر دیا۔ اس کے نتیجہ میں فوج نے ”کلیئرنس آپریشن“ لانچ کیا۔ فوج اور شدّت پسند بدھسٹوں نے ملکر روہنگیا مسلمانوں کے خلاف بڑے پیمانے پر قتل و غارت اور آگ زنی کی کارروائی کی۔ سرکاری طور پر 400 لوگوں کی موت کی تصدیق کی گئی۔ ہزاروں گھر جلادیئے۔ خبروں کے مطابق بہت سارے روہنگیاں مسلمانوں کے گاؤں مکمل طور پر نذر آتش کر دیئے گئے۔ بڑی ہی بے دردی اور بے رحمی کے ساتھ مسلمانوں کے خون سے ہولی کھیلی گئی اور ان کی عورتوں کے ساتھ زیادتی کی گئی۔ انتہائی خوف اور دہشت کے عالم میں لاکھوں کی تعداد میں روہنگیا مسلمانوں نے جان بچا کر ملک سے بھاگ جانے میں ہی عافیت سمجھی۔ بے حد کسمپرسی اور بے سروسامانی کی حالت میں پہاڑوں اور ندیوں کے راستے میانمار کو پار کرتے ہوئے لاکھوں کی تعداد میں یہ مسلمان بنگلہ دیش پہنچنے لگے۔ خبروں کے مطابق ماہ اگست سے اب تک 4 لاکھ مسلمان اپنے ملک کو چھوڑ کر بنگلہ دیش کے رفیوجی کیمپ میں پناہ لینے پر مجبور ہو گئے۔ اقوام متحدہ کے ادارے کی رپورٹ ہے کہ صرف 2 ہفتوں میں سوالاکھ مسلمانوں نے ہجرت کی۔ 4/ستمبر کے روز 24 گھنٹوں میں 35 ہزار پناہ گزینوں نے بنگلہ دیش کی سرحد کو عبور کیا جو ایک دن میں ہجرت کرنے والوں کی سب سے بڑی تعداد ہے۔

میانمار کی فوج کا کہنا ہے کہ ان کی کارروائی صرف روہنگیا انتہا پسندوں کے خلاف ہے انہوں نے عام شہریوں کو نشانہ بنائے جانے کے اعتراض کی تردید کی ہے، لیکن حالات اس دعوے کو جھٹلا رہے ہیں۔ اگر عام شہریوں کو نشانہ نہیں بنایا جارہا تو پھر لاکھوں کی تعداد میں مسلمانوں کو اپنا ملک چھوڑنے کی کیا ضرورت ہے۔ رفیوجی کیمپ میں یہ مسلمان دانے دانے کو ترس رہے ہیں۔ اور اگر یہ صرف روہنگیا شدّت پسندوں کے خلاف کارروائی ہے تو صرف مسلمان ممالک ہی نہیں بلکہ پوری دُنیا اس کارروائی کے خلاف کیوں احتجاج کر رہی ہے۔ سماجی اور فلاحی تنظیمیں اور انسانی حقوق کی دیکھ ریکھ کرنے والے ادارے اور اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کے اراکین اور رفیوجیز کیلئے کام کرنے والے سب ہی اس بہیمانہ وظالمانہ کارروائی کے خلاف آواز اُٹھا رہے ہیں۔ اور اگر یہ صرف شدّت پسندوں کے خلاف کارروائی ہے تو صحافیوں کو متاثرہ علاقے میں جانے پر کیوں پابندی لگائی گئی۔

☆ امریکی صدارتی دفتر نے ایک بیان جاری کر کے کہا ہے کہ ہم میانمار کے حفاظتی افسران سے اپیل کرتے ہیں کہ وہ قانون کی حکمرانی کا احترام کریں۔ تشدد پر روک لگائیں اور تمام طبقے کی نقل مکانی کو روکیں۔ روہنگیا مسلمانوں پر تشدد اور ان کی نقل مکانی سے پتا چلتا ہے کہ ملک کی سکیورٹی فورس شہریوں کی حفاظت نہیں کر رہی ہے۔

(ملاحظہ ہو روزنامہ ”ہندسماچار“ 13 ستمبر 2017 صفحہ 8)

☆ اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل نے 13 ستمبر کو میانمار کے علاقہ رخائن میں جاری تشدد پر گہری تشویش کا اظہار کیا۔ 15/رُکنی سلامتی کونسل نے ایک بیان میں تشدد کی خبروں پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے ریاست میں جاری تشدد کو ختم کرنے، امن وامان دوبارہ قائم کرنے، شہریوں کی حفاظت کو یقینی بنانے کے لیے فوری اقدامات کرنے کے لیے کہا۔ اقوام متحدہ میں برطانیہ کے سفیر میتھیو ریکرافٹ نے کہا کہ گزشتہ نو برسوں میں یہ پہلا موقع ہے جب سلامتی کونسل میانمار پر بیان دینے کے لیے متفق ہوا ہے۔ (دیکھئے ”ہندسماچار“ 15 ستمبر 2017 صفحہ 12)

☆ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل انٹونیو گوتیرش نے 14 ستمبر کو اپنے بیان میں کہا کہ میانمار میں روہنگیا مسلمان ”تباہ کن“ صورتحال کا سامنا کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ سکیورٹی فورسز کی جانب سے روہنگیا دیہات پر مبینہ حملے مکمل طور پر ناقابل قبول ہیں۔ انہوں نے فوجی طاقت روکنے کا مطالبہ کیا۔ اس بحران پر بات چیت کیلئے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کا اجلاس 20 تاریخ بروز بدھ ہوگا۔ (روزنامہ ”ہندسماچار“ 15 ستمبر 2017 صفحہ 2)

☆ اقوام متحدہ کی انسانی حقوق کی نمائندہ خصوصی برائے میانمار ”یانگ ہی لی“ نے ملک میں روہنگیا مسلمانوں پر ہونے والے مظاہم کی مذمت کرتے ہوئے ملک کی رہنما آنگ سان سوکی پر تنقید کی ہے کہ وہ مسلمانوں کی کوئی مدد نہیں کر رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حالات نہایت خراب ہیں اور اب وقت آ گیا ہے کہ سوکی اس مسئلہ کے حل کیلئے قدم اُٹھائے۔ انہوں نے مزید کہا کہ رخائن میں ہونے والی تباہی اکتوبر کے واقعات سے کہیں زیادہ بڑی ہے۔ (ملاحظہ ہو روزنامہ ”ہندسماچار“ 6 ستمبر 2017 صفحہ 12)

میانمار کی اسٹیٹ کونسلر آنگ سان سوکی کی پوری دُنیا میں تنقید ہو رہی ہے۔ روہنگیا مسلمانوں پر ہونے والے بھاری تشدد اور قتل عام کو روکنے میں مکمل طور پر ناکام رہنے کی وجہ سے نیویارک میں اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کے اجلاس میں یہ شرکت نہیں کریں گی۔ ان سے امن کا انعام واپس لینے کی بھی مانگ کی جارہی ہے۔

(ملاحظہ ہو روزنامہ ”ہندسماچار“ 6 ستمبر 2017 صفحہ 6)

روہنگیا مسلمانوں کے خلاف یہ کوئی پہلا تشدد نہیں ہے، دہائیوں سے ان پر مظالم کا سلسلہ چلتا چلا آرہا ہے۔ 1948 میں برما کے انگریزوں سے آزاد ہونے کے بعد سے ان پر مظالم اور ان کی ہجرت کا سلسلہ جاری ہے۔ برما کے بدھسٹوں کا کہنا ہے کہ یہ مسلمان باہر سے آئے ہوئے ہیں اس لئے انہیں ہمارے ملک میں رہنے کا کوئی حق نہیں۔ 1982 میں حکومت نے ایک قانون منظور کیا جس کی رُو سے ملک میں رہنے والے ہر نسلی گروہ کو یہ ثابت کرنا تھا کہ وہ 1828 میں برطانوی تسلط سے پہلے یہاں مقیم تھا۔ اس قانون کے بعد سے میانمار کی حکومت روہنگیا مسلمانوں کو NRC (نیشنل رجسٹریشن کارڈ) نہیں دیتی، اِنہیں TRC (ٹیمپرری رجسٹریشن کارڈ) دیا جاتا ہے۔ یہ ملک میں جائداد کی ملکیت اور ووٹ کے حق سے محروم کئے جاچکے ہیں۔ حکومت ان سے مطالبہ کرتی ہے کہ یہ خود کو میانمار کا شہری نہ کہیں بلکہ بنگالی کے طور پر اپنا تعارف کرائیں۔ تبلیغ پر پابندی لگادی گئی۔ مسجد اور مدرسہ کی تعمیر پر روک لگادی گئی۔ لاؤڈ سپیکر پر اذان دینے سے منع کر دیا گیا۔ بچے سرکاری تعلیم سے محروم کر دیئے گئے۔ ملازمت کے دروازے ان پر بند کر دیئے گئے۔

ہمیں حیرت ہے کہ اَہنسا یعنی عدم تشدد کا درس دینے والے آج اس قدر تشدد میں کیسے مبتلا ہو سکتے ہیں۔ وہ مذہب جس میں ایک کیڑے کو بھی مارنا گناہ سمجھا جاتا ہے اس کے ماننے والے اتنی بے دردی اور سفا کی سے معصوموں کا خون کیسے بہا سکتے ہیں۔ ہم انہیں ان کے گورو حضرت گوتم بدھ، جو خدا کے ایک نیک اور پاک بندے تھے اور جنہوں نے ایک دُنیا کو اَہنسا کی تعلیم دی اور اس پر چلایا، کا واسطہ دیکر اور ان کی تعلیم یاد دلا کر کہتے ہیں کہ یہ ظلم اور سفا کی بند کی جائے۔ اللہ تعالیٰ ظلم کرنے والوں کو ہرگز پسند نہیں کرتا اور ان کا انجام ہمیشہ بُرا ہی ہوتا ہے۔

جماعت احمدیہ عالمگیر کے رُوحانی اِمام اور خلیفہ حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ نے روہنگیا مسلمانوں کی انتہائی تکلیف دہ حالت پر گہرا افسوس جتاتے ہوئے فرمایا کہ :

- دُنیا بھر کے احمدی مسلمانوں کو روہنگیا مسلمانوں پر ظلم وستم کی وجہ سے شدید تکلیف پہنچی ہے اور ہم دُعا کرتے ہیں کہ یہ ظلم وستم اور ناانصافیاں فوری طور پر ختم ہوجائیں۔
- ان مسلمانوں پر بے رحمی کے ساتھ ظلم وستم کی وجہ دراصل عالم اسلام میں آپسی تنازعات اور فرقہ پرستی ہے۔ اگر مسلم ممالک اور قوموں میں اتحاد قائم ہوتا تو اس طرح کا سانحہ واقع نہیں ہوتا۔
- احمدیہ مسلم جماعت کی طرف سے مَیں یہ اُمید اور دعا کرتا ہوں کہ میانمار کے مسلمانوں کی مدد کے لئے عالمی تنظیمیں کوشش کریں اور ان کی مدد کی اس کوشش میں مسلم ممالک کو صف اوّل میں ہونا چاہئے۔
- مَیں دعا کرتا ہوں کہ میانمار کے مسلمانوں پر ظلم وستم بلکہ دُنیا کے تمام ایسے لوگ جن کو ان کے مذہبی حقوق سے محروم کیا جاتا ہے ان کی پریشانیاں جلد ختم ہوں۔
- ہمارا ماننا ہے کہ ہر انسان کو اپنے مذہب اور عقائد کے مطابق بغیر کسی خوف کے عمل کرنے کی آزادی ہونی چاہئے اور ملکی قوانین کے تحت تمام لوگوں کو برابر کے حقوق ملنے چاہئیں۔

یہی تمام مذاہب کی بنیادی تعلیم ہے کہ تمام بنی نوع انسان کی محبت دل میں ہونی چاہئے، جیسا کہ ہمارے رُوحانی امام حضرت مرزا مسرور احمد صاحب نے فرمایا کہ نہ صرف روہنگیا مسلمان بلکہ ”دُنیا کے تمام ایسے لوگ جن کو ان کے مذہبی حقوق سے محروم کیا جاتا ہے ان کی پریشانیاں جلد ختم ہوں۔“ اسلام کی تعلیمات کا خلاصہ اور نچوڑ دراصل یہی دو چیزیں ہیں۔ ایک اللہ کی محبت اور دوسرے بنی نوع انسان سے محبت۔ اللہ کرے کہ جو اقتدار اور طاقت کے نشے میں چور ہیں وہ اس بات کو سمجھنے والے اور دُنیا میں انصاف قائم کرنے والے ہوں۔ (منصور احمد مسرور)

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ایم ٹی اے کے ذریعہ سے دنیائے احمدیت کو اس طرح اکٹھا اور باخبر کر دیا ہے کہ اب خلیفۂ وقت کے دَوروں اور جماعتی پروگراموں اور خبروں کو سننے کے لئے لمبا انتظار اور جماعتی رسائل اور اخبارات کا انتظار نہیں کرنا پڑتا بلکہ ساتھ ہی ساتھ ہر خبر پہنچ رہی ہوتی ہے۔ ہر پروگرام دیکھا جارہا ہوتا ہے بلکہ جلسوں کی کارروائی اور ماحول کے بارے میں سننے والوں کی طرف سے بعض موقعوں پر فوری تبصرے اور جذبات کے اظہار پروگراموں کے دوران ہی ہو رہے ہوتے ہیں

انسان اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے اور حمد کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ نعمت میسر فرما کر کس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کو ایک وحدت بنا دیا ہے اور ایک لڑی میں پروئے جانے کے ظاہری نظارے کا خوبصورت سامان مہیا فرما دیا ہے۔ پس اس کے لئے ہمیں جہاں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے وہاں ایم.ٹی.اے کے کارکنان جن میں رضا کار کارکن بھی شامل ہیں اور کُل وقتی بھی ان کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہئے

جلسہ کے پروگراموں میں جو ایم.ٹی.اے. پر دکھائے جاتے ہیں اس کے بارے میں تو لوگ اپنے تبصرے بھیجتے رہتے ہیں ان پروگراموں سے فائدہ بھی اٹھا رہے ہوتے ہیں اور لطف اندوز بھی ہو رہے ہوتے ہیں۔ لیکن جلسے پر آئے ہوئے غیروں کے تأثرات، احساسات اور کارکنوں کی خدمت پر جذبات کا اظہار تو نہ ہی جلسہ کے دنوں میں دکھایا اور بتایا جاتا ہے، نہ ہی یہ کسی طرح سے پتا چل سکتا ہے۔ یہ کارکنان جو علاوہ اپنی ڈیوٹیوں کے ایک خاموش مبلغ کا کام کر رہے ہوتے ہیں اس کا پتا نہ ہی ایم ٹی اے کی سکرین دے رہی ہوتی ہے، نہ ہی پروگرام پیش کرنے والے اس کا حق ادا کر سکتے ہیں

اسی طرح شاملین جلسہ بھی ایک اچھا اثر اپنے رویّے سے مہمانوں پر چھوڑ رہے ہوتے ہیں جس کا اظہار مہمان بعد میں کرتے ہیں پس ضروری ہے کہ جلسہ سالانہ کے اثرات اور تأثرات کا یہ حصہ بھی لوگوں کے سامنے پیش کیا جائے تا کہ دنیا میں رہنے والے احمدیوں کو بھی پتا چلے کہ جلسہ کے اثرات کس طرح غیروں کے لئے غیر معمولی اثر کا باعث بنتے ہیں اور شامل ہونے والوں اور کارکنوں کو بھی پتا لگے کہ ان کے رویّے کس طرح خاموشی سے غیر از جماعت لوگوں کو اسلام کی خوبصورت تعلیم کے قریب لا رہے ہوتے ہیں

مختلف ملکوں سے آئے ہوئے مہمانوں کے جلسہ سالانہ میں شمولیت کے بعد تأثرات کا تذکرہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ بہت سوں کے سینے کھولتا ہے۔ بہت سوں کے شکوک وشبہات دور کرتا ہے اسلام کی حقیقی تصویر ان کے سامنے آتی ہے، اللہ تعالیٰ ان برکات کو ہمیشہ پھیلاتا چلا جائے

جلسہ سالانہ جرمنی کی پریس اور میڈیا کوریج کا تذکرہ، مختلف ذرائع سے کروڑوں افراد تک اسلام احمدیت کا پیغام پہنچا

اس دورے کے دوران ایک مسجد کے افتتاح کی بھی توفیق ملی، اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کا بھی مہمانوں پر بہت اچھا اثر ہوا اور انہوں نے برملا اس بات کا اظہار کیا کہ یہ اسلام تو جرمنی میں پھیلنا چاہئے، اس فنکشن کی بھی اچھی کوریج ہوئی

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ یکم ستمبر 2017ء بمطابق یکم تبوک 1396 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن، لندن (یو.کے)

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ- بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ-

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ- الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ- مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ-

إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ- اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ-

صِرَاطَ الَّذِيْنَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ۙ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ-

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ایم ٹی اے کے ذریعہ سے دنیائے احمدیت کو اس طرح اکٹھا اور باخبر کر دیا ہے کہ اب خلیفۂ وقت کے دَوروں اور جماعتی پروگراموں اور خبروں کو سننے کے لئے لمبا انتظار اور جماعتی رسائل اور اخبارات کا انتظار نہیں کرنا پڑتا بلکہ ساتھ ہی ساتھ ہر خبر پہنچ رہی ہوتی ہے۔ ہر پروگرام دیکھا جا رہا ہوتا ہے۔ بلکہ جلسوں کی کارروائی اور ماحول کے بارے میں سننے والوں کی طرف سے بعض موقعوں پر فوری تبصرے اور جذبات کے اظہار پروگراموں کے دوران ہی ہو رہے ہوتے ہیں۔

بہرحال گزشتہ دنوں جیسا کہ سب جانتے ہیں کہ جرمنی کا جلسہ ہوا۔ اس کے بارے میں بھی مجھے لوگوں نے لکھا اور اکثر مختلف جگہوں کے، ملکوں کے پروگراموں کے بارے میں بھی لوگ لکھتے رہتے ہیں۔ اور خاص طور پر جہاں مَیں جاؤں وہاں کے بارے میں لوگوں کا خاص اظہار رائے ہوتا ہے۔ مختلف قسم کے جذبات ہوتے ہیں۔ اور انسان اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتا ہے اور حمد کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ نعمت میسر فرما کر کس طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کو ایک وحدت بنا دیا ہے اور ایک لڑی میں پروئے جانے کے ظاہری نظارے کا خوبصورت سامان مہیا فرما دیا ہے۔ پس اس کے لئے ہمیں جہاں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہئے وہاں ایم ٹی اے کے کارکنان جن میں رضا کار کارکن بھی شامل ہیں اور کُل وقتی بھی ان کا بھی شکریہ ادا کرنا چاہئے۔ یہ لوگ کیمروں کے پیچھے ہیں یا ٹرانسمشن میں بیٹھے ہوئے ہیں یا دوسرے کاموں میں مصروف ہیں۔ بہت سے کارکن ہیں جو ایک پروگرام بنانے اور بھیجنے کے لئے کام کر رہے ہوتے ہیں۔ بعض کارکن جب میں دورے پہ جاتا ہوں تو اپنے سامان اور اَپ لنک کرنے والا سامان لے کر یہاں سے بھی ساتھ جاتے ہیں۔ پھر جس ملک میں پروگرام ہو رہا ہوتا ہے اس کے رضا کار اور کارکن بھی شامل ہو جاتے ہیں۔ جرمنی میں بھی ان رضا کاروں اور مستقل کام کرنے والوں کی ٹیم ہے جو دلچسپی کے مختلف پروگرام پیش کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سب کو جزا دے۔ اور لوگ خطوں میں یہی لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ایم ٹی اے کے کارکنوں پر فضل فرمائے اور ان کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔ اسی طرح مختلف شعبہ جات میں کام کرنے والے کارکن ہیں جو جلسہ پر رضا کارانہ طور پر خدمت کر رہے ہوتے ہیں اور مہمانوں کی خدمت میں انہوں نے دن رات ایک کیا ہوتا ہے۔ یہ بھی اب ہزاروں کی تعداد میں بڑے ملکوں میں ہو گئے ہیں۔ جن میں مرد بھی ہیں اور عورتیں بھی ہیں۔ نوجوان لڑکے لڑکیاں بھی ہیں اور بچے بچیاں بھی ہیں اور وہ ایک ایسی روح کے ساتھ کام کر رہے ہوتے ہیں جو صرف اس زمانے میں جماعت احمدیہ میں نظر آتی ہے جس کا نظارہ چند ہفتے پہلے ہم نے یہاں یوکے (UK) کے جلسہ سالانہ پر دیکھا تھا اور وہی نظارہ اب جرمنی کے جلسہ سالانہ پر دیکھا۔ پس مَیں جو ہمیشہ کہا کرتا ہوں کہ تمام شامل ہونے والوں کو ان رضا کاروں کا شکریہ ادا کرنا چاہئے جو ایک جذبہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے بے نفس ہو کر کام کر رہے ہوتے ہیں اور انہی کارکنوں کے یہ عمل غیر احمدی

مہمانوں یا غیر مسلم مہمانوں کے لئے خاموش تبلیغ کا ذریعہ بن رہے ہوتے ہیں۔

جلسہ کے پروگراموں میں جو ایم ٹی اے پر دکھائے جاتے ہیں اس کے بارے میں تو لوگ اپنے تبصرے بھیجتے رہتے ہیں۔ ان پروگراموں سے فائدہ بھی اٹھا رہے ہوتے ہیں اور لطف اندوز بھی ہو رہے ہوتے ہیں۔ لیکن جلسے پر آئے ہوئے غیروں کے تأثرات، احساسات اور کارکنوں کی خدمت پر جذبات کا اظہار تو نہ ہی جلسہ کے دنوں میں دکھایا اور بتایا جاتا ہے، نہ ہی یہ کسی طرح سے پتا چل سکتا ہے۔ یہ کارکنان جو علاوہ اپنی ڈیوٹیوں کے ایک خاموش مبلغ کا کام کر رہے ہوتے ہیں اس کا پتا نہ ہی ایم ٹی اے کی سکرین دے رہی ہوتی ہے، نہ ہی پروگرام پیش کرنے والے اس کا حق ادا کر سکتے ہیں۔

اسی طرح شاملین جلسہ بھی اپنے رویّے سے ایک اچھا اثر مہمانوں پر چھوڑ رہے ہوتے ہیں جس کا اظہار مہمان بعد میں کرتے ہیں۔ پس ضروری ہے کہ جلسہ سالانہ کے اثرات اور تأثرات کا یہ حصہ بھی لوگوں کے سامنے پیش کیا جائے اور اس لئے مَیں یہ پیش کرتا ہوں تا کہ دنیا میں رہنے والے احمدیوں کو بھی پتا چلے کہ جلسہ کے اثرات کس طرح غیروں کے لئے غیر معمولی اثر کا باعث بنتے ہیں اور شامل ہونے والوں اور کارکنوں کو بھی پتا لگے کہ ان کے رویّے کس طرح خاموشی سے غیر از جماعت لوگوں کو اسلام کی خوبصورت تعلیم کے قریب لا رہے ہوتے ہیں۔ اس وقت مَیں اس حوالے سے مختلف ملکوں سے آئے ہوئے مہمانوں کے تأثرات پیش کروں گا تا کہ جلسہ کی برکات کا یہ حصہ بھی ہمارے سامنے آ جائے اور اللہ تعالیٰ کی مزید شکرگزاری کا موقع ملے اور اپنی حالتوں کو مزید بہتر کرنے کی طرف ہماری توجہ ہو۔

ایک عربی النسل مسلمان دوست خالد میاز (Khalid Myaz) صاحب جو ریڈ کراس تنظیم کے ساتھ کام کرتے ہیں وہ اس سال جرمنی جلسہ میں شامل ہوئے۔ وہ اپنے تأثرات بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ میں جب اپنے غیر مسلم دوستوں کو اسلام پر اعتراض کرتے ہوئے سنتا تھا تو مسلمانوں کی باہمی منافرت اور جھگڑوں کی وجہ سے میں اسلام کا دفاع نہیں کر پاتا تھا۔ آج اس جلسہ میں آپ کی جماعت کے اجتماعی اور انفرادی امن و محبت اور باہمی یگانگت کو دیکھ کر اور آپ کے افراد میں خلیفہ کے لئے محبت اور اطاعت کا مشاہدہ کر کے میرا سر فخر سے بلند ہو گیا ہے کہ میں نے ایک ایسی جماعت کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے جس کے افراد پُرامن ہیں، جن کا اجتماع منظم ہے۔ کہتے ہیں کہ اب میں اپنے غیر مسلم دوستوں کو آپ کی مثال بڑے اعتماد سے پیش کر کے ان کے اسلام پر اعتراضات کا دفاع کر سکتا ہوں۔

پھر ایک جرمن دوست مشائیل فیشر (Michael Fischer) صاحب جلسہ میں شامل ہوئے۔ کہتے ہیں کہ میں اس جلسہ میں شامل ہونے سے پہلے اخبار میں پڑھتا رہتا تھا کہ احمدی امن پسند لوگ ہیں لیکن میرے دل میں آتا تھا کہ امن کا دعویٰ تو اَور بھی بہت لوگ کرتے ہیں۔ اب یہاں آ کر میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے کہ امن کے دعوے اور عملی مطابقت کی گواہی صرف اس جلسہ میں ہی مل سکتی ہے جہاں لوگ پیار اور محبت سے خود بھی وقت گزار رہے ہیں اور آنے والے دیگر لوگوں کو بھی خوش آمدید کہہ رہے ہیں۔ اتنا بڑا اجتماع اور اتنا پُرامن ہے کہ دیکھ کر حیرت ہوتی ہے ورنہ تو کہیں پانچ سو آدمی بھی اکٹھے ہوں تو لڑائی ہو جاتی ہے۔ کہتے ہیں کہ میں جلسہ میں شامل ہو کر اور آپ کے اس پرامن ماحول کو دیکھ کر آپ کے امن کے دعویٰ کی تصدیق کرتا ہوں۔

پھر ایک جرمن خاتون ماراسی اگالا (Maraczogalla) ہیں۔ جماعت کے ساتھ ان کا مستقل رابطہ ہے۔ جلسہ کے دوران انہوں نے بیعت کا پروگرام بھی دیکھا۔ وہ کہتی ہیں میرے سوال تو تقریباً سارے ایک ایک کر کے سارے حل ہو گئے ہیں۔ اب مجھے لگتا ہے کہ میں اب زیادہ دیر مہمان بن کر نہیں آؤں گی بلکہ اب میری خواہش ہے کہ میں خود بھی بیعت کر کے جماعت میں شامل ہو جاؤں۔

پھر ایک خاتون ماریہ جوزے (Maria Josey) ہیں۔ ان کا اصل تعلق جنوبی امریکہ سے ہے اور برلن میں طالب علم ہیں۔ پڑھنے کے لئے یہاں آئی ہوئی ہیں، وہ اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے کہتی ہیں کہ میرا اس سے پہلے اسلام یا احمدیت سے کوئی تعارف نہیں تھا۔ پیراگوئے کے مربی سلسلہ کی بیگم کے ذریعہ مجھے جماعت کے بارے میں علم ہوا اور مجھے پتا لگا کہ جرمنی میں جماعت احمدیہ کا جلسہ ہوتا ہے۔ چنانچہ میں جلسہ میں شرکت کے لئے آ گئی۔ یہاں آ کر میں بہت حیران ہوئی کہ اتنی قوموں، نسلوں اور رنگوں کے لوگ ایسی یگانگت کے ساتھ رہ رہے ہیں اور ہر طرف امن اور سکون کی فضا ہے۔ سب لوگ مطمئن ہیں۔ کسی کو بھی کوئی خوف نہیں۔ میرے لئے ایسے پُرامن اجتماع میں شرکت ایک نیا تجربہ ہے اور میری خواہش ہے کہ میں برلن واپس جا کر جماعت احمدیہ کی مسجد سے رابطہ کروں اور اس جماعت کے ساتھ مزید تعلق مضبوط کروں۔ مجھے آپ لوگوں میں شامل ہو کر ایک دلی اطمینان ملا۔

پھر میسی ڈونیا کی ایک سوشل ویلفیئر کی تنظیم میں کام کرنے والی تین خواتین وہاں آئی ہوئی تھیں۔ ایک کہتی ہیں کہ وہاں میسی ڈونیا میں ہمارے اردگرد بہت سے مسلمان رہتے ہیں مگر اسلام کی یہ قسم اور اس کا ایسا معاشرتی مظاہرہ ہمارے لئے بالکل غیر متوقع ثابت ہوا۔ ہم نے آپ کے افراد اور آپ کی تعلیمات اور آپ کی لیڈرشپ کو دیکھا ہے اور ہم اس احساس کے ساتھ واپس جائیں گی کہ وہاں کے مسلمانوں کو آپ کی جماعت کا تعارف کروا سکیں۔ کہتی ہیں کہ یہ جماعت اور اس کے جلسے دیگر مسلمانوں کے لئے نمونہ ہیں اور ایسی پرامن تعلیم اور ایسی منظم جماعت اس قابل ہے کہ بین الاقوامی سطح پر مسلمانوں کی نمائندگی کرے۔ کہتی ہیں اس دفعہ تو ہم کسی کی دعوت پر یہاں آئے ہیں مگر ہمیں امید ہے کہ آئندہ ہم مہمانوں کو ساتھ لے کر آئیں گی اور میسی ڈونیا جا کر ہم خود وہاں کے مسلمانوں کو آپ کی جماعت کا تعارف کرائیں گی۔ تو اس طرح اللہ تعالیٰ تبلیغ کے راستے کھولتا ہے۔

لیٹویا (Latvia) سے ایک عیسائی دوست مائیکولَس (Mykolas) صاحب آئے ہوئے تھے۔ طالبعلم ہیں اور مذاہب پر تحقیق میں دلچسپی رکھتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ مَیں مذہب میں گہری دلچسپی رکھتا ہوں اور اسی وجہ سے آپ کی جماعت کی تعلیمات کو میں نے پڑھا اور اب اس کا عملی اظہار دیکھ رہا ہوں۔ مجھے آپ کی تعلیمات اور آپ لوگوں کا طرزِ عمل مثبت اور پُرکشش لگتا ہے۔ میں نے جلسہ میں شامل ہونے والے لوگوں میں ایک روحانی لگن محسوس کی ہے۔

جلسہ میں شامل ہونے والے احمدیوں کا اب ہمیشہ یہ کام ہے کہ یہ لوگ جو روحانی لگن محسوس کرتے ہیں یہ ہم میں جلسہ کے دنوں کی لگن نہ ہو، عارضی نہ ہو بلکہ مستقل رہنے والی لگن ہو۔

لیٹویا سے ایک جرنلسٹ خاتون آگسٹین (Augustine) صاحبہ نے اظہار کرتے ہوئے لکھا کہ میں گزشتہ چھ ماہ سے اسلام کے مختلف فرقوں پر ایک پراجیکٹ پر کام کر رہی ہوں۔ اس سلسلہ میں میں استنبول بھی گئی اور وہاں مختلف اسلامی فرقوں سے ملی ہوں لیکن یہاں امام جماعت احمدیہ کو دیکھ کر میرے دل کی جو کیفیت ہوئی اس کو بیان کرنے کے لئے میرے پاس الفاظ نہیں ہیں۔ میں نے ان سے ملاقات کے دوران پوچھا (انہوں نے مجھ سے سوال کیا تھا) کہ اس وقت مُلّائیت اور انتہا پسندی کا کیا علاج ہے؟ تو انہوں نے یہ کہہ کر دو لفظوں میں ہی اس مشکل سوال کا مکمل جواب دے دیا کہ مسائل کا واحد حل یہ ہے کہ صحیح تعلیم و تربیت اور اسلام کی صحیح تعلیم دی جائے۔ کہتی ہیں کہ واقعی ان مسائل کا حل صحیح تعلیم ہی ہے اور اس زمانے میں ہمیں اس صحیح تعلیم کا اِدراک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے غلامِ صادق نے دیا ہے اور ہمیں یہ تعلیم بتائی ہے۔

پس ہر احمدی کو غیروں کے اس تأثر پر صرف فخر ہی نہیں کرنا چاہئے بلکہ ہمیں ہر وقت اپنی عملی حالتوں کی بہتری کے لئے کوشش کرتے رہنا چاہئے۔

لیٹویا سے قرطبہ یونیورسٹی کی پروفیسر لولی ڈیاس (Lolly Diaz) صاحبہ نے جلسہ میں شامل ہو کر اپنے تأثرات بیان کرتے ہوئے لکھا کہ میں زندگی میں پہلی بار مسلمانوں کے اتنے بڑے جلسہ میں شامل ہوئی ہوں۔ میں نے امام جماعت احمدیہ کو پہلی مرتبہ جب قریب سے دیکھا تو میرے لئے ایک عجیب تجربہ تھا۔ اس کی کیفیت مجھے زندگی بھر یاد رہے گی۔ میرے جذبات اور میرے الفاظ میرے جذبات کا ساتھ نہیں دیتے۔ میرا یقین ہے کہ جماعت اور اس جماعت کے خلیفہ دیگر مسلمانوں سے بالکل مختلف ہیں اور میں اس فرق کو اپنی روح میں محسوس کرتی ہوں۔ ہر احمدی نے ان پر ایک اثر ڈالا جو وہاں شامل ہوا۔

اس سال بوسنیا سے چھیالیس افراد کا وفد جلسہ میں شامل ہوا۔ ان میں اٹھارہ احمدی تھے اور باقی تقریباً اٹھائیس زیرِ تبلیغ تھے۔ ایک مہمان یاسمین صاحبہ جو ایک این جی او (NGO) کی صدر بھی ہیں ان کا کچھ عرصہ پہلے جماعت سے تعارف ہوا اور جلسہ میں شامل ہوئیں۔ اپنی کار میں یہ خود ہی بارہ سو کلومیٹر سفر طے کر کے آئیں۔ کہتی ہیں کہ جلسہ کے اتنے بڑے انتظام کو دیکھ کر مجھے حیرانی ہوئی کہ یہ کس قسم کے لوگ ہیں۔ جلسہ کے تمام انتظامات میں مجھے کہیں بھی نقص نظر نہیں آیا۔

پس یہ کارکنوں کی خدمت کا اثر ہے جو غیروں کو متاثر کئے بغیر نہیں رہتا۔

پھر ایک مہمان نجاد صاحب بوسنیا کی روَمن کمیونٹی کے ایک معروف مشہور سیاستدان ہیں۔ دانشور کے طور پر جانے جاتے ہیں اور شہر ٹوزلا (Tuzla) کے کونسلر بھی ہیں۔ کہتے ہیں جلسہ کے تمام انتظامات بہت ہی احسن رنگ میں سرانجام دیئے گئے۔ میں نے اس سے قبل کبھی اس قسم کے پروگرام میں شرکت نہیں کی تھی۔ یہ جلسہ میرے لئے مختلف جہت سے سبق آموز تھا۔ کارکنان کا اخلاص دیکھ کر میں یہی سمجھا کہ یہ لوگ ایمان میں بہت مضبوط ہیں

حدیث نبوی ﷺ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جب تمہارے پاس کسی قوم کا معزز آدمی آئے تو اس کی تعظیم کرو۔

(سنن ابن ماجہ)

طالبِ دعا: افراد خاندان مکرم جے وسیم احمد صاحب مرحوم (چنتہ کنٹہ)

حدیث نبوی ﷺ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس نے کسی کی کمزوری دیکھی اور پردہ پوشی سے کام لیا یہ ایسا ہی ہے جیسے کسی زندہ درگور لڑکی کو نکالا اور اسے زندگی بخشی۔ (سنن ابی داؤد)

طالبِ دعا: محمد منیر احمد، امیر ضلع نظام آباد (صوبہ تلنگانہ)

اوران کے قول اور عمل میں مطابقت ہی ان کی ترقی کا راز ہے اوران لوگوں میں اس حالت کو پیدا کرنے کی وجہ ان کی خلافت سے وابستگی ہے۔ پس جب یہ لوگ شامل ہوتے ہیں تو خلافت کا ان کے ذہنوں میں جو غلط تصور ہے اور جس کا خوف ہے وہ بھی دُور ہوتا ہے۔ پس ہر احمدی کو، ہر کارکن کو چاہئے کہ ان تأثرات کو ہمیشہ قائم رکھیں اور اس کی حفاظت بھی کریں۔

ایک غیر از جماعت دوست ماہر صاحب اپنی اہلیہ کے ساتھ اپنے ذاتی خرچ پر جلسہ میں شامل ہوئے۔ کہتے ہیں کہ جس طرح سے یہاں مہمانوں کا خیال رکھا جاتا ہے اور جس محبت سے لوگ پیش آتے ہیں میں حقیقت میں کہتا ہوں کہ اگر یہ لوگ ہمیں زمین پر سونے کے لئے کہیں اور کھانے کو صرف سوکھی روٹی ہی کیوں نہ دیں ہمیں ان سے کوئی شکایت نہیں ہوگی کیونکہ ہمیں جو پیار اور محبت یہاں سے ملا ہے اس کی دنیا میں کوئی نظیر نہیں۔

پھر بوسنیا سے ایک مہمان دیانا صاحبہ بھی جلسہ میں شامل ہوئیں۔ پیشہ کے لحاظ سے نرس ہیں اور جماعت کے ساتھ، کسی فیملی کے ساتھ ان کے فیملی تعلقات ہیں۔ شوہر اور بیٹے کے ساتھ بوسنیا میں جماعتی پروگراموں میں شامل ہوتی ہیں۔ بڑا تعاون بھی کرتی ہیں۔ یہ اپنے شوہر کے ساتھ اور والدین کے ساتھ اپنے سفر کے اخراجات خود برداشت کر کے یہاں آئیں۔ کہتی ہیں کہ جلسہ کے تمام انتظامات بہت احسن رنگ میں سرانجام دیئے گئے۔ ان مخلص کارکنان کو دیکھ کر ہمیں خود شرم آتی تھی کہ یہ لوگ ہمارے لئے اس قدر تکلیف برداشت کر رہے ہیں۔

پھر جلسہ میں شامل ہونے والے ایک مہمان امیر صاحب جو پہلی دفعہ جلسہ میں شامل ہوئے۔ ان پر جلسہ کے ماحول نے بڑا مثبت اثر چھوڑا۔ کہتے ہیں کہ میں نے واپس جا کر یہی پیغام دینا ہے کہ یہ جلسہ دیکھ کر میں اپنے دل کی کیفیت کو بیان نہیں کر سکتا۔ ان باتوں کو صرف محسوس ہی کیا جا سکتا ہے۔ اس لئے ہر ایک کو چاہئے کہ اس جنت نما معاشرے میں چند دن گزارے تا کہ اس کو حقیقی جنت کے بارے میں ایک یقین پیدا ہو جائے۔

ہم میں سے وہ لوگ جو بعض مسائل کھڑے کرنے والے ہیں، آپس میں لڑائیاں رنجشیں پیدا کرنے والے ہیں ان لوگوں کو ان لوگوں کے تأثرات اور تبصرے سن کر شرم آنی چاہئے اور ان کو ہمیشہ ایک دوسرے سے محبت اور پیار سے پیش آنا چاہئے۔

اس سال بلغاریہ سے بھی 52 افراد پر مشتمل وفد نے جلسہ جرمنی میں شرکت کی۔ اس میں سے بیس احمدی افراد تھے۔ بتیس غیر احمدی مہمان تھے۔ اور بس کے ذریعہ تقریباً تیس گھنٹے کا سفر کر کے جرمنی پہنچے۔ اس وفد میں بزنس مَین بھی تھے، وکلاء بھی تھے، لیکچرر بھی تھے، طلباء بھی تھے اور عام طبقہ زندگی سے تعلق رکھنے والے افراد بھی شامل تھے۔ ایک خاتون ایسی نوواس (Acenova) کہتی ہیں کہ میں پہلی دفعہ جلسہ میں شامل ہوئی ہوں۔ بلغاریہ کے احمدیوں سے جلسہ کے بارے میں بہت سنا تھا۔ وہاں کئی قوموں کے لوگ ایک جگہ جمع تھے۔ اس جلسہ میں ہر ایک دوسرے سے عزت اور محبت سے مل رہا تھا۔ انسان اگر اپنی زندگی تبدیل کرنا چاہے تو جلسہ پر آئے۔ میں نے یہاں سے بہت کچھ سیکھا ہے۔ دو چیزوں کا ذکر ضرور کرنا چاہتی ہوں۔ ایک تو یہاں اللہ سے محبت سکھائی جاتی ہے۔ دوسرے لوگوں میں ایک دوسرے سے محبت اور عزت سکھائی جاتی ہے۔

بلغاریہ بھی وہ ملک ہے جہاں جماعت کی رجسٹریشن منسوخ کی گئی ہے اور وہاں کے جو غیر احمدی علماء ہیں ان کی طرف سے مخالفت انتہا پہ پہنچی ہوئی ہے اور جس کی وجہ سے حکومت بھی ان کے زیر اثر ہے۔ اس لئے بلغاریہ کی جماعت کے لئے بھی دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ وہاں بھی حالات بہتر کرے اور جماعت کی دوبارہ رجسٹریشن بحال ہو جائے اور کھل کے تبلیغ کرنے اور جماعت کی ایکٹوِیٹیز (activities) کو سرانجام دینے کی اللہ تعالیٰ ہمیں دوبارہ توفیق عطا فرمائے۔

بلغارین وفد کے ایک مہمان ففکو اینو (Pyifko Anev) صاحب کہتے ہیں کہ میں پہلی دفعہ ایسے بابرکت جلسہ میں شامل ہوا۔ الفاظ میں بیان کرنا مشکل ہے۔ یہاں میں نے یہ سیکھا ہے کہ صرف احمدی لوگ ایسے ہیں جو واقعی امن سکھاتے ہیں۔ عزت کرتے ہیں اور دنیا کو جنت بنانا چاہتے ہیں۔ یہاں واقعی زندگی کا نور ملتا ہے۔ ایسی روشنی جو انسان کو زندگی عطا کرتی ہے۔ میں تو اب ساری زندگی تمام لوگوں کو بتاؤں گا کہ اصل اسلام احمدیت ہے جو دنیا میں امن کی کوشش کر رہے ہیں۔ یہ کہتے ہیں اپنے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔

پھر اس وفد کے ایک مہمان ڈی میروف (Pdemirov) صاحب کہتے ہیں کہ جو آپ کا خطاب تھا اس نے بہت متأثر کیا۔ اس میں انسان سے محبت کا ذکر تھا۔ اسی طرح کہتے ہیں بچے جب پانی پلاتے تھے اور بہت محبت سے بولتے تھے تو مجھے بہت اچھا لگتا تھا۔ جس قوم کے بچے ایسے ہوں اس کا مستقبل محفوظ ہے۔

پھر ایک عیسائی خاتون ڈِسِسلایا (Desislaya) صاحبہ جو سائیکالوجی کی لیکچرر ہیں، کہتی ہیں کہ میں پہلی دفعہ جلسہ میں شامل ہوئی۔ یہ جلسہ تو ایک معجزہ ہے۔ یہاں محبت، امن، عزت ملتی ہے۔ مَیں نے کوئی جھگڑا نہیں دیکھا۔ ہر کوئی ایک دوسرے کی خدمت کر رہا تھا۔ مسکراتے چہروں سے ملتے تھے۔ میں پرہیزی کھانا کھاتی ہوں۔ ہزاروں لوگوں میں مجھے پرہیزی کھانا دیا جاتا رہا۔ بیمار ہوئی تو فوراً دوائیاں دی گئیں۔ کوئی وی آئی پی نہ تھا۔ سب برابر تھے۔ پھر خطبہ جمعہ نے مجھے بڑا متأثر کیا۔ انسان سے محبت، پردہ پوشی، ایک دوسرے کی مدد کرنا، ایک دوسرے کی غلطیوں کا اظہار دوسروں کے سامنے نہ کرنا بلکہ اس کے لئے دعا کرنا یہ تعلیمات جو آپ نے بیان فرمائی ہیں میں سوچتی رہی کہ کاش آج ساری دنیا آپ کی آواز سنے۔ اگر دنیا سیدھے راستے پر آنا چاہتی ہے تو اسے ان آوازوں کو سننا ہوگا اور آپ کی تعلیمات کو ماننا ہوگا۔

گنی بساؤ سے تعلق رکھنے والے ایک نوجوان ابوبکر صاحب، پرتگال میں پبلک سیکیورٹی میں ماسٹر کر رہے ہیں۔ یونیورسٹی میں پڑھائی کر رہے ہیں۔ کہتے ہیں کہ سیکورٹی کے جو انتظامات میں نے جلسہ کے موقع پر دیکھے ہیں وہ بہت ہی منفرد تھے۔ چالیس ہزار کے مجمع کو سنبھالنا اور وہ بھی پولیس کی مدد کے بغیر یہ ان کے لئے ایک غیر معمولی بات ہے۔ اتنے بڑے مجمع کو سنبھالنا تو ایک اسٹیٹ کے لئے بھی مشکل ہو جاتا ہے۔ لڑائی جھگڑے اور دنگا فساد کا کوئی نہ کوئی واقعہ ہو جاتا ہے۔ یہاں مجھے جلسہ کے دوران پولیس کا کوئی شخص دکھائی نہیں دیا۔ اس کے باوجود کسی کو لڑتے نہیں دیکھا بلکہ تمام لوگ پیار، محبت اور اخوّت کے جذبہ سے سرشار نظر آئے۔ اس بات نے میرے دل پر بہت اثر کیا ہے۔

اب دوسرا ملک میسی ڈونیا آ گیا۔ یہاں کے 65 افراد پر مشتمل وفد جلسہ میں شامل ہوا۔ ان میں بڑی تعداد میسی ڈونیا سے جرمنی تک تقریباً دو ہزار کلومیٹر کا سفر بذریعہ بس بیالیس گھنٹے میں مکمل کر کے پہنچی۔ ان میں چار مختلف ٹیلیویژن کے پانچ صحافی بھی تھے۔ تین مختلف علاقائی ٹیلی ویژن کے نمائندے تھے۔ ایک نیشنل ٹیلی ویژن کے صحافی تھے۔ صحافیوں نے جلسہ سالانہ کے دوران ریکارڈنگ بھی کی۔ مختلف لوگوں سے انٹرویو بھی لیتے رہے اور 28 کو ان کی میرے سے ملاقات بھی تھی۔ کہتے ہیں یہ جو ریکارڈنگ ہم نے کی ہے، یہ ساری اور ملاقات وغیرہ کی ہم ڈاکیومینٹری بنائیں گے اور دکھائیں گے۔ اس میں بتیس عیسائی دوست تھے۔ تیئس احمدی اور دس غیر احمدی دوست تھے۔ ان میں سے ایک نے آخری دن بیعت بھی کر لی تھی۔

میسی ڈونیا کے شہر بریوو (Beravo) سے آئی ہوئی مہمان بیلاگِستا ٹرینچوسکا (Blagica Trencouska) جو پیشے کے لحاظ سے وکیل ہیں، کہتی ہیں کہ میں اس جلسہ میں پہلی بار شامل ہوئی ہوں۔ تمام انتظامات زبردست تھے۔ کوئی کمی نہ تھی۔ اور مجھے کہتی ہیں کہ تقریروں نے مجھ پر بڑا گہرا اثر چھوڑا ہے۔ مجھے اس تقریر سے پتا چلا ہے کہ اسلام کا اصل مطلب امن ہے نہ کہ جنگ۔ دراصل اسلام لوگوں کو زندگی کے اہم اور بنیادی امور سکھاتا ہے کہ کس طرح ایک صحت مند معاشرے کا قیام عمل میں لایا جا سکتا ہے۔ اسلام ہر حال میں یہ سکھاتا ہے کہ نیکی کی جیت ہو اور برائی ہار جائے۔ اور کہتی ہیں بہرحال یہی تعلیم ہے اگر ہم اس پر عمل کریں تو دنیا پھر جنگ کے بغیر امن اور محبت کا گہوارہ بن جائے۔

پھر یہ کہتی ہیں کہ آپ نے جو عورتوں کے حقوق پر بات کی اس میں بھی مَیں سمجھتی ہوں کہ یہ بڑی اچھی تعلیم ہے۔ عورت بچوں کی تعلیم و تربیت کے معاملہ میں ذمہ دار ہے اور اس کا کردار اس معاملے میں اہم ہے۔ انہوں نے اپنے الفاظ میں اس تقریر کو، عورتوں کے حقوق کو اس طرح بیان کیا کہ کہتی ہیں۔ مَیں تو خلاصۃً کہوں گی کہ آپ نے یہی کہا تھا کہ عورت گھونسلے کا خیال رکھنے والی ہے اور خاوند گھونسلے کی حفاظت کرنے والا۔ میں سمجھتی ہوں کہ خاوند فیملی کا ہیڈ ہے اور عورت گردن دونوں ایک دوسرے کے بغیر قائم نہیں رہ سکتے۔ پھر کہتی ہیں کہ بیعت نے بھی مجھ پر بڑا گہرا اثر چھوڑا ہے۔ ایسا محسوس ہو رہا تھا جیسے وقت تھم گیا ہو۔ ہر طرف لوگ ہی لوگ تھے جو ان لمحات سے محروم نہیں ہونا چاہتے تھے۔ تمام راستے ایک ہی سمت کی طرف جا رہے تھے جہاں امام جماعت احمدیہ تھے۔ اس وقت جلسہ گاہ سے باہر ایسے تھا جیسے صحرا ہو۔ کوئی بھی باہر موجود نہ تھا۔

لیکن مجھے بعض شکایات بھی ہیں۔ جرمنی والوں کو اس بات پہ خوش نہیں ہو جانا چاہئے۔ اللہ تعالیٰ نے پردہ پوشی فرمائی ہے لیکن شعبہ تربیت کو اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ آئندہ حقیقت میں ہی صحرا ہو کیونکہ ایسی شکایات ملی ہیں کہ لوگ جلسہ کے دوران باہر پھر رہے تھے اور ایم ٹی اے والے بھی ان کو دکھاتے رہے۔ یہ تو ایک اچھی بات ہے کہ حقیقت دکھا دی لیکن جلسہ کی کارروائی کے دوران جلسہ کی طرف زیادہ فوکس ہونا چاہئے۔ اس ایم ٹی اے کی وجہ سے ہی کم از کم بہت سے لوگوں کو پتا لگ گیا ہے کہ کیا خامی تھی۔

کہتی ہیں کہ میں نے جلسہ کے دوران اپنے اسلام کے بارے میں علم کو بہت وسیع کیا۔ ہو سکتا ہے الفاظ تو

کلامُ الامام

”تمہارا اُسوہ وہ لوگ ہیں جن کیلئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے
کہ کوئی تجارت اور بیع وشریٰ انہیں ذکر اللہ سے نہیں روکتا۔“

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 104)

طالب دعا: ناصر احمد ایم. بی (R.T.O) ولد مکرم بشیر احمد ایم. اے (جماعت احمدیہ مرکرہ، کرناٹک)

کلامُ الامام

”اس نسخہ کو ہمیشہ یاد رکھو اور اس سے فائدہ اُٹھاؤ کہ
جب کوئی دُکھ یا مصیبت پیش آوے تو فوراً نماز میں کھڑے ہو جاؤ“

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 96)

طالب دعا: امیر جماعت احمدیہ بنگلور، کرناٹک

مٹ جائیں لیکن اب جو اسلام کی تصویر بن چکی ہے یہ ہمیشہ قائم رہے گی۔

میسی ڈونیا سے آنے والی ایک مہمان خاتون ٹی وی کی صحافی ہیں۔ یہ کہتی ہیں کہ جلسہ نے مجھ پر اسلام کی نئی سمتوں کی طرف رہنمائی کی ہے۔ کبھی ایسا وقت بھی تھا کہ گویا لفظ اسلام مجھ پر حرام تھا۔ اب مجھے اسلام کا نیا تعارف حاصل ہوا ہے۔ میں بطور صحافی یہ نیا تجربہ حاصل کرنے پر آپ کی مشکور ہوں۔ یہ تأثرات میں اپنے ساتھ میسی ڈونیا لے کر جا رہی ہوں۔ میرے سے ملاقات بھی تھی۔ کہتی ہیں اس ملاقات نے بھی مجھ پر بڑا مثبت اثر ڈالا۔ اور پھر کہتی ہیں آپ کی یہ بات صحیح ہے کہ اگر اسلام کو سمجھنا ہے تو قرآن کریم سے براہ راست سیکھنا چاہئے۔ حقیقی اسلام کو ایسے ریڈیکل (Radical) اسلام کے ساتھ نہیں ملانا چاہئے جس کا آجکل بعض لوگوں کی طرف سے اظہار ہوتا ہے۔ کہتی ہیں □ آخر میں یہ کہنا چاہوں گی کہ میں امام جماعت احمدیہ کے تمام جوابات سے مطمئن تھی اور آپ نے مجھے نئی سمتوں کی طرف رہنمائی کی۔ نئے افق کی طرف رہنمائی کی ہے اور میں نے اب اسلام کی اصل تصویر دیکھی ہے۔

پھر میسی ڈونیا سے ٹی وی کے ایک صحافی صالے رِسٹیسکی (Cale Ristekski) صاحب تھے۔ یہ کہتے ہیں کہ میں اس طرح کی میٹنگ میں پہلی بار شامل ہوا ہوں۔ یہ سب کچھ میرے لئے نیا تھا۔ میں نے مسلمانوں کے بارے میں بہت کچھ سیکھا ہے۔ جلسہ پر کام کرنے والے تھکے ہوئے نہیں لگ رہے تھے۔ کارکنوں کی حالت ان کے لئے بڑی عجیب تھی تھکے ہوئے نہیں لگ رہے تھے۔ کہتے ہیں یہ بات میرے لئے بہت تعجب انگیز تھی کہ اتنے زیادہ افراد ایک جگہ پر تھے اور ہر کوئی اپنا کام کر رہا تھا اور کسی کو کوئی مسئلہ نہ تھا۔ مجھے اس بات سے خوشی ہے کہ میں ان لوگوں میں موجود رہا۔ ان میں سے بعض میرے دوست بن گئے اور دوست تو دولت ہوتے ہیں۔ اس جلسہ کے بعد میں اپنے آپ کو امیر سمجھنے لگا ہوں۔

پھر میسی ڈونیا سے آنے والی ایک مہمان رَودنے دِے اَولَسْکا (Rodne Deolska) جو ٹی وی کی صحافی ہیں، کہتی ہیں کہ جلسہ میرے لئے بطور صحافی ایک نیا تجربہ تھا۔ صحافیوں کے لئے عالمی طور پر کوئی نیا واقعہ یا بات اہم ہوتی ہے۔ میں اپنے آپ کو خوش قسمت سمجھتی ہوں کہ میں نے اس جلسہ کو براہ راست دیکھا اور اس سے تعارف حاصل کیا۔ جلسہ کے تمام انتظامات نے مجھ پر خاص اثر ڈالا۔ اس جلسہ سے میں نے اسلام کے بارے میں کئی باتیں سیکھی ہیں۔ میں نے ان لوگوں کے انٹرویو لئے جنہوں نے اسلام قبول کیا ہے۔ جب میں میسی ڈونیا واپس جاؤں گی تو اس تمام ریکارڈنگ سے ایک ڈاکیومینٹری بناؤں گی اور یہ پیغام میسی ڈونین قوم تک پہنچاؤں گی۔

لتھوینیا سے تعلق رکھنے والے ایک مہمان آوگوستی (Augustinas Sulija) صاحب کہتے ہیں کہ مجھے ایسا لگا جیسے میں اپنے گھر پر موجود ہوں۔ آپ کی جماعت دنیا کے مختلف علاقوں سے یہاں مختصر وقت کے لئے اکٹھی ہوئی ہے اور ہر طرف وقف کی ایک روح دکھائی دیتی ہے۔ میرے جیسے اجنبی کے لئے بہت حیران کن ہے۔ یہ بالکل کوئی نئی دنیا ہے۔ میں اس بات پر بہت خوش ہوں کہ مجھے تہذیب و تمدن اور مذہب، پہچان، کھانے پینے اور مختلف روایات جیسی بہت سی چیزوں کو دیکھنے کا موقع ملا۔ آپ لوگوں کا احمدی ہونے کے ناطے ہر روز ایک عظیم مقصد کے لئے مشکلات کا مقابلہ کرنا اور پھر کوشش کرنا قابل تحسین ہے۔ آپ کے خیالات بالکل درست ہیں۔ اقدار درست ہیں۔ ان میں عالمگیریت پائی جاتی ہے۔

لتھوینیا سے آنے والے ایک مہمان بیان کرتے ہیں کہ جماعت کو اتنا قریب سے دیکھنا میرے لئے خوشی کا موجب ہے کیونکہ اس سے قبل مجھے مسلمانوں کے بارے میں کچھ پتا نہیں تھا۔ اس جلسہ سے مجھے بہت کچھ سیکھنے کو ملا ہے اور اب میں ایک بہترین انسان کے طور پر زندگی گزار سکوں گا۔ اس مذہب کی تعلیمات ایک اچھا انسان بننے میں میری ممد و معاون ثابت ہوں گی۔ میرے ساتھ یہاں بہت اچھا برتاؤ کیا گیا ہے۔ کہتے ہیں مجھے ایسا محسوس ہوا کہ جیسے میں ہی ایک مہمان ہوں اور ہر ایک آدمی میرے آرام کا خیال رکھ رہا تھا۔ میں اس بات کو بہت سراہتا ہوں۔

پس غیروں کو بھی (جلسہ میں) شامل ہو کر اپنے اندر ایک تبدیلی محسوس ہوتی ہے تو ہم جن کے لئے یہ جلسوں کا انعقاد کیا جاتا ہے ان کو کس حد تک کوشش کر کے اپنے آپ میں تبدیلیاں پیدا کرنی چاہئیں۔

پھر لتھوینیا سے آنے والی ایک مہمان مسز انگریدا (Ingrida) کہتی ہیں کہ اس پروگرام میں میری پہلی شرکت ہے لیکن اتنی بڑی تعداد میں لوگوں کی شمولیت میرے لئے حیرت کا باعث ہے۔ یہاں بہت سے مذہب اور تہذیبوں کے لوگ جمع تھے اور سب کے سب ایک دوسرے کی مدد کرنے والے تھے۔ دوسرا اس پروگرام کا خوبصورت انتظام بھی حیران کُن اور متاثر کُن تھا۔ اور تقاریر سن کر اور خلیفہ سے ملاقات کر کے میرا جماعت کے بارے میں جاننے کا اشتیاق اور بڑھ گیا ہے۔ میں آپ کی کتب ضرور پڑھوں گی کیونکہ امام جماعت احمدیہ کے خطابات سے اس بات کا اندازہ ہوا ہے کہ جو باتیں بتائی گئی ہیں وہ عقل کے قریب ہیں۔ میرا یہ تجربہ اچھا رہا ہے اور اب میں اگلے سال کے جلسہ کا انتظار کروں گی۔

لیکن ایک تجویز بھی انہوں نے جرمنی والوں کو دی ہے۔ کہتی ہیں کہ میرے خیال میں وقفوں کے دوران بھی جو مختلف نمائشیں اور پروگرامز منعقد ہوتے ہیں ان میں شمولیت کے بارے میں زیادہ سے زیادہ معلومات فراہم کر کے بہتری لائی جاسکتی ہے تاکہ لوگ زیادہ شامل ہوں۔

اسی طرح کوسووو (Kosovo) سے بھی اٹھارہ افراد کا وفد آیا تھا جس میں ایک غیر از جماعت اور باقی سترہ احمدی تھے۔ اسٹونیا سے ایک مہمان لورا (Laura) صاحبہ کہتی ہیں کہ میں جلسہ سالانہ کے انتظام سے نہایت متاثر ہوئی۔ ایسا لگتا تھا کہ انتظامیہ نے ہر قسم کی صورتحال کے لئے پہلے سے سب کچھ سوچ رکھا تھا۔ ہر قسم کی ضرورت اور مسائل کا حل موجود تھا۔ ایک مہمان کے طور پر میری عزت بھی کی گئی اور میرا ہر طرح سے خیال بھی رکھا گیا۔ میں نے جلسہ سالانہ کے عمومی ماحول کو بہت عمدہ پایا۔ شاملین جلسہ پُر امن، دوستانہ اور مدد کرنے والے تھے۔ مجھے اس بات کی بہت خوشی ہے کہ میری بہت سے اچھے لوگوں سے ملاقات ہوئی جو کہ جماعت کے بارے میں اپنے تجربات پُرجوش طریقے سے بتاتے رہے۔ میں نے جلسہ کی تقاریر سنیں اور بالخصوص امام جماعت احمدیہ کے خطابات سے خوب حظ اٹھایا جو کہ موجودہ حالات کے بارے میں تھے۔ ان خطابات کا پیغام نہایت واضح تھا۔ ان میں نئے خیالات تھے اور نئی سمجھ تھی جو مَیں اپنے ساتھ واپس لے کر جاؤں گی۔ امام جماعت احمدیہ کا اختتامی خطاب بہت کچھ سوچنے پر مجبور کرتا ہے اور اس کا مجھ پر ایک خاص اثر ہے۔ یہ واقعی دل کو چُھونے والا تجربہ تھا۔

البانیہ سے اڑتالیس افراد پر مشتمل وفد شامل ہوا۔ 19 احمدی تھے اور 29 غیر احمدی البانین تھے۔ 43 گھنٹوں کا سفر طے کر کے یہ پہنچے تھے۔ ان میں حکومت کی طرف سے بھی دو نمائندگان آئے تھے۔ ایک ان میں سے چیئرمین آف سٹیٹ کمیٹی آن کلٹس (Chairman of State Committee on Cults) تھیں۔

پھر اسی طرح ہنگری سے بیس افراد کا وفد جلسہ میں شامل ہوا۔ گیارہ احمدی افراد تھے۔ نو دیگر مہمان تھے۔ ایک مہمان آگیا آیاس (Agekjan Ajasztan) صاحبہ کہتی ہیں۔ ان کا اصل وطن آرمینیا ہے۔ ہنگری میں اپنے شہر گیور (Gyor) میں خاصی مقبول سماجی شخصیت ہیں۔ ہنگری میں موجود آرمینین مائنوریٹی (Arminian Minority) کی کیبنٹ (Cabnet) کی ترجمان ہیں۔ ہنگری کے مبلغ کہتے ہیں □ ایک شام جلسہ کے اختتام پر خود ہی کہنے لگی کہ اتنے ہزاروں مسلمان مَردوں کے درمیان بلاخوف پھر رہی ہوں۔ یہاں تو ہر شخص ہی مہذب، شائستہ اور نظم و ضبط کا پابند اور عورتوں کا احترام کرنے والا ہے۔ میڈیا جو کہتا ہے کہ مہاجرین خاص کر مسلمان غیر مہذب اور عورتوں سے نامناسب سلوک کرنے والے ہیں ان کو یہاں آکر دیکھنا چاہئے کہ یہ مسلمان قوم کیسی سلیقہ شعار ہے۔ کہتی ہیں کہ چھوٹا سا بچہ میرے پاس آیا اس نے مجھ سے پوچھا نہیں کہ تم کون ہو یا کہاں سے آئی ہو بلکہ بڑے پیار سے میرے سامنے پانی کا گلاس کر دیا۔ جب میں نے پانی پی لیا تو ایک اور بچہ پیچھے سے آیا اور خالی گلاس مجھ سے لے لیا۔ یہاں تو بڑے اور بچے سبھی محبت کے سفیر ہیں۔

جب حاضری بتائی گئی تو کہتی ہیں کہ عیسائیوں کو اس سے دس گنا کی تعداد میں شامل ہونا چاہئے اور سیکھنا چاہئے کہ مہذب معاشرے میں ایک دوسرے کا باہم احترام کیسے کیا جاسکتا ہے۔

ہنگری سے ایک مہمان گیبر ٹامس (Gabor Tamas) صاحب نے اپنے تأثرات کا اظہار کرتے ہوئے بتایا کہ جو مذہبی ماحول، امن، انسانیت اور اخوّت یہاں دیکھنے کا موقع ملتا ہے اور اس سے فائدہ اٹھانے کا موقع ملتا ہے وہ دنیا میں کہیں بھی نہیں ہے۔ میں نے امریکہ میں بھی بطور پادری ایک لمبا عرصہ کام کیا ہے اور کافی دنیا دیکھی ہے لیکن یہ ماحول میں نے آج تک کہیں نہیں دیکھا۔ احمدی لوگ بڑے خوش قسمت ہیں کہ ان کے پاس ایک لیڈر ہے جو احمدیوں سے محبت کرتا ہے اور ان کی ہر وقت رہنمائی کرتا ہے۔ اس جلسہ میں شامل ہو کر میں اپنے ایمان کو مضبوط محسوس کرتا ہوں۔ کہتے ہیں آپ کی جماعت دن بدن بڑھ رہی ہے اور ہم عیسائی دن بدن کم ہو رہے ہیں۔ ہمارے چرچ خالی ہو رہے ہیں۔ اور امام جماعت احمدیہ سے میں نے پوچھا تو انہوں نے بھی یہی بتایا کہ مادیت بڑھ رہی ہے اور روحانیت کم ہو رہی ہے۔ اس وجہ سے (ہی سب) کچھ ہوتا ہے۔ کہتے ہیں کہ ہمیں لوگوں کو بتانا ہوگا کہ ہمارا ایک مالک ہے اور اس کو مان کر ہی دنیا میں امن کا قیام ہوسکتا ہے۔ یہ میری بات انہوں نے quote کی ہے۔

ایک سیرین دوست اکرم الدومانی صاحب کہتے ہیں: مجھے جماعت کا تعارف تقریباً ایک ماہ قبل ہوا۔ میں احمدیوں کی ایک میٹنگ میں شامل ہوا تھا۔ وہاں میں نے پہلی مرتبہ جماعت احمدیہ کے متعلق سنا۔ پھر میں اپنی فیملی کے ساتھ جلسہ پر آگیا۔ لوگ بہت اچھے اور مہمان نواز تھے۔ جماعتی عقائد کے متعلق بہت محبت اور شفقت سے بات کرتے تھے۔ ایک چیز جسے میں جلسہ میں معجزہ خیال کرتا ہوں وہ یہ ہے کہ اتنی بڑی تعداد ہونے کے باوجود

ارشاد
حضرت
امیر المومنین

’’مشکل حالات سے نکلنے کا صرف
یہی ذریعہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے آگے جھکیں۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 10؍مارچ 2017)

طالب دُعا: مقصود احمد قریشی ولد مکرم محمد عبید اللہ قریشی اینڈ فیملی و افراد خاندان (جماعت احمدیہ بنگلور)

ارشاد
حضرت
امیر المومنین

’’زیادہ سے زیادہ واقفین نو کو
جامعہ احمدیہ میں تعلیم حاصل کرنے کیلئے آنا چاہئے۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 10؍مارچ 2017)

طالب دُعا: ایم خلیل احمد (امیر ضلع شموگہ) صوبہ کرناٹک

تینوں دن ایک مرتبہ بھی آپس میں لڑائی جھگڑا نہیں ہوا۔ یہاں تک کہ حج میں بھی کبھی کبھار لوگ آپس میں لڑ پڑتے ہیں لیکن یہاں میں نے کسی کو ایک دوسرے کے خلاف اونچی آواز سے بات کرتے ہوئے نہیں مشاہدہ کیا۔ ایک اور بات بھی جسے میں معجزہ ہی سمجھتا ہوں وہ یہ کہ احمدی مہمان عورتوں کی طرف اخوّت اور احترام کی نظر سے دیکھتے ہیں یہاں تک کہ میری بیوی نے بھی مجھے کہا کہ میں نے کسی کو گندی نظر سے دیکھتے ہوئے نہیں پایا۔

پھر اسامہ ابو محمد حلبی بیان کرتے ہیں کہ جلسہ میں اتنی زیادہ حاضری کے باوجود تنظیم سازی بہت اچھی تھی اور امن کے لئے تمام احتیاطی تدابیر بروئے کار لائے گئے تھے اور اتنی کثیر تعداد کے باوجود کارکنوں کی خدمت مثالی تھی۔ ہمارے احمدی بھائیوں نے ضیافت اور رہائش میں بہت خوبصورت انداز سے ہماری خدمت کی۔ یہ بات بالکل واضح ہے کہ ان کے ہر قول اور فعل میں وہ سچائی نظر آئی جو ہم بہت سے اسلامی فرقوں میں معدوم پاتے ہیں۔ میں احمدی تو نہیں لیکن آپ لوگوں کے تمام کاموں کی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

ایک سیرین دوست محمود صاحب جو پولینڈ میں ہیں، کہتے ہیں کہ امام جماعت احمدیہ کا خطاب سن کر میرا دل خوشی کے جذبات سے بھر گیا۔ صرف ایک ہی خطاب میں آپ نے دنیا کے تمام مسائل کا حل بتا دیا۔ کہتے ہیں آپ نے بتایا کہ مختلف ممالک کے بیچ کس طرح امن قائم ہو سکتا ہے اور اسلامی تعلیمات کی روشنی میں یہ حل بتایا۔ اس کی وجہ سے مجھے اپنے مسلمان ہونے پر فخر ہونے لگ گیا ہے۔

پھر ایک مہمان گرونگر (Grunniger) صاحب کہتے ہیں امام جماعت احمدیہ نے ایک دوسرے کو سمجھنے اور ایک دوسرے کے ساتھ تبادلہ خیالات کرنے کے حوالے سے بات کی اور اس چیز کی آج دنیا کو ضرورت ہے۔ آپ کے الفاظ نے مجھے آج دنیا کی موجودہ حالت کے بارے میں سوچنے پر مجبور کر دیا ہے۔ قرآنی آیات کا حوالہ دے کر آپ نے یہ بات بالکل واضح کر دی کہ اسلام ہرگز شدت پسندی کا مذہب نہیں ہے اور بتایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو ایسے انسان تھے جو دشمنوں کو بھی معاف فرما دیتے تھے۔ کہتے ہیں خلیفہ کی یہ تقریر سن کر مجھے پہلی مرتبہ احساس ہوا کہ اصل میں اسلام کیا چیز ہے۔ اسلام تو پیار اور محبت کا مذہب ہے۔ اسلام ہرگز ایسا نہیں جس طرح کہ میڈیا دکھا رہا ہے۔

جرمنی میں گزشتہ دو تین سال سے بیعت کی تقریب بھی ہو رہی ہے۔ اس سال جلسہ کے موقع پر گیارہ ممالک سے تعلق رکھنے والے تینتیس افراد نے جلسہ کے دنوں میں شامل ہو کے بیعت کرنے کی توفیق پائی۔ ان میں البانیہ، گیمبیا، گھانا، جرمنی، عراق، یمن، مراکش، فلسطین، سیریا، ترکی اور لتھوینیا تھے۔

لمیس (Lamees) عبد الجلیل صاحبہ اسٹونیا سے شامل ہوئی تھیں۔ انہوں نے بیعت کی توفیق پائی۔ یہ کہتی ہیں کہ میں ایک فلسطینی ہوں اور اسٹونین نوجوان سے شادی شدہ ہوں۔ میں دوسری دفعہ جلسہ میں شامل ہو رہی ہوں۔ پہلی دفعہ جلسہ میں شامل ہونے کے بعد جماعت کے بارے میں بہت سے شکوک وشبہات لے کر واپس گئی تھی لیکن اس دفعہ میں نے جلسہ کے دوران بہت دعا کی کہ خدا تعالیٰ مجھے سیدھے راستہ کی ہدایت دے اور اگر جماعت احمدیہ میرے لئے صحیح راستہ ہے اور زندگی گزارنے کا صحیح طریقہ ہے تو اللہ تعالیٰ مجھے خود ہی ہدایت دے۔ کہتی ہیں: چنانچہ اللہ تعالیٰ نے مجھے تسلی دی اور اگلے دن میں نے بیعت کر لی۔ میں اپنے آپ کو بہت خوش قسمت سمجھتی ہوں کہ اتنے لوگوں نے میرے جلسہ سالانہ میں شمولیت اور میرے احمدی ہونے کے لئے دعا کی۔ گزشتہ سال مجھے جلسہ کی ساری تقاریر سننے کا موقع نہیں ملا تھا لیکن اس سال تمام تقاریر نہایت غور سے سنیں جس کے نتیجہ میں پھر اللہ تعالیٰ نے میرے دل میں یقین پختہ کر دیا کہ یہی جماعت سچی ہے۔ چنانچہ میں نے بیعت کر لی۔ کہتی ہیں میں نے عورتوں کی ایسی اخوّت کا جذبہ کہیں اور نہیں دیکھا جو یہاں تھا۔ مختلف ممالک سے آئی ہوئی خواتین سے میں نے تعلق بنایا جن سے شاید دوبارہ کبھی نہ مل سکوں لیکن ہمیشہ ان کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھوں گی۔ میرا یقین ہے کہ میرا احمدی ہونا اور اس جماعت سے ملنا یہ سب اللہ تعالیٰ کی مشیّت سے ہوا ہے۔

یہ جلسہ کے بارے میں چند تاثرات تھے جو میں نے پیش کئے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جلسہ بہت سوں کے سینے کھولتا ہے۔ بہت سوں کے شکوک وشبہات دور کرتا ہے۔ اسلام کی حقیقی تصویر ان کے سامنے آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان برکات کو ہمیشہ پھیلاتا چلا جائے۔

میڈیا کوریج کے لحاظ سے جلسہ کے پہلے دن جمعہ کے بعد میرے ساتھ ایک پریس کانفرنس بھی تھی جس میں نیشنل اور انٹرنیشنل میڈیا شامل تھا۔ انٹرنیشنل میڈیا میں اٹلی، میسی ڈونیا، آسٹریا، برازیل اور بیلجیم کے ٹی وی اور اخبارات کے نمائندے تھے۔ نیشنل لیول پر جرمنی کے چار ٹی وی سٹیشن اور تین پرنٹ میڈیا کے نمائندے موجود تھے۔ لوکل لیول پر این ٹی وی، ایک ریڈیو اور چار پرنٹ میڈیا کے نمائندے تھے۔ مجموعی طور پر جرمنی میں جلسہ سالانہ کے ان تینوں ایام کی کوریج ہوئی۔ رپورٹ کے مطابق پانچ ٹی وی چینلز، تین ریڈیو چینل اور اکسٹھ اخبارات اور دیگر پرنٹ میڈیا کے ذریعہ پانچ کروڑ بانوے لاکھ سے اوپر افراد تک پیغام پہنچا۔ اس کے علاوہ انٹرنیشنل میڈیا میں آئندہ ہفتے تک جو کوریج متوقع ہے اور نمائندوں نے اس کا ذکر کیا تھا اور ان کی جو viewership ہے اس کے مطابق چار کروڑ تیرہ لاکھ سے اوپر لوگوں تک پیغام پہنچے گا۔ اسی طرح alislam ویب سائٹ پر جلسہ کی کوریج، جلسہ سالانہ جرمنی کی کارروائی ایم ٹی اے جرمن سٹوڈیو کے تعاون سے اَپ لوڈ کی جاتی رہی۔ سینٹرل پریس اور میڈیا آفس کی طرف سے جاری کردہ پریس ریلیز بھی اَپ لوڈ کی گئی۔ سوشل میڈیا میں بھی جلسہ کی کوریج کے حوالے سے کارروائی کی گئی جس میں فیس بک پر 32 پوسٹس شائع ہوئیں جو چار لاکھ بیس ہزار لوگوں نے دیکھیں اور 36 ہزار لوگوں نے پوسٹ کو پسند کیا اور اس پر تبصرہ وغیرہ بھی کیا۔ اسی طرح ٹوئٹر پر بھی جلسہ کے حوالے سے پانچ لاکھ چھتیس ہزار لوگوں نے جلسہ کی ٹویٹس (Tweets) دیکھے اور پانچ ہزار آٹھ سو لوگوں نے ری ٹویٹ (Retweet) کیا۔

جلسہ کے بارہ میں یہ تو لوگوں کے تأثرات تھے۔ بعض کمزوریاں بھی ہوتی ہیں جو مختصر بتا دیتا ہوں۔ ایک تو جیسا کہ میں پہلے ذکر کر چکا ہوں کہ لوگ باہر پھرتے رہے اس لئے شعبہ تربیت کو آئندہ فعال ہونا چاہئے کہ لوگ دوسرے پروگراموں کے دوران باہر نہ پھریں۔ آواز کا انتظام بھی پہلے دن خاص طور پر جمعہ کے وقت صحیح نہیں تھا۔ پھر بعض ٹیکنیکل مسائل تھے لیکن بہرحال اس کے بعد کچھ بہتری پیدا کی گئی۔ اس طرف بھی جرمنی جماعت کو توجہ دینی چاہئے۔ پھر ترجمانی کے وقت بھی شکایات ہیں کہ اس وقت شور آتا رہا ہے۔ ترجمانی کے لئے کانوں میں جو آلے لگائے گئے تھے ان کو بھی درست کیا جانا چاہئے۔

رہائش کے لئے بھی اس دفعہ غیر معمولی تعداد تھی۔ ان کی توقع سے بہت زیادہ تھی۔ اس لئے تقریباً چار سو احباب کو اگر گدّے میسر نہیں آئے تو کوئی ایسی بات نہیں ہے۔ لیکن جرمنی جماعت کو بہرحال آئندہ انتظام کرنا چاہئے۔ جلسہ گاہ میں نظم وضبط کی بھی بعض لوگوں نے شکایت کی ہے۔ کہتے ہیں کہ بڑی کمی تھی اور اس طرف توجہ کی ضرورت ہے اور اس کی ایک وجہ یہ بھی ہو سکتی ہے کہ ہال کا جو کولنگ سسٹم (Cooling System) تھا اس میں ایک مشین بھی خراب ہو گئی تھی جس کی وجہ سے ہال کے اندر کافی گرمی تھی۔ لیکن یہاں یوکے جلسہ میں بھی تو لوگ مارکی میں بیٹھتے ہیں اور کافی گرمی ہوتی ہے اس کے باوجود بیٹھے ہوتے ہیں۔ اس لئے یہ کوئی بہانہ نہیں ہے۔ انتظامیہ کو تربیت کے شعبہ کو اس طرف توجہ دینی چاہئے اور سارا سال احمدیوں کو اس طرف توجہ دلاتے رہنا چاہئے۔

بہرحال جو جو نقص ہیں وہ کچھ تو ان کو میں نے بھجوا دیئے ہیں۔ اب اس پہ وہ خود ہی غور کریں اور ان کو بہتر کرنے کی صورت کریں۔ دوسرے کھانے کے بارے میں بھی شکایت آتی رہی۔ پہلے دن اگر حاضری کے مطابق نہیں بن سکا تھا تو اگلے دن بہتر انتظام ہونا چاہئے تھا۔ لیکن یہی ہوتا تھا کہ سالن ختم ہو گیا اور آخر میں پھر ایمرجنسی جو دال پکائی جاتی ہے وہی پکتی رہی اور بہت سارے لوگوں کو وہی ملی۔ تو اس طرف بھی توجہ دینی چاہئے اور اچھی طرح پوری پلاننگ ہونی چاہئے۔

اللہ تعالیٰ سب کام کرنے والوں کو بھی توفیق دے کہ وہ آئندہ اس میں بہتری پیدا کر سکیں۔

اس دورے کے دوران ایک مسجد کے افتتاح کی بھی توفیق ملی۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے اس کا بھی بہت اچھا اثر مہمانوں پر ہوا اور انہوں نے برملا اس بات کا اظہار کیا کہ یہ اسلام تو جرمنی میں پھیلنا چاہئے۔ اس فنکشن کی بھی اچھی کوریج ہوئی۔ دو ٹی وی چینل اور دو اخبارات کے نمائندے آئے ہوئے تھے جن کے ذریعہ سے اس مسجد کے فنکشن کی خبر ساڑھے سولہ لاکھ افراد تک پہنچی۔ اس میڈیا کے ذریعہ سے اسلام کا پیغام پہنچا۔ اللہ تعالیٰ جرمنی جماعت کو توفیق دے کہ وہ آئندہ اس سے بڑھ کر اسلام کا پیغام پہنچانے والے ہوں اور جو اَب تعارف ہوا ہے اس میں مزید وسعت پیدا کریں۔

......☆......☆......☆......

آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-5222 , 2248-16522243-0794
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

سہارا آٹو ٹریڈرز
SAHARA AUTO TRADERS
Rexines & Auto Tops
Motor Line Road, Mahboob Nagar
Pro. V.Anwar Ahmad
Mob. : 9989420218

کلامُ الامام

”اسلام حقیقی معرفت عطا کرتا ہے
جس سے انسان کی گناہ آلود زندگی پر موت آجاتی ہے۔“
(ملفوظات جلد 4، صفحہ 344)

طالبِ دُعا: مقصود احمد ڈار ولد مکرم محمد شہبان ڈار، ساکن شورت، تحصیل وضلع کولگام (جموں اینڈ کشمیر)

کلامُ الامام

”پس قرآن شریف کے سمجھنے اور اس کے
موافق ہدایت پانے کیلئے تقویٰ ضروری اصل ہے۔“
(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 121)

طالبِ دُعا: الٰہ دین فیملیز، انکے بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار ودوست نیز مرحومین کرام

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اور ان کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم، عربک ڈیسک یوکے)

مکرم محمود نزال صاحب (1)

مکرم محمود نزال صاحب کا تعلق فلسطین کے ضلع جنین سے ہے جہاں ان کی پیدائش 1972ء میں ہوئی اور انہیں 2012ء میں بیعت کر کے جماعت احمدیہ میں شمولیت کی توفیق ملی۔ وہ احمدیت کی طرف اپنے اس ایمان افروز سفر کا احوال کچھ یوں بیان کرتے ہیں: میں نے مڈل تک تعلیم حاصل کی جس کے بعد بلڈنگ کا کام سیکھا اور اس وقت ٹھیکیدار کی حیثیت سے تعمیر کے شعبہ میں کام کرتا ہوں۔ گو کہ میری اخلاقی حالت تو ٹھیک تھی، اور اہل خانہ و معاشرے کے ساتھ تعلقات بھی اچھے تھے، لیکن مسلمان گھرانے میں پیدا ہونے کے باوجود میری دینی اور روحانی حالت انتہائی گراوٹ کا شکار تھی۔ میں نے نہ تو کبھی نماز پڑھی تھی، نہ روزہ رکھا، اور نہ تو اور میں نے کبھی اسلامی طہارت کے اصولوں خصوصاً غسلِ جنابت وغیرہ کا بھی خیال نہ رکھا تھا۔

ظاہر کا باطن پر اثر

2009ء کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے میری اصلاح کا ایک موقع پیدا فرمادیا۔ میری اپنے ایک دوست سے گفتگو ہو رہی تھی۔ اس نے سیاق کلام میں یہ ذکر کیا کہ ایک مسلمان کو اپنی اندرونی اور بیرونی طہارت کا خیال رکھنا چاہئے خصوصاً گھر سے باہر نکلتے وقت اسے اسلامی طہارت کے اصولوں پر عمل کرتے ہوئے غسل اور صفائی ستھرائی کا خیال رکھنا چاہئے۔ میں اس کی باتیں سن کر شرم سے پانی پانی ہو رہا تھا۔ مجھے ایسے لگا جیسے وہ طہارت کے اصولوں کا ذکر کر کے میری سستی کی طرف ہی اشارہ کر رہا تھا۔ مجھ پر اسکی باتوں کا بہت اچھا اثر ہوا اور اگلے روز میں نے گھر سے نکلنے سے پہلے ان امور کا خاص خیال رکھا اور نہا دھو کر ہر قسم کی نجاست سے پاک ہو کر اپنی گاڑی میں سوار ہو کر کام کے لئے نکلا۔ اس روز میرے ساتھ ایسا واقعہ ہوا جس نے مجھے سوچنے پر مجبور کر دیا۔

میری گاڑی کی نہایت بری حالت تھی۔ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ وہ راستے میں ایک دو مرتبہ خراب نہ ہوئی ہو۔ اور ہر بار اس کو ٹھیک کرنے سے رہی سہی صفائی بھی اس کی نذر ہو جاتی تھی۔ لیکن اب جب میں ذہنی طور پر اسلامی طہارت کا قائل ہو کر اور اس پر عمل کر کے نکلا تو سارے کام نپٹا کر گھر واپس لوٹ آیا لیکن گاڑی ایک بار بھی خراب نہ ہوئی۔ میں یہ دیکھ کر سخت حیرت زدہ ہوا کہ میری طہارت کا گاڑی کے ٹھیک ہونے سے کیا تعلق ہے؟ اس وقت اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت کی راہ دکھائی اور میرے دل میں معاً یہ خیال آیا کہ جسمانی طہارت کا انسان کی ذہنی اور فکری طہارت سے تعلق ہے اور جب انسان کی سوچ صاف ہوتی ہے تو اس کا اس کی نیت پر اور اس کے کاموں پر خوشگوار اثر پڑتا ہے۔ اسی لئے صفائی کو ایمان کا ایک شعبہ قرار دیا گیا ہے۔ یہ سوچ کر مجھے اپنی گزری ہوئی زندگی پر حسرت، ندامت اور شدید حزن لاحق ہوا کہ میں نے بیشتر وقت کوتاہی اور غفلت میں ہی گزار دیا۔

استغفار، نماز اور دعاؤں کی طرف توجہ

اس سوچ نے مجھے استغفار کی طرف مائل کر دیا اور میں تقریباً ایک ماہ تک روزانہ اپنی سابقہ کوتاہیوں پر دل سے استغفار کرتا رہا۔ اس کے ساتھ میں نے نمازیں بھی شروع کر دیں اور خصوصاً فجر کی نماز باقاعدگی سے ادا کرنا شروع کر دی۔ قبل ازیں میں آدھی رات کو سوتا اور صبح آٹھ بجے جاگتا تھا اس کے باوجود میری طبیعت اکثر بوجھل ہوتی اور تھکان کا احساس نمایاں ہوتا تھا۔ جبکہ نماز فجر کی پابندی کی برکت سے اب میں صبح جاگتا تو تازہ دم ہوتا۔ بلکہ اس تجربہ کی ابتداء میں ہی ایک رات ایسی آئی کہ میں رات کو دو بجے سویا اور چار بجے جاگا تو کہیں نیند کا احساس نہ تھا۔ چنانچہ میں نے نوافل ادا کرنے شروع کر دیئے اور دیر تک خدا تعالیٰ سے اپنی بخشش کی دعائیں کرتا رہا۔

قرآن کریم اور وفات مسیحؑ

نمازوں کے ساتھ ساتھ میں نے روزانہ تدبر کے ساتھ تلاوتِ قرآن کریم بھی شروع کر دی۔ کئی روز کے بعد جب تلاوت کرتے کرتے میں سورہ مائدہ کی آخری آیات پر پہنچا جن میں قیامت کے روز حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے خدا تعالیٰ کے ساتھ ہونے والے مکالمے کا ذکر ہے تو میں نے نوٹ کیا کہ یہاں تو وہ اپنی وفات اور دوبارہ نہ آنے کا ذکر کر رہے ہیں۔ میں یہ ذکر پڑھ کر ٹھہر گیا اور بے اختیاری کے عالم میں کہنے لگ گیا کہ نہ جانے لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے آسمان پر جانے کے کیوں قائل ہیں؟ قرآن کریم تو ان کی وفات کی خبر دیتا ہے۔ اس وقت میں جماعت احمدیہ کو جانتا تک نہ تھا، نہ ہی کبھی اس کا نام سنا تھا، نہ ہی یہ معلوم تھا کہ کسی جماعت کا یہ موقف ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی وفات ہو چکی ہے۔ بہر حال قرآن کریم کی تدبر کے ساتھ تلاوت کی وجہ سے یہ آیات میرے ذہن میں راسخ ہو گئیں۔

ظلمات سے نور کی جانب سفر

ان دنوں میں ہمارے ہاں بیٹی کی پیدائش متوقع تھی۔ میری اہلیہ نے اس کا نام "نور" رکھنے پر اصرار کیا۔ بعد میں مجھے احساس ہوا کہ واقعی وہ نور کی بشارت تھی کیونکہ اس کی پیدائش کے بعد سے ہی میرا ظلمات سے نور کی طرف سفر شروع ہوا اور پھر میں اس ڈگر پر آگے ہی آگے بڑھتا چلا گیا۔

بیٹی کی ولادت کے بعد ایک روز میں نے ایک عجیب رؤیا دیکھا۔ میں نے دیکھا کہ میں اپنے بیٹے عبدالعزیز کو ذبح کرنے کی غرض سے ساتھ لے کر کہیں جارہا ہوں۔ رؤیا میں میرے بیٹے کو بھی علم ہے کہ میں اسے ذبح کرنے کے لئے جارہا ہوں تاہم اس بات پر نہ تو وہ پریشان ہے، نہ ہی مجھے کوئی ملال ہے، بلکہ ہم خوشی خوشی اور کشاں کشاں ذبح کرنے کے مقام کی طرف بڑھ رہے ہیں۔ پھر اس مقام تک پہنچنے سے قبل ہی میری آنکھ کھل گئی۔

میں نے اپنے ایک دوست سے اس رؤیا کا ذکر کیا تو اس نے مجھے تسلی دلاتے ہوئے کہا کہ اس میں انبیاء کے رؤیا کا رنگ ہے اور مطمئن رہو کہ یہ رؤیا تمہارے لئے خیر و برکت کا ہی موجب ہوگا۔ مجھے اس رؤیا سے دلی اطمینان حاصل ہوا اور ایسے محسوس ہوا کہ جیسے خدا تعالیٰ نے میری توبہ و استغفار کو قبول فرما کر مجھ پر اپنے فضل و کرم کی نظر ڈالی ہے۔

خزانے کی تلاش!

ہماری بستی کے نواح میں ایک ایسا مقام بھی ہے جس کے بارہ میں بہت سی کہانیاں مشہور ہیں۔ ان کہانیوں کے مطابق اس مقام پر کوئی بہت بڑا خزانہ مدفون ہے۔ اسی وجہ سے کئی بار مختلف لوگوں نے اس مقام پر کھدائی وغیرہ کا کام بھی کیا ہے لیکن کسی کو کچھ نہیں ملا۔ مجھے یہاں جا کر کھدائی کرنے کا کبھی خیال بھی نہ آیا تھا پھر بھی نہ جانے کیوں مجھے بکثرت یہی خواب آنے لگے کہ میں اس مقام پر جا کر کھدائی کرتا ہوں اور اس خزانے کو پالیتا ہوں۔

جب یہ خواب مجھے بکثرت آئی تو ایک روز میں نے اس مقام پر جانے کا ارادہ کیا۔ یہ 2011ء کی گرمیوں کا ایک دن تھا۔ میں اس مقام کی جانب بڑھ رہا تھا جبکہ میں مسلمانوں کی ناگفتہ بہ حالت، تفرقہ بازی اور ہر جانب سے رُسوا کُن سلوک کے بارہ میں سوچتے ہوئے خودکلامی کے عالم میں کہہ رہا تھا کہ خدایا ہمارا ایک امام کیوں نہیں ہے؟ ہم ایک ہاتھ پر متحد کیوں نہیں ہیں؟ مسلمان کیوں تفرقہ کا شکار ہیں اور ان کا نصیب کیوں ذلتوں کی مار ہے؟ یہ سوچتے سوچتے میں اس مقام کے قریب جا پہنچا تھا جس کے بارہ میں مشہور تھا کہ یہاں پر کوئی خزانہ مدفون ہے۔ اچانک میری نظر آسمان کی طرف اٹھی تو وہاں پر ایک بارعب شخص کی تصویر دکھائی دے رہی تھی۔ اس نے آسمانی رنگ کا لباس اور اس پر سفید عمامہ زیب تن کیا ہوا تھا۔ یہ تصویر ایک برقی شعلہ کی صورت آئی، آسمان پر نمودار ہوئی اور میرے دماغ اور یادداشت میں نقش ہو کر رہ گئی۔ اس منظر کو دیکھنے کے بعد میں اس مقام پر مزید کسی خزانے کو تلاش کئے بغیر ہی واپس آ گیا۔ مجھے سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ یہ سب کیا ہے؟ اور اس میں میرے لئے کیا پیغام ہے؟ نیز یہ بارعب شخصیت کس کی ہے؟ کیا یہ میرا وہم ہے یا واقعتاً اس میں میرے لئے کوئی پیغام ہے؟ جب کچھ سمجھ نہ آیا تو میں نے اس واقعہ کی حقیقت کو وقت کے دھارے کے سپرد کر کے اسے بھلانے کی کوشش کی۔

ایک جملہ میں الزامات سے بریت

چند ہفتوں کے بعد میں ٹی وی کے سامنے بیٹھ کر مختلف چینلز بدل بدل کر دیکھ رہا تھا کہ اچانک ایک چینل پر ایک شخص کو تقریر کرتے ہوئے دیکھا جو کہہ رہا تھا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلاف مشہور کی جانے والی باتوں کی قرآن کریم کی تعلیم نفی کرتی ہے اس لئے وہ سراسر باطل ہیں۔ یہ جملہ سنتے ہی میں سکتے میں آ گیا۔ ایسے محسوس ہوا کہ یہ جملہ میرے دل کی گہرائی میں نقش ہو گیا ہے۔ کیونکہ اس میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام الزامات، اتہامات اور بہتانات سے مبرّا ہونے کی راسخ بنیاد نظر آ رہی تھی۔ اسی ایک جملہ کی بنا پر میں نے اس چینل کو اپنے پسندیدہ چینلز کی لسٹ میں محفوظ کر لیا۔ یہ چینل ایم ٹی اے تھا۔

یہ شخص سچا ہے!

اگلے روز میں نے یہ چینل لگایا تو اس پر پروگرام الحوار المباشر لگا ہوا تھا۔ دوران گفتگو میں نے انہیں کبھی کبھی المسیح الموعود علیہ السلام کہتے ہوئے سنا تو یہ خیال آیا کہ شاید یہ عیسائی ہیں۔ لیکن پھر دیکھا کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا نام بھی بڑے ادب سے لیتے ہیں۔ یہ سن کر میں شش و پنج میں مبتلا ہو گیا اور ان کی حقیقت جاننے کے لئے اس چینل کے پروگراموں کو دیکھتے رہنے کا فیصلہ کیا۔ مجھے اپنے کام سے جب بھی محدود وقت ملتا میں اس میں اس چینل کے پروگرامز دیکھنے کی کوشش کرتا۔ چند روز میں میرے ذہن میں اٹھنے والے کافی سوالوں کے جواب مل گئے تا آنکہ ایک روز میں نے یہ چینل لگایا تو اس پر ایک قصیدہ چل رہا تھا، ساتھ ایک تصویر بھی آ رہی تھی جس کے نیچے لکھا تھا کہ مرزا غلام احمد الامام المہدی والمسیح الموعود۔ میں نے نہایت متعجب ہو کر کہا کہ کیا امام مہدی کی تصویر بھی ہے؟! یہ تو معقول بات نہیں لگتی! ابھی میں یہی سوچ رہا تھا کہ میرے کانوں میں قصیدہ کا یہ شعر پڑا:

وَأُقْسِمُ أَنَّنِيْ یَا ابْنَ الْکِرَامِ
لَقَدْ أُرْسِلْتُ مِنْ رَّبِّ الْعِبَادِ

یعنی اے شریفوں کی اولاد! میں قسم کھاتا ہوں کہ میں یقیناً بندوں کے ربّ کی طرف سے بھیجا گیا ہوں۔

یہ سنتے ہی میں ٹھٹھک کر رہ گیا اور بے اختیار ہو کر رونا شروع کر دیا۔ میری اہلیہ نے میری یہ حالت دیکھی تو پریشان ہو گئی کیونکہ اس نے زندگی میں پہلی بار مجھے روتے ہوئے دیکھا تھا۔ اس وقت میں نے بھرائی ہوئی آواز میں اسے کہا کہ اس شعر میں، ان کلمات کے ساتھ قسم کھانے والا شخص یقیناً سچا انسان ہے، کسی جھوٹے کو اس یقین کے ساتھ قسم کھانے کی جرأت نہیں ہو سکتی۔ میرے لئے یہ ایک بات ہی کافی ٹھہری اور میں نے بغیر کسی مزید تحقیق کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی سچائی کو تسلیم کر کے بیعت کرنے کا فیصلہ کر لیا۔

بیعت کے بعد تبدیلی

چند روز تک عقائد وغیرہ کے بارہ میں کچھ علم حاصل کرنے کے بعد میں نے پروگرام الحوار المباشر کے ایک لائیو پروگرام میں فون کر کے اپنی بیعت کا اعلان کر دیا۔ بیعت کے بعد ایک غیر معمولی تبدیلی جسے میں نے بشدت محسوس کیا یہ تھی کہ میرے کام

باقی صفحہ نمبر 17 پر ملاحظہ فرمائیں

اسلام کی تعلیم ہر معاملے میں ہماری رہنمائی کرتی ہے
اگر ہم میں سے ہر ایک اس رہنمائی پر عمل کرنے والا بن جائے تو ایک حسین معاشرہ قائم ہوسکتا ہے

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 19 مئی 2017 بطرز سوال و جواب
بمنظوری سیّدنا حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال ایک حسین معاشرے کا قیام کس طرح ہوسکتا ہے؟

جواب حضور نے فرمایا: اسلام کی تعلیم ہر معاملے میں ہماری رہنمائی کرتی ہے۔ اگر ہم میں سے ہر ایک اس رہنمائی پر عمل کرنے والا بن جائے تو ایک حسین معاشرہ قائم ہوسکتا ہے۔

سوال قرآن کریم نے کس آیت کے ذریعہ اپنے بے شمار احکامات کو ایک جگہ ایک فقرے میں جمع کر دیا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: قرآن کریم میں بے شمار احکامات ہیں ان سب کو ایک جگہ ایک فقرے میں اللہ تعالیٰ نے یہ کہہ کر جمع کر دیا کہ لَقَدۡ کَانَ لَکُمۡ فِیۡ رَسُوۡلِ اللّٰہِ اُسۡوَۃٌ حَسَنَۃٌ کہ یقیناً تمہارے لئے اللہ کے رسول میں نیک نمونہ ہے۔

سوال اپنی زندگیوں کو پُرسکون بنانے اور خدا تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے کیلئے ہمیں کس بات کی ضرورت ہے؟

جواب اگر اپنی زندگیوں کو ہم پُرسکون بنانا چاہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ہمیں انہی اخلاق کو اپنی زندگیوں کا حصہ بنانے کی ضرورت ہے جو ہمارے آقا و مطاع حضرت محمد رسول اللہؐ نے ہر معاملے میں ہمارے سامنے پیش فرمائے۔

سوال حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مردوں کے متعلق کن شکایات کا ذکر فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا کہ آجکل کئی گھروں کے مسائل اور شکایات سامنے آتی ہیں جہاں مرد اپنے آپ کو گھر کا سربراہ سمجھ کر نہ اپنی بیوی کا احترام کرتا ہے اور اسے جائز حق دیتا ہے، نہ ہی اولاد کی تربیت کا حق ادا کرتا ہے۔ ایسی شکایات بھی بعض عورتوں کی طرف سے ہیں کہ خاوندوں نے مار مار کر جسم پر نیل ڈال دیئے یا زخمی کر دیا۔ منہ سُوجا دیئے۔ پھر بچوں اور بچیوں پر ظلم کی حد تک بعض باپ سلوک کر رہے ہوتے ہیں۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے گھر کے سربراہ ہونے کی حیثیت سے سب سے پہلے کس چیز کی اہمیت اپنے بیوی بچوں پر واضح فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آنحضرتؐ نے اپنے گھر والوں کے حق پیار، نرمی اور محبت سے ادا کیے۔ گھر کا سربراہ ہونے کا حق اس طرح ادا کیا کہ پہلے یہ احساس دلوایا کہ تمہاری ذمہ داری توحید کا قیام ہے۔ حضرت عائشہ فرماتی ہیں آپؐ رات کو نفل کے لئے اٹھتے تھے اور پھر صبح نماز سے کچھ پہلے ہمیں پانی کے چھینٹے مار کر اٹھاتے تھے کہ نفل پڑھو۔ اللہ تعالیٰ کے حق ادا کرو۔

سوال آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے گھر والوں کے حق کس طرح ادا فرماتے تھے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ جتنا وقت آپ گھر پر ہوتے تھے گھر والوں کی مدد اور خدمت میں مصروف رہتے یہاں تک کہ آپ کو نماز کا بلاوا آتا اور آپ مسجد تشریف لے جاتے۔ یہ ہے وہ اُسوہ جو ہمیں اپنانا چاہئے نہ کہ ایسا سلوک جو ظلم کے مترادف ہو۔

سوال حضرت عائشہؓ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے گھریلو کاموں کی کیا تفصیل بیان فرمائی ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت عائشہؓ آپ کے گھریلو کاموں کی تفصیل بیان فرماتی ہیں کہ آپ اپنے کپڑے بھی خود سی لیتے تھے۔ جوتے ٹانک لیا کرتے تھے۔ گھر کا ڈول وغیرہ مرمت کرلیا کرتے تھے۔

سوال مومنوں میں سے کامل الایمان اور خُلق کے لحاظ سے بہترین کون ہے؟

جواب آپؐ نے فرمایا کامل الایمان وہ ہے جسکے اخلاق اچھے ہیں اور خُلق کے لحاظ سے بہترین وہ ہے جو اپنی عورتوں کیلئے بہتر ہے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بیویوں سے حسن سلوک کے متعلق کیا تعلیم دی ہے؟

جواب آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا: فحشا کے سوا باقی تمام کج خُلقیاں اور تلخیاں عورتوں کی برداشت کرنی چاہئیں۔ ہمیں تو کمال بے شرمی معلوم ہوتی ہے کہ مرد ہو کر عورت سے جنگ کریں ہم کو خدا نے مرد بنایا ہے۔ درحقیقت ہم پر اِتمام نعمت ہے۔ اس کا شکر یہ یہ ہے کہ ہم عورتوں سے نرمی کا برتاؤ کریں۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اپنے اہل کے ساتھ کیسا سلوک تھا؟

جواب آپ علیہ السلام فرماتے ہیں: میرا یہ حال ہے کہ ایک دفعہ مَیں نے اپنی بیوی پر آوازہ کسا تھا اور مَیں محسوس کرتا تھا کہ وہ بانگِ بلند دل کے رنج سے ملی ہوئی ہے اور بایں ہمہ کوئی دل آزار اور درشت کلمہ منہ سے نہیں نکالا تھا اس کے بعد مَیں بہت دیر تک استغفار کرتا رہا اور بڑے خشوع و خضوع سے نفلیں پڑھیں اور کچھ صدقہ بھی دیا کہ یہ درشتی زوجہ پر کسی پنہانی معصیتِ الٰہی کا نتیجہ ہے۔

سوال جو لوگ کہتے ہیں کہ عورت میں فلاں برائی ہے اس لیے ہم نے سختی کی، ایسے لوگوں کو حضور انور نے کیا نصیحت فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اس پہلو سے مَردوں کو پہلے اپنے جائزے لینے چاہئیں کہ کیا وہ دین کے معیار پر پورا اترنے والے ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ مرد اگر پارسا طبع نہ ہو تو عورت کب صالحہ ہوسکتی ہے۔ اگر مرد خود صالح بنے تو عورت بھی صالحہ بن سکتی ہے۔

سوال عورتوں میں نماز کی عادت پیدا کرنے کا حضرت مسیح موعودؑ نے کیا طریق بیان فرمایا؟

جواب آپ علیہ السلام نے فرمایا کہ قول سے عورت کو نصیحت نہ دینی چاہئے بلکہ فعل سے اگر نصیحت دی جاوے تو اُس کا اثر ہوتا ہے۔ بھلا جب خاوند رات کو اٹھ اٹھ کر دعا کرتا ہے، روتا ہے، تو عورت ایک دو دن تک دیکھے گی آخر ایک دن اسے بھی خیال آوے گا اور ضرور متاثر ہوگی۔

سوال مردوں کی سستی کی وجہ سے کس طرح بچّے عدم تربیت کا شکار ہوتے ہیں؟

جواب حضور انور نے فرمایا: بہت سے مَرد نماز میں سست ہیں۔ باجماعت نماز تو علیحدہ رہی گھر میں بھی نماز نہیں پڑھتے۔ ٹی وی پر لغو اور بیہودہ پروگرام دیکھنے کی مردوں کی شکایات ہیں اور اگر کبھی گھر کا سربراہ بننے کی کوشش کریں گے بھی تو سوائے ڈانٹ ڈپٹ اور مار دھاڑ کے کچھ نہیں ہوتا۔ جن گھروں میں بھی بچے عدم تربیت کا شکار ہیں وہاں عموماً وجہ مردوں کی عدم توجہ یا بیوی اور بچوں پر بے جا سختی ہے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مَردوں کو کیا نصیحت فرمائی ہے؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: مَرد اپنے گھر کا امام ہوتا ہے۔ مرد کو چاہئے کہ اپنے قویٰ کو برمحل اور حلال موقع پر استعمال کرے مثلاً ایک قوت غضبی ہے۔ جب وہ اعتدال سے زیادہ ہو تو جنون کا پیش خیمہ ہوتی ہے۔ جنون میں اور اس میں بہت تھوڑا فرق ہے۔ جو آدمی شدید الغضب ہوتا ہے اس سے حکمت کا چشمہ چھین لیا جاتا ہے۔ بلکہ اگر کوئی مخالف ہو تو اس سے بھی مغلوب الغضب ہو کر گفتگو نہ کرے۔

سوال حضور انور نے نظارتوں اور ذیلی تنظیموں کو کس طرف توجہ دینے کا ارشاد فرمایا؟

جواب حضور نے فرمایا: ہندوستان یا پاکستان سے عورتیں خاوندوں کے ظلموں کے بارے میں لکھتی ہیں۔ نظارت اصلاح و ارشاد اور ذیلی تنظیموں کو توجہ دینی چاہئے۔ تبلیغ کر رہے ہیں، دینی مسائل سیکھ رہے ہیں لیکن گھروں میں بے چینیاں ہیں تو اس سب علم اور تبلیغ کا کوئی فائدہ نہیں ہے۔

سوال عورت کو سارق کیوں کہا گیا ہے؟

جواب حضورؑ نے فرمایا: عورت کو سارِق کہا گیا ہے کیونکہ یہ اندر ہی اندر اخلاق کی چوری کرتی ہے حتی کہ ایک وقت پورا اخلاق حاصل کر لیتی ہے۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک شخص کے عیسائی ہونے کا کیا واقعہ بیان فرمایا؟

جواب آپؑ نے فرمایا: ایک شخص کا ذکر ہے کہ وہ ایک دفعہ عیسائی ہوا تو عورت بھی اس کے ساتھ عیسائی ہو گئی۔ شراب وغیرہ اوّل شروع کی پھر پردہ بھی چھوڑ دیا۔ غیر لوگوں سے بھی ملنے لگی۔ خاوند نے پھر اسلام کی طرف رجوع کیا تو اس نے بیوی کو کہا کہ تُو بھی میرے ساتھ مسلمان ہو۔ اس نے کہا کہ اب میرا مسلمان ہونا مشکل ہے۔ یہ عادتیں جو شراب وغیرہ اور آزادی کی پڑ گئی ہیں یہ نہیں چھوٹ سکتیں۔

سوال عورتوں کے حق اور ان سے سلوک کے بارے میں اسلام نے کیا تعلیم دی ہے؟

جواب حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا: عورتوں کے حقوق کی جیسی حفاظت اسلام نے کی ہے ویسی دوسرے مذہب نے قطعاً نہیں کی۔ مختصر الفاظ میں فرما دیا ہے۔ وَلَھُنَّ مِثۡلُ الَّذِیۡ عَلَیۡہِنَّ کہ جیسے مَردوں کے عورتوں پر حقوق ہیں، ویسے ہی عورتوں کے مَردوں پر (حقوق) ہیں۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے میاں بیوی کے تعلقات کا کیا معیار بیان فرمایا ہے؟

جواب آپؑ نے فرمایا کہ چاہئے کہ بیویوں سے خاوندوں کا ایسا تعلق ہو جیسے دو سچے اور حقیقی دوستوں کا ہوتا ہے۔ انسان کے اخلاق فاضلہ اور خدا تعالیٰ سے تعلق کی پہلی گواہ تو یہی عورتیں ہوتی ہیں۔ اگر ان ہی سے اُس کے تعلقات اچھے نہیں ہیں تو پھر کس طرح ممکن ہے کہ خدا تعالیٰ سے صلح ہو۔

سوال آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مردوں میں سے سب سے اچھا کسے کہا ہے؟

جواب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا خَیۡرُکُمۡ خَیۡرُکُمۡ لِاَھۡلِہٖ۔ تم میں سے اچھا وہ ہے جو اپنے اہل کے لئے اچھا ہے۔

سوال حضور انور نے مَردوں کی بحیثیت باپ کیا ذمہ داری بیان فرمائی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: باپوں کو جہاں بچوں کی عزت و احترام کرنے کی ضرورت ہے وہاں ان پر گہری نظر رکھنے کی بھی ضرورت ہے تاکہ وہ ماحول کے بداثرات سے بچ کر رہیں۔ بچوں میں ماحول سے تحفّظ کا احساس دلانے کے لئے ضروری ہے کہ باپ کچھ وقت بچوں کے ساتھ باہر گزارا کرے۔ دینی تربیت کی طرف بھی توجہ دیں۔

سوال حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بچوں کی تربیت کا کیا طریق بیان فرمایا ہے؟

جواب ہدایت اور تربیتِ حقیقی خدا تعالیٰ کا فعل ہے۔ سخت پیچھا کرنا اور ایک امر پر اصرار کو حد سے گزار دینا

باقی صفحہ نمبر 17 پر ملاحظہ فرمائیں

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیۡن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

سیّدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا دورہ جرمنی، اگست 2017ء

افسران میں بھی بے لوث خدمت کا جذبہ ہونا چاہئے

☆ یہ اللہ تعالیٰ کا جماعت پر خاص فضل و احسان ہے کہ بے لوث خدمت کرنے والے کارکن اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی خدمت کے لیے مہیا فرما دیتا ہے۔

☆ کوئی ڈاکٹر ہے کوئی انجینئر ہے کوئی طالب علم ہے کوئی اور مختلف قسم کے کام کرتا ہے کوئی ٹیکسی چلاتا ہے، تو یہ سب جلسہ سالانہ میں مختلف شعبوں میں ماہرین کی طرح کام کر رہے ہوتے ہیں۔

☆ معاونین اور کارکنان تو خدمت کے جذبہ سے کام کرتے ہیں اور بے لوث ہو کر کام کرتے ہیں لیکن افسران میں بھی بے لوث خدمت کا جذبہ ہونا چاہئے۔

☆ افسران بھی اگر آپس میں تعاون سے اور محبت اور پیار سے اور ایک دوسرے کو سمجھتے ہوئے کام کریں گے تو ان کے کاموں میں مزید برکت پڑے گی۔

☆ جو برکت پڑتی ہے وہ افسران کی صلاحیتوں کی وجہ سے نہیں پڑتی، اگر برکت پڑتی ہے تو اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ ذمہ لیا ہوا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی خدمت کے لیے کارکنان پیدا کرنے ہیں۔

☆ پس آج میں کارکنوں کو کچھ نہیں کہنا چاہتا، ہمیں جو ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ افسران بھی آپس میں باہمی تعاون سے کام کریں اور یہ باہمی تعاون جو ہے وہ کام میں برکت بھی ڈالے گا اور ان کو بھی ثواب کا مستحق بنائے گا۔

خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بر موقع معائنہ کارکنان و انتظامات جلسہ سالانہ جرمنی 2017

- اسلام بے مقصد لڑائی کی اجازت نہیں دیتا، تمام جنگیں اور جنگجو ماحول کفار مکہ کی طرف سے پیدا کیا گیا اور مسلمانوں نے صرف اس کا دفاع کیا، مسلمانوں کو کبھی بھی جنگ شروع کرنے کی اجازت نہیں دی گئی۔
- یہ صرف اسلام ہی نہیں ہے جو اپنے دفاع کی اجازت دیتا ہے بلکہ توریت میں بھی پانچ ہزار سے زائد آیات ہیں، یہاں تک کہ انجیل میں بھی کچھ آیات ہیں جن میں لکھا ہے کہ جب تم پر ظلم کیا جائے تو اس کا مقابلہ کرو۔
- یہی ہمارا مشن ہے کہ ہم نے اسلام کا اصل پیغام پھیلانا ہے اور ہم یہ پھیلا رہے ہیں، بانی جماعت احمدیہ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس مقصد کے لئے بھیجا ہے کہ مَیں تمام دنیا میں اسلام کی سچی تعلیمات پھیلاؤں اور یہی ہمارا فریضہ ہے اور ہم اسے بجا لا رہے ہیں۔
- ہمیں اپنی تمام استعدادوں کو بروئے کار لاتے ہوئے ملک کی بہتری کے لئے کوشش کرنی چاہئے، ہمیں ملک کے قانون کا احترام کرنا چاہئے، ہمیں ملک کے ہر شہری کی عزت کرنی چاہئے، ہمیں اس ملک کی ہر چیز کا احترام کرنا چاہئے، یہی اصل انٹی گریشن ہے۔

پریس اور میڈیا کے نمائندگان کا حضور انور سے انٹرویو

{ رپورٹ: عبد الماجد طاہر، ایڈیشنل وکیل التبشیر لندن }

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی مورخہ 23-24-25/اگست 2017 کی مصروفیات

23/اگست 2017 (بروز بدھ)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح 5 بجکر 25 منٹ پر تشریف لاکر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔ حضور انور نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظ فرمائیں۔ دنیا کی مختلف جماعتوں سے روزانہ بذریعہ فیکس اور ای میل خطوط اور رپورٹس موصول ہوتی ہیں۔ اس کے علاوہ جماعت جرمنی سے بھی سینکڑوں کی تعداد میں روزانہ خطوط موصول ہوتے ہیں۔ جو خطوط جرمن زبان میں ہوتے ہیں ان کا ترجمہ حضور انور کی خدمت میں پیش ہوتا ہے۔ حضور انور ان تمام خطوط اور رپورٹس کو ملاحظ فرماتے ہیں اور ہدایت سے نوازتے ہیں۔

فیملی ملاقات

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ساڑھے 11 بجے اپنے دفتر تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج صبح کے اس سیشن میں 58 فیملیز کے 176 افراد نے اپنے پیارے آقا سے ملاقات کی سعادت پائی۔ ملاقات کرنے والی یہ فیملیز جرمنی کی 30 مختلف جماعتوں سے آئی تھیں۔ اس کے علاوہ انڈیا، پاکستان، گیمبیا، فرانس، یوکے، فرنچ گیانا، نائجیریا، بورکینا فاسو، کوسووو، متحدہ عرب امارات، پرتگال، سوئٹزلینڈ اور تنزانیہ سے آنے والے احباب اور فیملیز نے بھی اپنے پیارے آقا سے شرف ملاقات پایا۔ جرمنی کی جماعتوں نورنبرگ سے آنے والی فیملیز 250 کلومیٹر، اوسنابروک سے آنے والی 320 کلومیٹر اور Vechta اور والڈشٹ کی جماعتوں سے آنے والی فیملیز 380 کلومیٹر کا لمبا سفر طے کر کے ملاقات کیلئے پہنچی تھیں۔

ان سبھی فیملیز نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔ حضور انور نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلبا اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائیں۔ کتنی ہی خوش نصیب یہ فیملیاں ہیں اور ان کے بچے اور بچیاں ہیں جنہوں نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ یہ چند ساعتیں گزاریں اور پھر حضور انور کے دست مبارک سے یہ تحائف حاصل کئے جو ان کی زندگیوں کے لئے ایک یادگار بن گئے۔ بعض بچیاں تو چاکلیٹ استعمال کرنے کے بعد اسکا cover بھی سنبھال کر رکھتی ہیں اور بڑے بچے اور طلباء اپنا قلم سنبھال کر رکھتے ہیں کہ یہ اُن کی زندگی بھر کیلئے ایک یادگار تحفہ ہے۔

ملاقاتوں کا یہ پروگرام 2 بجے تک جاری رہا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشریف لاکر نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ پچھلے پہر بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔

پروگرام کے مطابق 6 بجکر 25 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے دفتر تشریف لائے اور فیملیز ملاقاتیں شروع ہوئیں۔ آج شام کے اس پروگرام میں 49 فیملیز کے 195 افراد نے ملاقات کا شرف پایا۔ آج ملاقات کرنے والی یہ فیملیز جرمنی کی 30 مختلف جماعتوں سے بیت السبوح پہنچی تھیں۔ بعض احباب اور فیملیز بڑے لمبے سفر طے کر کے ملاقات کی سعادت کے حصول کیلئے پہنچے تھے۔ میونخ سے آنے والے 410 کلومیٹر اور Schleswig کے علاقہ سے آنے والے 620 کلومیٹر کا طویل سفر کر کے آئے تھے۔ جرمنی کی جماعتوں سے آنے والی فیملیز کے علاوہ پاکستان، رشیا، یو.اے.ای اور آسٹریلیا سے آنے والے احباب نے بھی اپنے پیارے آقا سے ملاقات کا شرف پایا۔ علاوہ ازیں 16 مرد حضرات اور 9 خواتین نے انفرادی طور پر بھی ملاقات کی سعادت پائی۔ ملاقات کرنے والے ان سبھی احباب اور فیملیز نے حضور انور کے ساتھ تصویر بنوانے کا شرف پایا۔ حضور انور نے ازراہ شفقت تعلیم حاصل کرنے والے طلباء اور طالبات کو قلم عطا فرمائے اور چھوٹی عمر کے بچوں اور بچیوں کو چاکلیٹ عطا فرمائے۔ ملاقاتوں کا یہ پروگرام ساڑھے 8 بجے تک جاری رہا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کچھ دیر کیلئے اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

تقریب آمین

بعد ازاں 9 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مسجد کے ہال میں تشریف لائے اور پروگرام کے مطابق تقریب آمین کا انعقاد ہوا۔ حضور انور ایدہ

اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل 24 بچوں اور بچیوں سے قرآن کریم کی ایک ایک آیت سنی اور آخر میں دعا کروائی۔

عزیزم خاقان احمد ملک، فیضان بشیر ناصر، دانیال احمد ناصر، سدید احسن بھٹی، مفیض احمد منیب، فہد احمد باسط، فہد عمران، حمزہ قادر، طلحہ وقار، عزیزہ فاتحہ احمد، امتہ السبوح، امتہ العلیم، عدیلہ طاہر، ثناء تبسم، منیفہ حلیم بھٹی، جذبیہ ندرت، آصفہ جاوید، صوفیہ عروش احمد، مدیحہ احسن، نبیحہ جاوید، نورم خان، عطیۃ القیوم، بسمعہ ظفر، عطیۃ الودود، تقریب آمین کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

مسجد بیت الصمد کی افتتاحی تقریب کی میڈیا کوریج

مسجد بیت الصمد گیزن کے افتتاح کی الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا میں وسیع پیمانہ پر کوریج ہوئی۔ درج ذیل میڈیا نے کوریج دی:

ZDF(Drehscheibe) (نیشنل ٹی.وی چینل)
HR Hessen Schau (ٹی.وی چینل)
Giessener Allgemeine Zeitung (اخبار)
Giessener Anzeiger (اخبار)

☆ ZDF ٹی.وی نے 22 اگست کو قریباً ساڑھے 3 منٹ کی خبر نشر کی۔ عزت مآب خلیفہ لندن سے افتتاح کیلئے تشریف لائے۔ یہ دن احمدیوں کیلئے ایک خاص دن ہے۔ خلیفہ وقت نے نماز پڑھائی۔ جماعت احمدیہ بہت سے ممالک میں ظلم کا شکار ہے کیونکہ بانی جماعت احمدیہ نے محمد ﷺ کی پیشگوئی کے مطابق آنے والے مسیح ہونے کا دعویٰ کیا۔ خلیفہ وقت نے ایک پودا بھی لگایا۔ خلیفہ نے مسلمان دہشت گردوں کے متعلق مؤقف دیتے ہوئے کہا کہ ہم بھی مسلمان انتہا پسندوں کے خلاف ہیں۔ یہ لوگ اسلام کی صحیح تصویر پیش نہیں کر رہے۔ احمدیہ جماعت سختی سے مردوں اور عورتوں میں علیحدگی کی تعلیم پر عمل پیرا ہے۔ خلیفہ نے کہا کہ عورتوں کا رول انٹی گریشن کا مرکزی نقطہ نہیں ہے۔ بلکہ اصل انٹی گریشن یہ ہے کہ تم اپنے ملک سے محبت کرو اور اس کے قوانین پر عمل پیرا ہو۔ مردوں اور عورتوں میں ہماری جماعت میں علیحدگی پر عمل کیا جاتا ہے۔ لیکن سائنسدان، ڈاکٹر، تجارت وغیرہ کاموں میں وہ مردوں کے شانہ بشانہ کام کرتی ہیں۔

☆ Hessenschau ٹیلی ویژن میں 21 اگست کی خبروں میں تقریباً 35 سیکنڈ کی خبر نشر ہوئی۔ گیزن میں احمدیہ مسلم جماعت کی یہ پہلی مسجد کا افتتاح ہوا۔ یہ مینار اور گنبد والی مسجد ہے۔ افتتاح کیلئے لندن سے خلیفہ تشریف لائے۔ 7 لاکھ یورو کی لاگت صرف جماعت کے احباب کے چندہ سے حاصل کی گئی ہے۔

☆ اخبار Gissener Anzeiger نے اپنی 22 اگست کی اشاعت میں لکھا: خلیفہ نے گیزن کے تمام لوگوں کا شکریہ ادا کیا، جنہوں نے مسجد کی تعمیر کو سپورٹ کیا۔ ہمسایوں کے حقوق ان کیلئے اہم ہیں۔ انہوں نے تعمیر کے دوران ہونے والے شور پر معذرت کی اور بتایا کہ اِدھر مسلم جماعت کا مقصد جنگ وجدال کی بجائے محبت اور ہم آہنگی پھیلانا ہے۔ ان کا ماٹو محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں ہے۔ انٹی گریشن بہت اہم ہے۔ مردوں اور عورتوں میں برابری بھی، مسلمان عورتوں نے تقریب ایک علیحدہ کمرہ میں دیکھی۔ اسلام میں مختلف احکام ہیں جن پر عمل کیا جاتا ہے۔ انہوں نے کچھ دیر پہلے خاتون لارڈ میئر کے ساتھ درخت کو پانی دیا۔ یہ انٹی گریشن کا ایک نشان تھا۔

☆ اخبار Gissener Allgemeine نے اپنی 22 اگست کی اشاعت میں لکھا: خلیفۃ المسیح لندن میں رہتے ہیں اور مسجد کے افتتاح کیلئے گیزن تشریف لائے ہیں۔ ZDF کے چند سوالات کے جواب اور ایک درخت کو پانی دینے کے بعد پروگرام کیلئے ہال میں تشریف لے گئے جہاں 500 مہمان ان کا انتظار کر رہے تھے۔ انتظامی لحاظ سے بہت کوشش کی گئی تھی۔ جس میں سیکورٹی کے انتظام سے لے کر ترجمہ کی سہولت اور ہر مہمان کیلئے تحفہ شامل تھے۔ مسجد کی تعمیر بھی بڑی حیرت انگیز تیزی سے ہوئی۔ ایک سال میں ہی گیزن کی پہلی میناروں والی مسجد اب تیار ہو چکی ہے۔ اس کے ساتھ ہی خلیفہ نے بتایا کہ جماعت پہلے سے بھی زیادہ شہر کے معاشرہ کی توجہ کے مرکز میں آ گئی ہے۔ خلیفہ نے اس بات پر زور دیا کہ احمدیہ جماعت میں عورتیں کوئی کم کردار ادا نہیں کرتیں۔ مردوں اور عورتوں میں علیحدگی ایک مذہبی طریق ہے لیکن انٹی گریشن کے مخالف نہیں۔ ہماری جماعت میں عورتیں مردوں سے زیادہ تعلیم یافتہ ہیں، خلیفہ نے انتہا پسندوں کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ ایک حقیقی مسلمان کیلئے یہ فرض ہے کہ وہ امن کیلئے کام کرے۔ محبت سب کیلئے نفرت کسی سے نہیں۔

اس الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے ذریعہ مسجد کے افتتاح کی خبر 16 لاکھ 52 ہزار افراد تک پہنچی۔

......☆......☆......☆......

24 اگست 2017 (بروز جمعرات)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح 5 بجکر 25 منٹ پر تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ صبح حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک، خطوط اور رپورٹس ملاحظہ فرمائیں اور ہدایات سے نوازا اور مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

2 بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نماز ظہر وعصر کی ادائیگی کیلئے تشریف لائے۔

نماز جنازہ حاضر وغائب

نمازوں کی ادائیگی سے قبل حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے درج ذیل دو مرحومین کی نماز جنازہ حاضر اور ایک مرحوم کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔

(1) مکرم فضل الٰہی طاہر صاحب کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔ موصوف 22 اگست 2017 بروز منگل کچھ عرصہ علالت کے بعد بقضائے الٰہی وفات پا گئے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم موصی تھے اور حضرت میاں کریم بخش صاحب ننگلی صحابی حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے پوتے تھے۔ مرحوم اپنے کاروبار کے سلسلہ میں ایک لمبے عرصہ سے فیصل آباد میں مقیم تھے اور وہاں بطور نائب ناظم تربیت علاقہ فیصل آباد خدمت بجا لا رہے تھے۔

(2) مکرمہ کلثوم بیگم صاحبہ (جرمنی) کی نماز جنازہ حاضر پڑھائی۔ موصوفہ نے 23 اگست 2017 کو 88 سال کی عمر میں ایک بیماری کے بعد بقضائے الٰہی وفات پائی۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ مالی قربانی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والی تھیں۔ اپنی شادی سے پہلے ہی نظام وصیت میں شامل ہو گئی تھیں۔

(3) مکرم ادریس احمد چوہدری صاحب (جرمنی) کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ مرحوم نے 13 اگست 2017 کو بقضائے الٰہی وفات پائی۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے تقریباً 14 سال بطور صدر جماعت Bad Segeberg خدمت کی توفیق ملی۔ مرحوم نہایت مخلص اور فعال کارکن تھے۔ ہمیشہ مختلف جماعتی شعبوں میں خدمت کیلئے پیش پیش رہتے۔ ضرورتمندوں کیلئے درد رکھتے اور ان کی مدد کیلئے ہمیشہ کوشاں رہتے تھے۔

اللہ تعالیٰ مرحومین کے درجات کو بلند فرمائے۔ آمین۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مرحومین کے ورثاء سے اظہار تعزیت فرمایا اور شرف مصافحہ سے نوازا۔ بعد ازاں حضور انور نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اس کے بعد حضور انور مسجد کے ہال میں تشریف لے آئے اور نماز ظہر وعصر جمع کر کے پڑھائی نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

Karlsruhe کیلئے روانگی

آج پروگرام کے مطابق جلسہ گاہ Karlsruhe کیلئے روانگی تھی۔ 5 بجکر 35 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ سے باہر تشریف لائے اور دعا کروائی اور قافلہ Karlsruhe شہر کی طرف روانہ ہوا۔ بیت السبوح فرنکفرٹ سے کارلسروئے شہر کا فاصلہ 160 کلومیٹر ہے یہ جگہ جہاں جلسہ کا انعقاد ہوتا ہے K.Messe کہلاتی ہے۔ اس کا کُل رقبہ 1 لاکھ 50 ہزار مربع میٹر ہے اور اس کا coverd حصہ 70 ہزار مربع میٹر ہے۔ اس میں چار بڑے ہال ہیں اور یہ چاروں ہال ائیر کنڈیشن ہیں۔ ہر ہال کا رقبہ 1250 مربع میٹر ہے اور ہر ہال میں کرسیوں پر 12 ہزار افراد بیٹھ سکتے ہیں اور ہر ہال میں 18 ہزار سے زائد افراد نماز ادا کر سکتے ہیں۔ مجموعی طور پر ان چاروں ہال سے ملحق 128 بیوت الخلاء ہیں۔ علاوہ ازیں اس ایریا کے اندر بہت سے دفاتر ہیں اور بہت سے چھوٹے ہال بھی ہیں۔ یہاں 10 ہزار گاڑیوں کی پارکنگ کی جگہ موجود ہے۔ قریباً 2 گھنٹہ کے سفر کے بعد 7 بجکر 35 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جلسہ گاہ تشریف آوری ہوئی۔ جلسہ سالانہ کے انتظامیہ نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو خوش آمدید کہا۔ جب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز عمارت کے اندر تشریف لائے تو کارکنان نے بڑے پُر جوش انداز میں نعرے لگائے۔

معائنہ انتظامات جلسہ سالانہ

بعد ازاں پروگرام کے مطابق جلسہ سالانہ کے انتظامات کا معائنہ شروع ہوا۔ نائب افسران جلسہ سالانہ ایک قطار میں کھڑے تھے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ازراہ شفقت ان کے پاس سے گزرے اور اپنا ہاتھ بلند کر کے السلام علیکم کہا۔ سب سے پہلے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سیکورٹی آپریشن سینٹر کا معائنہ فرمایا جہاں جلسہ گاہ کے تمام اہم حصوں کو مختلف مقامات پر لگائے گئے سیکورٹی کیمروں کے ذریعہ watch کیا جا رہا تھا۔ اس طرح سیکورٹی کے لحاظ سے جلسہ گاہ کے ہر حصہ پر نظر رکھی جا رہی تھی۔

بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سکیننگ سسٹم کے پاس سے گزرتے ہوئے MTA انٹرنیشنل شعبہ پروگرامنگ اور ایڈیٹنگ میں تشریف لے گئے۔ اس شعبہ کے انتظام کے تحت درج ذیل شعبے کام کر رہے ہیں: آف لائن، ایڈیٹنگ، گرافکس، سوشل میڈیا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے منتظمین سے بعض امور کے متعلق دریافت فرمایا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مین ہال کے باہر لگی ہوئی مارکی میں شعبہ ٹرانسلیشن میں تشریف لے گئے جہاں مختلف زبانوں میں جلسہ سالانہ کے تمام پروگراموں اور تقاریر کے LIVE ترجمہ کا انتظام کیا گیا تھا۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز MTA انٹرنیشنل کی اس وین میں بھی تشریف لے گئے جس میں آؤٹ سائیٹ براڈ کاسٹ یونٹ نصب ہے۔

اسکے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس سٹور کے پاس سے گزرے جہاں کھانے پینے اور استعمال کی مختلف اشیاء سٹور کی گئی تھیں۔ یہاں سے ضرورت کے مطابق ساتھ ساتھ یہ اشیاء مختلف شعبوں

کومہیا کی جاتی ہیں۔حضور انور نے منتظمین سے بعض اشیاء کے حوالہ سے دریافت فرمایا۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لنگر خانہ کا معائنہ فرمایا۔سب سے پہلے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گوشت کی کٹائی اور اس کو ایک معین ٹمپریچر پر محفوظ کرنے کے بارہ میں جائزہ لیا۔اس کیلئے ایک کنٹینر نما فریزر حاصل کیا گیا ہے جس میں ٹنوں کے حساب سے گوشت رکھا جاسکتا ہے۔

اسکے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لنگر خانہ کا معائنہ فرمایا اور کھانا پکانے کے انتظامات کا جائزہ لیا اور کھانے کا معیار دیکھا۔ دال اور آلو گوشت کا سالن پکا ہوا تھا اور ساتھ وہ نان بھی رکھے گئے تھے جو مہمانوں کو دیئے جانے تھے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت دال اور آلو گوشت دونوں سے چند لقمے لے کر تناول فرمائے اور اس بات کا جائزہ لیا کہ دونوں سالن صحیح پکے ہوئے ہیں یا نہیں۔حضور انور نے کھانے کے معیار کے بارہ میں منتظمین سے گفتگو فرمائی۔لنگر خانہ کے کارکنان نے ایک بڑے سائز کا کیک تیار کیا ہوا تھا۔حضور انور نے ازراہ شفقت اپنے ان خدام کیلئے کیک کے مختلف حصے کئے۔ بعد ازاں لنگر خانہ کے کارکنان نے اپنے پیارے آقا کے ساتھ تصویر بنوانے کی سعادت پائی۔لنگر خانہ کے باہر دیگ واشنگ مشین لگائی گئی تھی۔ یہ مشین گزشتہ 10 سال سے لگائی جارہی ہے اور ہر سال اس میں بہتری لائی جارہی ہے۔ یہ مشین احمدی انجینئرز نے مل کر تیار کی ہے۔آغاز میں یہ صورت تھی کہ مشین پر دیگ رکھنے کے بعد ایک بٹن دبانا پڑتا تھا۔لیکن اب یہ بٹن دبانا نہیں پڑتا بلکہ جونہی دیگ صفائی کیلئے رکھی جاتی ہے خود بخود آٹو میٹک فنکشن شروع ہوجاتا ہے۔ایک ایسا سینسر سسٹم لگایا گیا ہے جس کی وجہ سے خود بخود فنکشن شروع ہوجاتا ہے اور دیگ دھلنے کا پروسز مکمل ہونے کے بعد دیگ خود بخود باہر آجاتی ہے۔اس مشین پر کام کرنے والے کارکنان ایک قطار میں مشین کے پاس کھڑے تھے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہ شفقت اپنا ہاتھ بلند کرکے ان سب کو السلام علیکم کہا۔

لنگر خانہ کے قریب ہی ایک علیحدہ خیمہ لگا کر مہمانوں کیلئے وسیع پیمانہ پر چائے کی تیاری کا انتظام کیا گیا تھا۔حضور انور نے منتظمین سے اس انتظام کے بارہ میں دریافت فرمایا۔ اس کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پرائیویٹ خیمہ جات کے احاطہ میں تشریف لے آئے اور خیمہ جات کے درمیانی راستہ سے گزرے۔ راستہ کے دونوں اطراف جرمنی کے مختلف علاقوں اور شہروں سے آنے والی فیملیاں اپنے اپنے خیموں کے پاس کھڑی تھیں اور بعض اپنے خیمے نصب کر رہی تھیں۔سبھی اپنے ہاتھ بلند کرکے حضور انور کی خدمت میں سلام عرض کرتے۔حضور انور ازراہ شفقت اپنا ہاتھ بلند کرکے ان کے سلام کا جواب دیتے اور بعض فیملیز سے گفتگو بھی فرماتے، مختلف اطراف سے احباب مسلسل نعرے بھی بلند کررہے تھے۔حضور انور نے ازراہ شفقت بعض فیملیز سے ان کے خیموں کے سائز کے بارہ میں دریافت فرمایا کہ اس میں کتنے افراد قیام کرسکتے ہیں۔

پرائیوٹ خیمہ جات کے احاطہ کے ایک طرف ایک حصہ پرائیوٹ Carvan کیلئے مخصوص کیا گیا تھا۔ان خیمہ جات اور Carvan کے اردگرد فینس لگائی گئی ہے اور گیٹ بھی بنائے گئے ہیں اور اس احاطہ میں رجسٹریشن، کارڈ کی چیکنگ اور سکینگ کے بعد ہی داخل ہوا جاسکتا ہے۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لجنہ جلسہ گاہ میں تشریف لے گئے اور لجنہ کے انتظامات کا معائنہ فرمایا اور ان کے جملہ انتظامات دیکھے اور مختلف شعبوں کا جائزہ لیا اور ہدایات سے نوازا۔لجنہ جلسہ کے انتظامات کے لیے ناظمہ اعلیٰ کے تحت 12 نائب ناظمات اعلیٰ ہیں۔اسی طرح مختلف شعبوں کے لیے ناظمات کی تعداد 64 ہے اور نائب ناظمات کی تعداد 339 ہے۔ انتظامی شعبہ جات کی تعداد 65 ہے۔ معاونات کی تعداد 2658 ہے۔ اسی طرح مجموعی طور پر 2658 خواتین اور بچیاں لجنہ کی طرف سے ڈیوٹی کے فرائض سرانجام دے رہی تھیں۔ لجنہ کے انتظامات کے معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایم ٹی اے کے سٹوڈیوز اور دیگر متعلقہ انتظامات کا معائنہ فرمایا اور بعض امور کے حوالہ سے دریافت فرمایا۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کتب کے سٹور اور سٹال کا معائنہ فرمایا۔ یہاں میزوں اور اسٹینڈز پر بڑی ترتیب کے ساتھ کتب رکھی گئی تھیں تا کہ کتب حاصل کرنے والے احباب بآسانی اپنی مطلوبہ کتب حاصل کرسکیں۔ سیکرٹری صاحب اشاعت نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں عرض کیا کہ ’’حدیقۃ الصالحین‘‘ کا جرمن ترجمہ شائع ہوچکا ہے۔اسی طرح کتاب حیات طیبہ کا بھی جرمن ترجمہ شائع ہوچکا ہے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان دونوں کتب کو ملاحظہ فرمایا۔

بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے شعبہ ہیومینیٹی فرسٹ کا معائنہ فرمایا۔ افریقہ میں صاف پانی کے استعمال کے لیے جو نلکے اور پمپ لگائے گئے ہیں ان کو تصاویر میں دکھایا گیا تھا۔ایک ہینڈ پمپ عملی طور پر بھی لگایا گیا تھا۔ ہیومینیٹی فرسٹ کے چیئرمین ڈاکٹر اطہر زبیر صاحب نے پانی نکال کے دکھایا۔حضور انور نے ہیومینیٹی فرسٹ جرمنی کے اسٹال پر پڑی ہوئی مختلف اشیا کے بارہ میں دریافت فرمایا اور یہاں سے مختلف اشیا پر مشتمل پیکج باقاعدہ قیمت ادا کر کے خریدے۔

اسکے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے جامعہ احمدیہ جرمنی کے اسٹال کے حوالہ سے دریافت فرمایا کہ جامعہ والے کیا کررہے ہیں۔اس پر منتظم اسٹال نے بتایا کہ یہاں جامعہ کے حوالہ سے مکمل معلومات اور انفارمیشن دی جاتی ہے اور جامعہ میں داخلہ کے حوالہ سے رہنمائی کی جاتی ہے۔ بعد ازاں حضور انور نے دریافت فرمایا کہ یہاں کون کون سے شعبوں کے دفاتر قائم کیے گئے ہیں۔اس پر امیر جرمنی صاحب نے بتایا کہ شعبہ وصیت، شعبہ رشتہ ناتا، شعبہ امور عامہ، شعبہ تعمیر 100 مساجد، شعبہ سمعی و بصری، شعبہ تعلیم، بک اسٹال، شعبہ خدام CAFE اور شعبہ اجراء کارڈ گرین ایریا یہاں قائم کیے گئے ہیں۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز شعبہ تعمیر 100 مساجد کے دفتر میں تشریف لے گئے۔ یہاں جرمنی میں تعمیر ہونے والی تمام مساجد کی تصاویر مع کوائف آویزاں تھیں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سیکرٹری صاحب جائداد سے زیر تعمیر مساجد کے حوالہ سے دریافت فرمایا اور بعض امور سے متعلق رہنمائی فرمائی۔ جلسہ سالانہ کے مختلف انتظامات کے معائنہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لے آئے جہاں پروگرام کے مطابق جلسہ سالانہ کی ڈیوٹیوں کی افتتاحی تقریب تھی۔ تمام ناظمین اپنے معاونین اور کارکنان کے ساتھ ایک ترتیب سے بیٹھے ہوئے تھے۔

افسر جلسہ سالانہ، افسر جلسہ گاہ اور افسر خدمت خلق کے علاوہ نائب افسران کی تعدا 12 ہے۔ ناظمین کی تعداد 71 ہے۔ نائب ناظمین کی تعداد 255 ہے۔جب کہ منتظمین کی تعداد 273 ہے اور معاونین کی تعداد 6978 ہے۔اس طرح مجموعی طور پر 7592 مرد حضرات اور بچے ڈیوٹی کے فرائض انجام دے رہے ہیں۔لجنہ کی کارکنات کو شامل کرکے کل تعداد 10250 بنتی ہے۔

تقریب کا آغاز تلاوت قرآن کریم سے ہوا جو مکرم نورالدین اشرف صاحب طالب علم درجہ سادسہ جامعہ جرمنی نے کی۔ بعدازاں حضور انور نے خطاب فرمایا۔

خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بر موقع معائنہ کارکنان جلسہ سالانہ جرمنی 2017

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے تشہد، تعوذ اور تسمیہ کے بعد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جرمنی جماعت کو ایک اور جلسہ منعقد کرنے کی توفیق مل رہی ہے۔جس طرح جلسہ میں شامل ہونے والوں کی تعداد بڑھ رہی ہے اسی طرح کارکنوں کی تعداد بھی بڑھ رہی ہے۔ بلکہ بعض نئے شعبہ جات بھی بنائے گئے ہیں جو شاید پہلے نہیں ہوتے تھے۔ اور ان کے لیے بھی اب کارکن مہیا ہوجاتے ہیں۔یہ اللہ تعالیٰ کا جماعت پر خاص فضل و احسان ہے کہ بے لوث خدمت کرنے والے کارکن اللہ تعالیٰ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی خدمت کے لیے مہیا فرمادیتا ہے۔ایک وقت تھا جب یہ ضرورت تھی کہ کس طرح کارکنوں کو اپنے شعبوں کے لیے تربیت دی جائے اور انہیں کس طرح ٹرینڈ کیا جائے لیکن اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے کارکنوں کا جہاں تک سوال ہے تو ہر شعبہ کے کارکن، ناظم اور نائبین اور معاونین اور کارکنان تو خاص طور پر اپنے اپنے شعبہ میں ماہر ہیں۔اور کیونکہ نیت نیک ہے، اخلاص سے خدمت کرنے کا جذبہ ہے اس لیے اللہ تعالیٰ مدد فرماتا ہے اور بڑے اعلیٰ رنگ میں انہیں خدمت کی توفیق عطا فرماتا ہے۔

اتنے بڑے نظام میں اگر کوئی دنیاوی نظام ہو تو اس کے لیے کام کرنے کے لیے ان لوگوں کو جمع کیا جاتا ہے جنہوں نے پیشہ ورانہ صلاحیت حاصل کی ہو اور جو اس کام کے ماہرین ہوں۔لیکن یہاں ایسے کارکنان جو سارا سال مختلف کام کرتے ہیں کوئی ڈاکٹر ہے کوئی انجینئر ہے کوئی طالب علم ہے کوئی اور مختلف قسم کے کام کررہا ہے کوئی ٹیکسی چلا رہا ہے۔تو یہ سب بعض شعبوں میں ماہرین کی طرح کام کررہے ہوتے ہیں۔پس یہ وہ جذبہ ہے جو اللہ تعالیٰ نے اس زمانہ میں صرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کے افراد کو عطا فرمایا ہے۔

پس اس لحاظ سے تو اپنے لیے کوئی فکر نہیں ہے کہ کارکن کام نہیں کرنے والے۔ ہاں فکر ہے تو اس لیے بعض دفعہ پیدا ہوتی ہے کہ معاونین اور کارکنان تو

ارشاد حضرت امیر المومنین

’’ہم حقیقی احمدی اُسی وقت بن سکتے ہیں جب ہم عارضی اور دُنیاوی خواہشات اور لذّات کو اپنا مقصد نہ بنائیں۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 5 رمئی 2017)

طالب دُعا: بشیر احمد مشتاق (صدر جماعت احمدیہ حلقہ ارم لین) سری نگر، جموں اینڈ کشمیر

ارشاد حضرت امیر المومنین

’’حصول دُنیا میں اصل غرض دین ہو اور ایسے طور پر دُنیا کو حاصل کیا جاوے کہ وہ دین کی خادم ہو۔‘‘

(خطبہ جمعہ فرمودہ 5 رمئی 2017)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، جنگل باغبانہ، قادیان

خدمت کے جذبہ سے کام کرتے ہیں اور بے لوث ہو کر کام کرتے ہیں لیکن افسران میں بھی بے لوث خدمت کا جذبہ ہونا چاہئے اور اس کے لیے تعاون ہونا چاہئے۔ ابھی جو تلاوت کی گئی تو اللہ تعالیٰ نے اس میں بھی بالکل یہی فرمایا ہے کہ مومنین کو اللہ تعالیٰ اکٹھا کرنا چاہتا ہے تا کہ وہ ایک ہو کر کام کریں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں کافروں کی یہ نشانی بتائی ہے کہ وَقُلُوۡبُهُمۡ شَتّٰى (59:15) کہ ان کے دل پھٹے ہوئے ہیں لیکن ایک مومن کی نشانی تو یہ نہیں ہے۔ مومن کے دل تو آپس میں محبت اور پیار سے جڑے ہوتے ہیں۔ پس افسران بھی اگر آپس میں تعاون سے اور محبت اور پیار سے اور ایک دوسرے کو سمجھتے ہوئے کام کریں گے تو ان کے کاموں میں مزید برکت پڑے گی۔ جو برکت پڑتی ہے وہ ان کی صلاحیتوں کی وجہ سے نہیں پڑتی۔ اس خیال کو افسران کو دماغوں سے نکال دینا چاہئے۔ اگر برکت پڑتی ہے تو اس لیے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ ذمہ لیا ہوا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مہمانوں کی خدمت کے لیے کارکنان پیدا کرنے ہیں۔ اور وہ کارکنوں کے دل میں ڈال دیتا ہے کہ چاہے افسر اچھا ہو یا برا، افسر محنتی ہو یا نہ محنت کرنے والا ہو، ایک مشین کے پرزوں کی طرح جن کو ایک دفعہ کسی کام پر لگا دیا جائے تو اس پرزے کا کام ہے کہ اسی طرح چلتے جانا، پس اسی طرح ہر شعبہ میں کارکن کام کر رہے ہوتے ہیں۔

پس آج میں کارکنوں کو کچھ نہیں کہنا چاہتا کیونکہ مجھے پتا ہے کہ ان میں ایک جذبہ ہے اور وہ کام کریں گے جو کام انہیں دیا جائے گا۔ انشاء اللہ۔ ہمیں جو ضرورت ہے وہ یہ ہے کہ افسران بھی آپس میں باہمی تعاون سے کام کریں اور یہ باہمی تعاون جو ہے وہ کام میں برکت بھی ڈالے گا اور ان کو بھی ثواب کا مستحق بنائے گا۔ اور اگر آپس میں تعاون نہیں ہوگا تو بعض دفعہ دشمن بھی اس سے فائدہ اُٹھانے کی کوشش کرتا ہے۔ اس لیے ہر شعبہ کا جو افسر ہے اوپر سے لے کر نیچے تک اس کو یہ سوچنا چاہئے کہ اس نے ہر شعبہ میں آپس میں مل کر تعاون کے ساتھ کام کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ دعا کرلیں۔

خطاب کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دُعا کروائی۔ بعدازاں پروگرام کے مطابق نو بجے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز مغرب وعشا جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد اپنی رہائش گاہ کی طرف جاتے ہوئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نمائش کا معائنہ فرمایا۔

اسلام اور قرآن ایگزیبیشن کے نام سے نمائش لگائی گئی ہے۔ اس میں تبلیغی نمائش کے علاوہ ریویو آف رِلیجنز (جرمن) کے اسٹال کو بھی شامل کیا گیا ہے۔ اس نمائش کے ساتھ ہی ایک علیحدہ حصہ میں ایم ٹی اے انٹرنیشنل (لندن) نے بھی اپنی نمائش کا اہتمام کیا ہوا ہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے از راہ شفقت اس نمائش کا بھی معائنہ فرمایا۔ بعدازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔ جلسہ کے ایام میں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا قیام جلسہ گاہ کے اندر ہی ایک رہائشی حصہ میں تھا۔

......☆......☆......☆......

25 راگست 2017 (بروز جمعۃ المبارک)

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے صبح ساڑھے پانچ بجے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لا کر نماز فجر پڑھائی۔ نماز کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنے رہائشی حصہ میں تشریف لے گئے۔ صبح حضور انو رایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے دفتری ڈاک ملاحظہ فرمائی اور مختلف نوعیت کے دفتری امور کی انجام دہی میں مصروفیت رہی۔

آج اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ جرمنی کے بیالیسویں جلسہ سالانہ کا آغاز ہو رہا تھا اور آج جلسہ سالانہ کا پہلا روز تھا۔ دوپہر ایک بج کر 55 منٹ پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پرچم کشائی کی تقریب کے لیے جلسہ گاہ کے چاروں ہالوں کے درمیان ایک کھلے لان میں تشریف لے آئے۔ حضور انور نے لوائے احمدیت لہرایا جب کہ امیر صاحب جرمنی نے جرمنی کا قومی پرچم لہرایا۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے دعا کروائی۔

ایم ٹی اے انٹرنیشنل کی یہاں جلسہ گاہ سے لائیو نشریات صبح سے ہی شروع ہو چکی تھیں۔ پرچم کشائی کی یہ تقریب بھی دنیا بھر میں لائیو نشر ہوئی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لائے اور خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس کے ساتھ جلسہ کا افتتاح ہوا۔ خطبہ جمعہ کا مکمل متن اخبار بدر مورخہ 14 ستمبر 2017 شمارہ نمبر 37 میں شائع ہو چکا ہے۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ خطبہ جمعہ تین بجے تک جاری رہا۔ یہ خطبہ جمعہ ایم ٹی اے انٹرنیشنل پر لائیو براہ راست نشر ہوا۔ اور مقامی طور پر درج ذیل چودہ زبانوں میں رواں ترجمہ نشر کیا گیا۔ عربی، جرمن، انگریزی، فرنچ، فارسی، ترکی، بنگلہ، بوزنین، بلغارین، البانین، روسی، سواحیلی، سپینش اور پرتگیزی۔

الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے نمائندگان کا حضور انور سے انٹرویو

خطبہ جمعہ کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نماز جمعہ کے ساتھ نماز عصر جمع کر کے پڑھائی نمازوں کی ادائیگی کے بعد پہلے سے طے شدہ پروگرام کے مطابق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کانفرنس روم میں تشریف لے آئے جہاں پریس کانفرنس کا انعقاد تین بجکر تیس منٹ پر ہوا۔ درج ذیل الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا کے جرنلسٹ اور نمائندگان موجود تھے۔

انٹرنیشنل میڈیا

(1) T.V K8 KOCANI (میسیڈونیا)
(2) گلوبوٹی وی (برازیل)
(3) T.V EURO TIMES
(4) اخبار LA REPUBLICA (اٹلی)
(5) اخبار KURIER (آسٹریا)

نیشنل میڈیا

(1) ٹی وی ZDF HEUTE
(2) RTL 04 NTV
(3) ٹی وی این 24
(4) ٹی وی ARD MIMA
(5) ڈی پی اے فوٹو (پرنٹ میڈیا)
(6) ڈی پی اے پرنٹ
(7) پبلک فورم (پرنٹ)
(8) ای پی ڈی (پرنٹ)

لوکل میڈیا

(1) ٹی وی، ایس ڈبلیو آر
(2) ایس ڈبلیو آر ریڈیو
(3) بی این این (پرنٹ میڈیا)
(4) کے اے نیوز
(5) سوڈ ویسٹ پریس (پرنٹ)
(6) BADISCHE ZEITUNG (پرنٹ)

☆ایک جرنلسٹ نے سوال کیا: ہمیں برازیل میں جو زیادہ تر عیسائی ہیں، انہیں یہ بات سمجھانے میں مشکل ہوتی ہے کہ اسلام شدت پسندی کا مذہب نہیں ہے جبکہ قرآن مجید میں بعض آیات ہیں جن میں شدت پسندی پائی جاتی ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کیا آپ کے پاس وہ سورتیں یا آیات ہیں جن میں یہ ذکر ہے؟ اگر آپ اسلام کی تاریخ دیکھیں تو پتا چلتا ہے کہ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں تیرہ سال تک مصائب و شدائد برداشت کرتے رہے اور اس کے بعد اللہ تعالیٰ کی اجازت سے آپ نے مدینہ ہجرت کی۔ آپ کے مدینہ ہجرت کرنے کے ڈیڑھ سال بعد کفار مکہ نے آپ پر پھر حملہ کیا۔ تیرہ سال تک صبر سے برداشت کرنے کے بعد تب کہیں جا کر انہیں اپنے پر ہونے والے حملہ کا جواب دینے کی اجازت ملی اور یہ پہلی اجازت تھی جو مسلمانوں کو جوابی حملہ کرنے کی دی گئی کہ کفار مکہ جس طرح حملہ کرتے ہیں اسی طرح کا انہیں جواب دیا جائے گا۔ اس کا ذکر سورۃ نمبر 22 اور آیات 40 اور 41 میں ہے۔ اس میں ہے کہ اب تمہیں لڑائی کی اجازت دی جاتی ہے کیونکہ اگر انہیں اب بھی نہ روکا گیا تو کوئی بھی یہودی معبد خانہ، کلیسا، مندر اور مسجد محفوظ نہیں رہے گی۔ جب اجازت دی گئی تو یہ مذہب کو بچانے کے لیے دی گئی۔ آیت میں معبد خانوں، چرچوں اور مندروں کا ذکر کرنے کے بعد آخر میں مسجدوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ اس سے پتا چلتا ہے کہ اسلام بے مقصد لڑائی کی اجازت نہیں دیتا۔ اس کے بعد بھی آپ دیکھ لیں کہ تمام جنگیں اور جنگجو ماحول کفار مکہ کی طرف سے پیدا کیا گیا اور پھر مسلمانوں نے صرف اس کا دفاع کیا۔ اس لیے تمام وہ آیات جن میں دفاعی جنگوں کی اجازت دی گئی یا جن میں اس سے روکا گیا اس کی حکمتیں ہیں۔ یہ احکام بغیر حکمت کے نہیں ہیں جیسا کہ آج کل کے نام نہاد مسلمان دہشت گرد گروپس کر رہے ہیں۔ یہ صرف اسلام ہی نہیں ہے جو اپنے دفاع کی اجازت دیتا ہے بلکہ توریت میں بھی پانچ ہزار سے زائد آیات ہیں، یہاں تک کہ انجیل میں بھی کچھ آیات ہیں جن میں لکھا ہے کہ جب تم پر ظلم کیا جائے تو اس کا مقابلہ کرو باوجود حضرت مسیح ناصریؑ کی اس تعلیم کے کہ جب کوئی تمہارے ایک گال پر تھپڑ مارے تو تم دوسرا بھی آگے کردو۔ یہ صرف جیسا کرو گے ویسا بھرو گے اصول کے مطابق ہے ورنہ مسلمانوں کو کبھی بھی جنگ شروع کرنے کی اجازت نہیں دی گئی اور مذہب کے حوالہ سے تو وضاحت سے بیان کر دیا گیا ہے کہ اس میں کوئی جبر نہیں ہے۔ میں اس حوالہ سے اسلام کی اصلی تعلیمات کل سہ پہر کے سیشن میں بیان کرونگا۔

☆ایک جرنلسٹ نے اپنا تعارف کروایا کہ اس کا تعلق SWR ٹی ہے۔ احمدیہ مسلم جماعت لبرل جماعت ہے، ہم جنس پرستی کے حوالہ سے آپ کا کیا مؤقف ہے، اگر کوئی ایسا شخص آتا ہے تو کیا آپ اسے قبول کریں گے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود
وَسِّعْ مَكَانَكَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
Courtesy: Alladin Builders
e-mail: khalid@alladinbuilders.com

طالب دعا:
اقبال احمد ضمیر
فلک نما، حیدرآباد
(صوبہ تلنگانہ)

مَیں ایک مذہبی آدمی ہوں۔ میری مقدس کتاب قرآن مجید کہتی ہے کہ یہ ایک بُرا فعل ہے، یہاں تک کہ بائبل بھی لوط کی قوم کے حالات بیان کرتی ہے اور قرآن مجید کے مقابل میں زیادہ تفصیل سے ذکر کرتی ہے۔ تو ایک ایسا فعل جسے اللہ تعالیٰ پسند نہیں فرماتا تو اس کے پیغمبر جن کو اس نے بھیجا ہے اور اس کی مقدس کتاب میں بھی اسے پسند نہیں کیا گیا تو پھر مذہبی آدمی ہونے کے ناطے مَیں اسے کیسے پسند کر سکتا ہوں۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ میں یہ بھی نہیں کہتا کہ ان کے ساتھ برا سلوک کیا جائے۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ حضور اقدس یہاں جرمنی میں دو مساجد ایسے مسلمانوں کی ہیں جو اپنے آپ کو لبرل کہتے ہیں، اس میں مرد اور عورتیں اکٹھے نمازیں پڑھتے ہیں اور یہ ہم جنس پرستی کو بھی جائز سمجھتے ہیں، کیا یہ ایک گمراہ کن راہ نہیں ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا دیکھیں جہاں تک شانہ بشانہ مردوں اور عورتوں کے نماز پڑھنے کا تعلق ہے تو یہ غلط طریق ہے۔ مرد اور عورتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دَور میں ایک ہی ہال میں نمازیں پڑھا کرتے تھے لیکن طریق یہ ہوتا تھا کہ مرد آگے کھڑے ہوتے تھے اور عورتیں ان کے پیچھے کھڑی ہوتی تھیں اور اس کے پیچھے ایک منطق اور حکمت ہے اگر میں وہ بیان کروں تو کافی وقت لگ جائے گا اور جو وقت اس پریس کانفرنس کے لئے ہے وہ کم پڑ جائے گا۔ تو بہر حال یہ درست نہیں ہے لیکن ایک کمرے میں وہ نمازیں پڑھ سکتے ہیں۔ مجھے یاد پڑتا ہے کہ یوکے میں ایک سیاست دان ملے تھے جو کہ ایک پارٹی کے لیڈر بھی ہیں انہوں نے مجھ سے یہ سوال کیا تھا مَیں نے انہیں بھی یہی جواب دیا تھا کہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دَور میں ہو چکا ہے لیکن اب عورتوں کے آرام کے لئے کہ وہ خود علیحدہ ہال یا کمرے میں زیادہ آسانی محسوس کرتی ہیں اور زیادہ آزادی کے ساتھ اپنے برقعے اُتار کر عبادت کر سکتی ہیں۔ ورنہ انہیں برقع اور پردہ کرنا پڑتا ہے مردوں کے ساتھ نماز پڑھنے کے لئے تو یہ ان کے لئے مشکل ہوتا ہے۔ دوسرا جہاں تک ہم جنس پرست کے مسجد میں آنے کا تعلق ہے تو اگر کوئی مسلمان ہم جنس پرست مسجد میں آکر نماز پڑھنا چاہتا ہے اور اپنے گناہوں کی معافی مانگنا چاہتا ہے تو ہمیں اسے روکنا نہیں چاہئے اور نہ ہم اسے روک سکتے ہیں۔ ہمیں یہ نہیں پتا کہ ہماری مساجد میں کتنے ہم جنس پرست آتے ہیں۔ کوئی بھی یہ اعلان نہیں کرتا کہ میں ہم جنس پرست ہوں اور اگر کسی نے یہ اعلان بھی کر دیا ہو تو بھی ہم اسے نہیں روک سکتے۔ اگر وہ نماز کے لئے آنا چاہتے ہیں تو آئیں۔

☆ جرنلسٹ نے مزید سوال کیا کہ اگر کوئی مسلمان ایسی (لبرلز کی) مسجد میں جاتا ہے تو کیا آپ مسلمان ہی سمجھیں گے یا مرتد اور کافر؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہم کسی کو اس وقت تک مرتد نہیں کہہ سکتے جب تک وہ اس مذہب سے خود لاتعلقی کا اظہار نہ کرے۔ آپ اسے ایسا کیسے کہہ سکتے ہیں جب کہ وہ اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہوں۔ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو شخص کہتا ہے، لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ حتی کہ جو صرف لا الٰہ الا اللہ کا اقرار ہی کر لے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات واحد لاشریک ہے تو ہم اسے نہیں کہہ سکتے کہ تم مسلمان نہیں ہو۔ ہم اصل میں لبرل نہیں ہیں بلکہ حقیقت میں ہم قدامت پسند ہیں۔ ہم ان اصل تعلیمات پر عمل پیرا ہیں جو پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی تھیں اور جن پر انہوں نے عمل فرمایا۔ آج کل جو اپنے آپ کو قدامت پسند کہتے ہیں وہ اصل میں قدامت پسند نہیں ہیں بلکہ اسلام کی سچی تعلیمات سے منحرف ہیں۔

☆ ایک جرنلسٹ نے اپنا تعارف کروایا کہ وہ اٹلی سے آئی ہے اور اٹلی میں اسلام جو دہشت گردی کے ساتھ منسوب ہے اس پر بڑی بحث ہو رہی ہے، گزشتہ دنوں جو دہشت گردی کے واقعات بھی ہوئے ہیں، تو آپ کے نزدیک جہاد کا کیا تصور ہے اور آپ اسلام کے نام پر اس دہشت گردی کو کیسے دیکھتے ہیں؟ اور میرا ایک اور سوال بھی ہے......

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا مَیں پہلے آپ کے اس سوال کا جواب دے دوں۔ پہلی بات تو یہ ہے کہ کیا یہ جہاد ہے؟ دیکھیں اٹلی اور بارسلونا میں ہلاک ہونے والوں میں مسلمان بھی شامل تھے۔ ان میں کچھ پاکستانی تھے، آسٹریلیا، افریقہ اور امریکہ سے بھی تعلق رکھنے والے تھے۔ بہر حال ہلاک ہونے والوں میں مسلمان بھی تھے اور یہ جہاد نہیں ہے۔ جہاد کی صرف اس صورت میں اجازت ہے جیسا کہ مَیں نے پہلے بیان کیا ہے کہ اگر آپ پر غیر مسلموں کی طرف سے حملہ کیا جائے۔ اسلامی جہاد تب ہی ہوگا نہ جب اسلام پر حملہ کیا جائے اور آج کل کوئی ایسی حکومت نہیں ہے جو اسلام کو مٹانے کی کوشش کر رہی ہو یا اسلام کے خلاف جنگ کی تیاری کر رہی ہو، اس لئے اس قسم کا جہاد، جہاد نہیں ہے۔ یہ صرف مایوس لوگوں کے ذریعہ اپنے مذموم مقاصد کے حصول کا ذریعہ ہے اور انہیں ایسے نام نہاد علماء شدت پسندی سکھاتے ہیں جو قرآن مجید کے اصل معانی بھی نہیں جانتے۔ ہم ہمیشہ ایسے برے افعال کی کھل کر مذمت کرتے ہیں۔

☆ جرنلسٹ نے اپنا دوسرا سوال کرتے ہوئے پوچھا کہ آپ تو ایسا نہیں کرتے جبکہ اٹلی میں اور جرمنی میں بھی مسلمان کھل کر ایسے واقعات کی مذمت نہیں کرتے...... آپ انہیں کیا کہیں گے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ وہ ایسے واقعات کے خلاف کھل کر اظہار نہیں کرتے، لیکن ہم تو کھل کر ایسے واقعات کی مذمت بھی کرتے ہیں اور اظہار بھی کرتے ہیں۔ مَیں صرف اپنی کمیونٹی کے بارہ میں ذمہ دار ہوں۔ مَیں دوسروں کو مجبور نہیں کر سکتا۔ میرے خیال میں جب کسی برے فعل کے خلاف اظہار کا موقع ہو تو ایسا کرنا چاہئے اور یہ ہم آہنگی ہے۔ ہم آہنگی پیدا نہیں ہو سکتی جب تک ہم ایسے اقدامات میں شریک نہ ہوں۔ یہی ہم آہنگی اور اصل اِنٹی گریشن ہے اور یہ دونوں ہم سے تقاضا کرتے ہیں کہ ہم ایسے کاموں میں شریک ہوں۔

☆ میسی ڈونیا سے آنے والی ایک جرنلسٹ نے پوچھا کہ ایسے مواقع کی کتنی اہمیت ہے جن میں لوگ پیار محبت اور اپنے مذہب کے بارہ میں بتا سکیں جبکہ جنگ دنیا پر منڈلا رہی ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام فرماتے ہیں کہ مَیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے دو بنیادی مقاصد کے لئے بھیجا گیا ہوں اور یہ اسلام کی تعلیمات کے مطابق ہے کہ ایک تو لوگوں کو اپنے خالق کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی جائے اور دوسرا یہ کہ اپنے ساتھیوں کے حقوق ادا کرنے کی طرف توجہ دلائی جائے۔ اس لئے کہ اگر دوسروں کے حق ادا کرنے کی کوشش کی جائے اور پُرامن طریق پر اس دنیا میں رہنے کی کوشش کی جائے تو یہی پیار، محبت ہے اور پیار محبت کے بغیر آپ ایسا نہیں کر سکتے۔

☆ جرنلسٹ نے پوچھا کہ کیا اس مغربی معاشرہ میں آپ کی کمیونٹی بڑھ رہی ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا جہاں تک ہمارا تعلق ہے تو ہم کم نہیں ہو رہے ہم بڑھ رہے ہیں۔ افریقہ، ایشیا، یورپ، عرب دنیا، امریکہ میں، کچھ چاہے تین چار لوگ ہمارے ساتھ جرمنی میں شامل ہو رہے ہیں اور کچھ لوگ فرانس، ہالینڈ، بلجیم اور یوکے میں بھی شامل ہو رہے ہیں۔ کم از کم ہم بڑھ تو رہے ہیں اور اس کا اندازہ یہاں ہمارے جلسہ میں حاضری سے بھی ہو سکتا ہے۔ پانچ سال قبل حاضری صرف پندرہ ہزار تھی اور آج یہاں نماز کے وقت تقریباً 23 ہزار تھی اور آخری دن مزید بڑھ جائے گی۔ اگرچہ یہاں مہمان بھی شامل ہونے آتے ہیں لیکن یہاں اکثریت 99.99 فیصد احمدیوں ہی کی ہے۔ پس ہم بڑھ رہے ہیں اور یہی ہمارا مشن ہے کہ ہم نے اسلام کا اصل پیغام پھیلانا ہے اور ہم یہ پھیلا رہے ہیں اور بانی جماعت احمدیہ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے اس مقصد کے لئے بھیجا ہے کہ مَیں تمام دنیا میں اسلام کی سچی تعلیمات پھیلاؤں اور یہی ہمارا فریضہ ہے اور ہم اسے بجا لا رہے ہیں اور اسی مشنری ورک کے نتیجہ میں ہم پھیل رہے ہیں اور ہم اس کے نتیجہ میں لوگوں کو کوئی پرکشش آفر یا فائدہ نہیں دیتے کہ اگر آپ ہمارے ساتھ شامل ہو جاؤ تو ہم آپ کو یہ دیں گے۔ صرف ایک فائدہ جو ہم انہیں بتاتے ہیں یہ ہے کہ آپ اپنے پیدا کرنے والے خدا کے زیادہ قریب ہو جاؤ گے اور دوسرا یہ کہ اپنے بنی نوع انسان ساتھیوں کے حقوق ادا کرو اور یہی میرے آج کے خطبہ کا خلاصہ تھا۔

☆ میسی ڈونیا سے آنے والی ایک دوسری جرنلسٹ نے پوچھا کہ عزت مآب حضور کیا آپ دوسرے مذاہب اور خصوصاً عیسائیت کے ساتھ تعلقات کے بارہ میں کچھ بتائیں گے، کیا آپ دو مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والوں کے درمیان شادی کی اجازت دیتے ہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا جہاں تک ہمارا تعلق ہے تو ہم ایمان رکھتے ہیں کہ تمام مذاہب اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہیں۔ اصل تعلیم ہر مذہب کی سچائی پر مبنی تھی اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے تھی اور ایک تھی۔ چاہے وہ عیسائیت ہو، یہودیت ہو۔ ہم یہ بھی ایمان رکھتے ہیں کہ ہر ملک و قوم میں اللہ تعالیٰ کے انبیاء آئے ہیں، اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے کہ ایک مسلمان کو ان تمام انبیاء پر ایمان لانا چاہئے۔ ہم ہمیشہ بین المذاہب ڈائیلاگ کرتے ہیں۔ یہاں تک بانی جماعت احمدیہ نے اپنی اس خواہش کا اظہار کیا کہ قادیان کی چھوٹی سی بستی میں ایک ہال تعمیر کروں جہاں میں مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے تمام رہنماؤں کو بلاؤں تا کہ وہ اپنے مذاہب کے بارہ میں بات کر سکیں۔ پس ہم اس لحاظ سے کھلے ذہن کے ہیں۔ ہم ہر سال دنیا کے مختلف حصوں میں بین المذاہب سیمینارز منعقد کرتے ہیں۔

☆ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ حضرت مسیح ناصری کے بارہ میں آپ کا کیا نظریہ ہے؟

UNIKCARE HOSPITAL

Dr. M.A.Razak (MBBS,DNB(Med)FCCP FIAG)
Consulting Physician & Director
New Mallepally, Hyderabad (T.S)
e-mail : drmarazak@rediffmail.com
Mobile : 9866320619 Office :040-23237021

SUIT SPECIALIST
Proprietor
SYED ZAKI AHMAD
Bandra, Mumbai
Mobile : 09867806905

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا ہم ایمان رکھتے ہیں کہ حضرت مسیح ناصریؑ اللہ تعالیٰ کے نبی تھے اور وہ اللہ تعالیٰ کے سچے نبی تھے۔ یہاں تک کہ بانی جماعت احمدیہ علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مَیں عیسیٰ کے نقشِ قدم پر آیا ہوں جیسا کہ حضرت عیسیٰؑ حضرت موسیٰؑ کے بعد آئے تھے تاکہ تمام یہودیوں کو ایک ہاتھ پر اکٹھا کرسکیں اور وہ بہت پُرامن اور ہمدرد انسان تھے اسی طرح بانی جماعت احمدیہ نے فرمایا کہ مَیں بھی ایسا ہی ہوں اور مَیں مسیح محمدی ہوں۔ جبکہ مَیں مثیل عیسیٰؑ ہوکر آیا ہوں تو مَیں کیسے ان کی شان میں گستاخی کرسکتا ہوں۔ یہ بانی جماعت احمدیہ کا دعویٰ ہے۔ سو یہ ہمارا عیسائیت کے بارہ میں اعتقاد ہے۔ جہاں تک پوپ کی حیثیت کا تعلق ہے تو میرے نزدیک اسلامی اصطلاح میں پوپ عیسیٰؑ یا مسیح ناصری کے خلیفہ ہیں۔ دیکھیں یہ بھی مسیح ناصری کی نیابت کا سلسلہ ہے۔ کیتھولکس یہی ایمان رکھتے ہیں۔ ان کے نزدیک اس نیابت کو ہم خلافت کہتے ہیں۔

☆ZAF کی نمائندہ جرنلسٹ نے سوال کیا کہ مَیں نے پڑھا ہے کہ احمدی جس ملک میں رہتے ہیں اس سے پیار کرتے ہیں، اس ملک کے قانون اور اقدار کی حفاظت کرتے ہیں، آج مجھے پتا چلا ہے کہ مرد عورت سے ہاتھ نہیں ملا سکتے، کیا یہ تضاد نہیں ہے؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا یہ بہت عام سوال ہے جو مجھ سے بہت سے مواقع پر پوچھا جاتا ہے۔ کیا یہی ایک بات ہے جو ہمیں اس معاشرے میں مدغم (اِنٹی گریٹ) کرسکتی ہے۔ ایک دفعہ سویڈن میں ایک جرنلسٹ نے مجھ سے یہ سوال پوچھا تو میں نے اسے بتایا کہ اگرچہ مَیں اپنی مذہبی تعلیم کی بناء پر آپ سے ہاتھ نہیں ملاتا لیکن جب کبھی کوئی ایسا وقت آیا کہ آپ کو میری مدد کی ضرورت ہوئی اور آپ کسی مشکل میں ہوئیں تو آپ مجھے مدد کرنے والوں میں سب سے آگے پاؤ گی۔ سو یہ اِنٹی گریشن ہے۔ اِنٹی گریشن کا مطلب ہے کہ اپنے ملک سے پیار کرو، ہمیں اپنی تمام استعدادوں کو بروئے کار لاتے ہوئے ملک کی بہتری کے لئے کوشش کرنی چاہئے۔ ہمیں ملک کے قانون کا احترام کرنا چاہئے۔ ہمیں ملک کے ہر شہری کی عزت کرنی چاہئے۔ ہمیں اس ملک کی ہر چیز کا احترام کرنا چاہئے، یہ اصل اِنٹی گریشن ہے۔ یہودیت میں، توریت کی تعلیم کے مطابق یہودی عورت سے ہاتھ نہیں ملاتے۔ ابھی حال ہی میں امریکہ سے میرے ایک دوست نے مجھے بتایا کہ ان کے گھر کے پاس ایک یہودیوں کا معبد خانہ ہے اور وہاں کے راہب نے اعلان کیا کہ وہ عورتوں سے ہاتھ نہیں ملائے گا تو کسی شخص نے کوئی سوال نہیں اٹھایا کیونکہ اگر آپ ایسا کریں گے تو یہ Anti-Semitism کے قانون کی خلاف ورزی ہوجائے گی۔ اگر یہ مسئلہ مسلمانوں کے معاملہ میں پیش آئے تو آپ بڑی بہادری سے سوال کرتے ہیں لیکن ہم اس کی بھی قدر کرتے ہیں اور اس کا جواب دینے کے لئے تیار ہیں۔

☆ایک جرنلسٹ نے حضور کو السلام علیکم کہا اور سوال کیا کہ آپ ایک عرصہ سے دنیا کو تیسری جنگ عظیم کے حوالہ سے خبردار کررہے ہیں، آپ بتائیں کہ مسلمان ممالک اس جنگ کے کتنے ذمہ دار ہوسکتے ہیں؟

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا مسلمان ممالک تو ذمہ دار ہیں کیونکہ وہی وجہ بن رہے ہیں اور دوسرے لفظوں میں وہاں سے جنگ شروع ہوچکی ہے۔ (چونکہ یہ سوال اُردو زبان میں تھا، اس کا اُردو میں جواب دینے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس کا جواب انگریزی میں دوسروں کیلئے بیان فرمایا)

یہ پریس کانفرنس چار بجے تک جاری رہی۔ بعد ازاں حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ پچھلے پہر بھی حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مختلف دفتری امور کی انجام دہی میں مصروف رہے۔ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے پروگرام کے مطابق 9 بجے مردانہ جلسہ گاہ میں تشریف لاکر نماز مغرب وعشاء جمع کر کے پڑھائی۔ نمازوں کی ادائیگی کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔

(باقی آئندہ)

......☆......☆......☆......

جماعتی رپورٹیں

پندرہ روزہ تعلیم القرآن کلاس

جماعت احمدیہ نانپارہ صوبہ یو.پی میں ماہ جون 2017 میں پندرہ روزہ تعلیم القرآن کلاس کا انعقاد کیا گیا۔ خاکسار نے بچوں کو قاعدہ یسرنا القرآن، قرآن کریم ناظرہ اور قرآن کریم کا ترجمہ سکھایا۔ دوران کلاس بچوں کو اسلامی آداب اور تاریخ اسلام کی ابتدائی معلومات دی گئیں۔ (امانت علی، معلم سلسلہ نانپارہ)

ہفتہ قرآن

☆ جماعت احمدیہ سیتاپور صوبہ یو.پی میں مورخہ 2 تا 9؍جولائی 2017 ہفتہ قرآن کریم منعقد کیا گیا۔ پہلے روز کی کارروائی مکرم مہدی حسن صاحب کی زیر صدارت ہوئی۔ تلاوت قرآن مجید و نظم کے بعد فضائل قرآن کریم کے موضوع پر تقاریر ہوئیں۔ (شیخ نعیم احمد، معلم سلسلہ سمری سیتاپور)

☆ جماعت احمدیہ پگروئی (سیتاپور) صوبہ یو.پی میں مورخہ 3 تا 9؍جولائی 2017 ہفتہ قرآن مجید منعقد کیا گیا۔ ساتوں دن تلاوت قرآن مجید اور نظم کے بعد قرآن مجید کے متعلق ایک تقریر ہوئی۔

(مبارک احمد خان، مبلغ سلسلہ پگروئی)

☆ جماعت احمدیہ فیض آباد (سرینگر) میں مورخہ 21 تا 27؍جولائی 2017 ہفتہ قرآن کریم منعقد کیا گیا۔ افتتاحی اجلاس مکرم کمال احمد صاحب صدر جماعت فیض آباد کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم تقی احمد صاحب نے کی۔ نظم مکرم کاشف احمد صاحب نے پڑھی۔ بعدہ خاکسار نے قرآن مجید کے محاسن اور اس کے فضائل وبرکات کے موضوع پر تقریر کی۔ (محمد رفیق، مبلغ سلسلہ فیض آباد، سرینگر)

☆ جماعت احمدیہ رام نگر پڑا پیلی بھیت (صوبہ یو.پی) میں مورخہ 21 تا 27؍جولائی 2017 ہفتہ قرآن کریم منایا گیا۔ خاکسار اور سیکرٹری تعلیم القرآن نے علاقہ کے تمام احمدی گھروں کا دورہ کر کے انہیں روزانہ تلاوت قرآن مجید کی طرف توجہ دلائی۔ روزانہ مسجد میں اجتماعی تلاوت قرآن مجید کی گئی۔ آخری دن ہفتہ قرآن کرایم کا اجلاس مکرم وزیر احمد صاحب کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم ریحان خان صاحب نے کی۔ نظم عزیزم شمس الہدیٰ نے پڑھی۔ بعدہ مکرم منعم فاروق صاحب اور خاکسار نے قرآن کریم کی عظمت وبرکات کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ (گُل بہار خان، معلم سلسلہ رام نگر)

☆ جماعت احمدیہ وڈمان ضلع محبوب نگر صوبہ تلنگانہ میں مورخہ 5 تا 11؍اگست 2017 ہفتہ قرآن کریم منعقد کیا گیا۔ افتتاحی تقریب مکرم محمد بشیر صاحب صدر جماعت احمدیہ وڈمان کی زیر صدارت منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد خاکسار نے تلاوت قرآن کریم کی اہمیت وبرکات کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اسی طرح ساتوں دن تلاوت ونظم کے بعد ایک تقریر ہوئی۔

(محمد رفیق، معلم سلسلہ وڈمان)

جامعہ احمدیہ قادیان میں ایک علمی نشست کا انعقاد

جامعہ احمدیہ قادیان میں مورخہ 14؍اگست 2017 کو جنم اشٹمی اور یوم آزادی کی مناسبت سے مکرم طاہر احمد چیمہ صاحب استاد جامعہ احمدیہ کی زیر صدارت ایک علمی نشست کا انعقاد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم عزیز احسان علی درجہ ثانیہ نے کی۔ نظم عزیز این محبوب درجہ اولیٰ نے پڑھی۔ پہلی تقریر بعنوان ’’سیرت حضرت کرشن اور ان کا مقام ومرتبہ‘‘ مکرم قمر الحق خان صاحب استاد جامعہ احمدیہ نے کی۔ بعد ازاں عزیز عدنان احمد دہلوی اور سعید احمد ملکانہ نے ایک ترانہ پیش کیا۔ دوسری تقریر مکرم مظہر احمد وسیم صاحب استاد جامعہ احمدیہ نے ’’حب الوطن من الایمان‘‘ کے موضوع پر کی۔ آخر پر صدر جلسہ نے اپنے خطاب میں ہر دو مقررین کا شکریہ ادا کرتے ہوئے طلباء کو زیادہ سے زیادہ ایسے پروگراموں سے فائدہ اُٹھانے کی نصیحت کی۔ دعا کے ساتھ علمی نشست کا اختتام ہوا۔

(مبشر احمد خادم، صدر ٹیوٹوریل کمیٹی، جامعہ احمدیہ قادیان)

سالانہ اجتماع مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ ممبئی

مجلس خدام الاحمدیہ واطفال الاحمدیہ ممبئی نے مورخہ 25،26؍اگست 2017 کو اپنا لوکل سالانہ اجتماع ممبئی مشن میں منعقد کیا۔ افتتاحی تقریب کا آغاز زیر صدارت مکرم پرویز احمد صاحب قائمقام صدر جماعت ممبئی ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم شمیم احمد خان صاحب نے کی۔ نظم مکرم کاشف احمد رائچوری صاحب نے پڑھی۔ مکرم عارف احمد خان صاحب مربی سلسلہ ممبئی نے اجتماع کی غرض وغایت کے موضوع پر تقریر کی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے بعد علمی وورزشی مقابلہ جات کروائے گئے جن میں خدام واطفال نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا۔ اختتامی تقریب زیر صدارت مکرم عطاء المجیب لون صاحب نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ بھارت ونمائندہ صدر مجلس عمل میں آئی۔ تلاوت مکرم حسین الرحمن صاحب نے کی۔ عہد مکرم عطاء المجیب لون صاحب نے دہرایا۔ بعدہ خدام نے ترانہ پیش کیا اس کے بعد مکرم مولوی عبد الستار صاحب اور مکرم مولوی کے طارق احمد صاحب مہتمم تربیت خدام الاحمدیہ بھارت نے تقاریر کیں۔ صدر اجلاس نے اپنے خطاب میں خدام واطفال کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطاب و MTA کے پروگرامز کو دیکھنے کی طرف توجہ دلائی۔ بعدہ اجتماع کے علمی وورزشی مقابلہ جات میں پوزیشن لانے والے خدام واطفال کے درمیان انعامات تقسیم کیے گیے۔ آخر میں صدر اجلاس نے دعا کروائی جس کے ساتھ یہ دوروزہ اجتماع اختتام پذیر ہوا۔ اجتماع کی خبریں درج ذیل سات اخبارات میں شائع ہوئیں۔ دینک وِدَربھ، اخبارنامہ، وِدربھ کی لہریں، ہندسماچار، سچ دی پٹاری، اکالی پترِکا، پنجاب ٹائمس۔ (سید عبد الہادی کاشف، مبلغ انچارج ممبئی)

Valiyuddin
+ 91 99000 77866
FAWWAZ OUD & PERFUMES
No. 44, Castle Street, Ashoknagar,
Opp. Hotel Empire, Bengaluru - 560 025.
+91 80 41241414
valiyuddin@fawwazperfumes.com
www.fawwazperfumes.com
FAWWAZ

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز
Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments
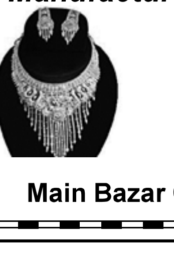

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
’الیس اللہ بکافٍ عبدہ‘ کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص
Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

خطبہ نکاح فرمودہ
سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 24 اگست 2015ء بروز سوموار مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاحوں کا اعلان فرمایا۔خطبہ مسنونہ کی تلاوت کے بعد حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت مَیں کچھ نکاحوں کا اعلان کروں گا۔ اللہ تعالیٰ یہ تمام نکاح، تمام قائم ہونے والے رشتے ہر لحاظ سے مبارک فرمائے۔

پہلا نکاح عزیزہ سیدہ نیرّہ احمد بنت مکرم سید توقیر مجتبیٰ صاحب ربوہ کا ہے جو عزیزم سید غالب احمد مربی سلسلہ ابن مکرم سید قاسم احمد صاحب ربوہ کے ساتھ ایک لاکھ پچاس ہزار پاکستانی روپے حق مہر پر طے پایا ہے۔دلہن اور دلہا دونوں کی طرف سے وکیل مقرر ہیں۔دلہن کی طرف سے،لڑکی کی طرف سے وکیل عزیزم مرزا وقاص احمد ہیں اور دلہا کی طرف سے عزیزم سید محمود احمد صاحب وکیل ہیں۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا: دوسرا نکاح عزیزہ لبنیٰ وحید واقفۂ نَو بنت مکرم شیخ عبدالوحید صاحب کا ہے جو عزیزم قاصد معین احمد مربی سلسلہ ابن مکرم شاہد معین صاحب کے ساتھ تین ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ وفا مجید واقفۂ نَو بنت مکرم تاسین مجید صاحب ٹورانٹو کینیڈا کا ہے جو عزیزم رضوان محمد مربی سلسلہ کینیڈا ابن مکرم سرور محمد صاحب کے ساتھ پانچ ہزار کینیڈین ڈالر حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ ناعمہ چوہدری بنت مکرم طاہر احمد فاروق صاحب جرمنی کا ہے جو عزیزم عرفان احمد ٹھکر مربی سلسلہ ابن مکرم اسرار الحق ٹھکر صاحب فرانس کے ساتھ چار ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے۔ لڑکی کی طرف سے ان کے وکیل اشفاق احمد سندھو صاحب ہیں۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ شفیقہ اشتیاق بنت مکرم اشتیاق احمد صاحب کا ہے جو عزیزم سعود احمد ناصر واقف نَو ابن مکرم محمود ناصر ثاقب صاحب مربی سلسلہ اور امیر جماعت مالی کے ساتھ سات ہزار یورو حق مہر پر طے پایا ہے۔دلہے کی طرف سے ان کے والد مکرم محمود ناصر ثاقب وکیل ہیں۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ ڈاکٹر مریم صدیقہ واقفۂ نَو بنت مکرم منور احمد صاحب قادیان کا ہے یہ عزیزم ڈاکٹر عبدالرؤف عابد واقفِ نَو ابن مکرم عبدالقادر شجیع صاحب گلبرگہ انڈیا کے ساتھ چار لاکھ انڈین روپے حق مہر پر طے پایا ہے۔لڑکا اور لڑکی دونوں کے وکیل موجود ہیں۔لڑکی کی طرف سے مکرم ایم ابوبکر صاحب اور لڑکے کی طرف سے مکرم ناصر محمود صاحب وکیل ہیں۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ سعدیہ انور واقفۂ نَو بنت مکرم انور حسین صاحب (بلجیم) کا ہے جو عزیزم عطاء الحیٔ ناصر واقف نَو ابن مکرم ناصر احمد طاہر صاحب یو.کے کے ساتھ سات ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ مریم بی مرزا واقفۂ نو بنت مکرم ظفر مرزا صاحب (فیلتھم) کا ہے جو عزیزم حمزہ احمد سیٹھی واقفِ نو ابن مکرم منور احمد سیٹھی صاحب (ہونسلو) کے ساتھ پندرہ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ عائشہ قدیر بنت مکرم ملک عبدالقدیر صاحب کا ہے جو عزیزم آغا علی رضا واقف نَو ابن مکرم عبداللہ یوسف صاحب کے ساتھ چھ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ عدیلہ منور بنت مکرم احمد منور صاحب کا ہے جو عزیزم محمد تیمور احمد خان ابن مکرم منصور احمد صاحب کے ساتھ آٹھ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ مدیحہ نثار بنت مکرم نثار احمد باجوہ صاحب کینیڈا کا ہے جو عزیزم نوید احمد چوہدری لندن ابن مکرم نصیر احمد صاحب جو مربی سلسلہ بھی ہیں، زعیم اعلیٰ انصار اللہ ہیں ربوہ میں، کے ساتھ چھ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ نبیلہ نگہت بنت مکرم داؤد احمد صاحب ہڈرز فیلڈ یوکے کا ہے جو عزیزم فہیم احمد ظفر ابن مکرم ظہیر احمد قریشی صاحب یو کے کے ساتھ چھ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔لڑکی کے وکیل سہیل احمد صاحب ہیں۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ منزہ احمد بنت مکرم نثار احمد صاحب لندن کا ہے جو عزیزم انصر احمد ابن مکرم سعید احمد صاحب لندن کے ساتھ چھ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا: اگلا نکاح عزیزہ صبیحہ رحمٰن سیٹھی واقفۂ نو کا ہے جو مکرم فضل الرحمٰن شاہد سیٹھی صاحب کی بیٹی ہیں یہ عزیزم محمد آصف ہادی ابن مکرم عبدالہادی صاحب کے ساتھ چھ ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

حضور انور نے فریقین میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:

The next Nikah is of Miss Ayesha Lateef daughter of Mr.Emile Curry

حضور انور نے اس نام کی ادائیگی کے بعد دریافت فرمایا:

Is it right pronunciation

اثبات میں جواب عرض کرنے پر حضور انور نے فرمایا:

It has been settled with Mr. Jalaluddin Abdul Latif Sahib at a Haq Mehr of twenty one hundred and fifty US dollars.

فریقین کے درمیان ایجاب وقبول سے قبل حضور انور نے ازراہ مزاح فرمایا:

The youngest of the couples of today.

اس موقع پر دولہا کے ایجاب و قبول کیلئے کھڑے ہو جانے پر حضور انور نے انہیں مخاطب کر کے فرمایا:

It is not your turn now.

اور پھر فرمایا:

Mr. Azhar Hanif Sahib is the wakil of the bride.

حضور انور نے فریقین کے درمیان انگریزی میں ایجاب وقبول کروایا اور پھر فرمایا:

Allah bless your Nikah in every respect

اور اللہ تعالیٰ سارے نکاحوں کو ہر لحاظ سے بابرکت فرمائے، دعا کریں۔

مرتبہ: ظہیر احمد خان، مربی سلسلہ
انچارج شعبہ ریکارڈ دفتر پی.ایس لندن

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 28 جولائی 2017)

......☆......☆......☆......

Zaid Auto Repair
زید آٹو رِپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالبِ دعا: صالح محمد زید مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین

سٹڈی ابراڈ
All Services free of Cost
Prosper Overseas is the India's Leading Overseas Education Company.
About Us
Prosper Overseas is a One STOP SOLUTION to all International Study Needs. Representing over 500 Universities / Colleges in 9 countries since last 10 years
Achievements
• NAFSA Member Association , USA.

• Certified Agent of the British High Commission
• Trusted Partner of Ireland High Commission
• Nearly 100 % success Rate in Student Admissions in various institutions abroad, Training Classes, and Student Visas.

Corporate Office
Prosper Education Pvt Ltd.
1-7-27/6, Behind Green Park Hotel, Green Lands, Ameerpet, Hyderabad - 500 16, Andhra Pradesh.
Phone : +91 40 49108888.

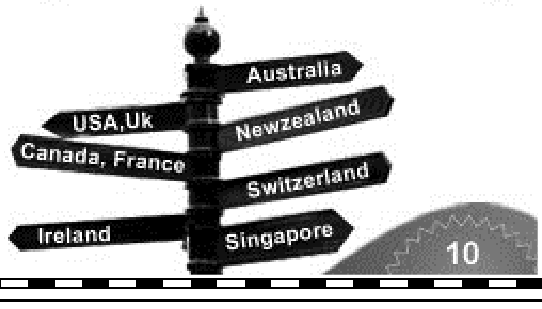

Study Abroad
10 Offices Across India
بیرون ممالک میں
اعلیٰ پڑھائی کرنے کیلئے رابطہ کریں
CMD: Naved Saigal
Website:www.prosperoverseas.com
E-mail: info@prosperoverseas.com
National helpline: 9885560884

بقیہ از صفحہ نمبر 8

نہایت آسانی کے ساتھ ہونے لگے۔ وہ کام جو پہلے مشکلات کا شکار رہتے تھے اور ان کی انجام دہی کے لئے مجھے کئی صعوبتوں سے گزرنا پڑتا تھا اب ان میں غیر معمولی سہولت اور یُسر کا پہلو نمایاں نظر آنے لگا۔

انفاق فی سبیل اللہ کے انعامات

بیعت کے بعد مجھے علم ہوا کہ احمدی کے لئے ایک معیّن شرح کے حساب سے چندہ بھی ادا کرنا ضروری ہوتا ہے۔ میں نے اپنی جماعت کے سیکرٹری مال سے بات کرتے ہوئے کہا کہ اس وقت میرے مالی حالات اچھے نہیں ہیں اور میں پوری شرح کے ساتھ چندہ ادا کرنے سے قاصر ہوں۔ اس نے کہا کہ آپ فی الحال اپنی انتہائی کوشش کرکے کچھ نہ کچھ چندہ ضرور دینا شروع کردیں پھر جب اللہ تعالیٰ توفیق دے تو پوری شرح کے ساتھ چندہ ادا کرنا شروع کردیں۔ میں نے انکی بات مانتے ہوئے فوراً 100 شیکل یعنی 25 ڈالرز کے برابر رقم چندہ میں دیدی۔ اس بات پر چند روز ہی گزرے تھے کہ خدا تعالیٰ نے ایسا فضل فرمایا کہ مجھے غیر متوقع طور پر ایک لاکھ شیکل کا منافع ہوا، جس سے مجھے اپنا گھر خریدنے میں خاصی مدد مل گئی۔

یوں خدا تعالیٰ نے مجھے ایک سو کا ایک ہزار یا دس ہزار نہیں دیا بلکہ ایک سو کا ایک لاکھ عطا فرمایا۔ انفاق فی سبیل اللہ کی ایسی برکت میں نے کبھی نہ دیکھی تھی اور اسکی ایسی لذت مجھے پہلے کبھی نصیب نہ ہوئی تھی۔

(باقی آئندہ)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 14 جولائی 2017)

......☆......☆......☆......

بقیہ از صفحہ نمبر 9

یعنی بات بات پر بچوں کو روکنا اور ٹوکنا یہ ظاہر کرتا ہے کہ گویا ہم ہی ہدایت کے مالک ہیں اور ہم اس کو اپنی مرضی کے مطابق ایک راہ پر لے آئیں گے۔ یہ ایک قسم کا شرک خفی ہے۔ اس سے ہماری جماعت کو پرہیز کرنا چاہئے۔

سوال: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اپنے بچوں کی تربیت کا کیا طریق تھا؟

جواب: آپ نے فرمایا: ہم تو اپنے بچوں کے لئے دعا کرتے ہیں اور سرسری طور پر قواعد اور آداب تعلیم کی پابندی کراتے ہیں۔ بس اس سے زیادہ نہیں اور پھر اپنا پورا بھروسہ اللہ تعالیٰ پر رکھتے ہیں۔ جیسا کسی میں سعادت کا تخم ہوگا وقت پر سرسبز ہوجائے گا۔

سوال: بحیثیت باپ بچوں کی تربیت کی طرف کس طرح اور کس قدر توجہ دینی چاہئے؟

جواب: فرمایا: خدا تعالیٰ فرماتا ہے وَھُوَ یَتَوَلَّی الصّٰلِحِیْنَ یعنی اللہ تعالیٰ آپ صالحین کا متولّی ہوتا ہے۔ صلاحیت کے لئے کوشش کرے اور دعائیں کرے۔ اس صورت میں خود اللہ تعالیٰ اس کا تکفّل کرے گا۔ خود نیک بنو اور اپنی اولاد کے لئے ایک عمدہ نمونہ نیکی اور تقوی کا ہوجاؤ۔

سوال: متقی کے متعلق حضرت داؤد علیہ السلام کا کیا قول مشہور ہے؟

جواب: حضور علیہ السلام نے فرمایا: حضرت داؤدؑ کا قول ہے کہ میں بچہ تھا، جوان ہوا، اب بوڑھا ہوگیا۔ میں نے متقی کو کبھی ایسی حالت میں نہیں دیکھا کہ اسے رزق کی مار ہو اور نہ اس کی اولاد کو ٹکڑے مانگتے دیکھا۔

سوال: بالغ ہونے کے بعد ماں باپ کا حق کس طرح ادا کرنا چاہئے؟

جواب: آنحضورؐ نے فرمایا: ایک شخص نے آپؐ کی خدمت میں عرض کی کہ میں جہاد پر جانا چاہتا ہوں۔ فرمایا کیا تیرے ماں باپ زندہ ہیں؟ اس نے کہا ہاں زندہ ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ان دونوں کی خدمت کرو یہی تمہارا جہاد ہے۔

سوال: آنحضور ﷺ نے انسان کی بہترین نیکی کسے قرار دیا ہے؟

جواب: فرمایا: انسان کی بہترین نیکی یہ ہے کہ اپنے والد کے دوستوں کے ساتھ حسن سلوک کرے جبکہ اس کا والد فوت ہوچکا ہو۔

سوال: ماں باپ کی وفات کے بعد وہ کون سی نیکی ہے جو ان کے لیے کی جاسکتی ہے؟

جواب: آپ ﷺ نے فرمایا: ان کے لئے دعائیں کرو۔ بخشش طلب کرو۔ اُنکے وعدے پورے کرو۔ ان کے عزیز و اقارب سے اسی طرح صلہ رحمی اور حسن سلوک کرو جس طرح وہ اپنی زندگی میں ان کے ساتھ کیا کرتے تھے اور ان کے دوستوں کے ساتھ عزت و اکرام کے ساتھ پیش آؤ۔

سوال: رزق میں فراخی اور لمبی عمر کیلئے آنحضور ﷺ نے کیا طریق بیان فرمایا؟

جواب: آپ نے فرمایا: جس کی خواہش ہو کہ اس کی عمر لمبی ہو اور اس کا رزق بڑھا دیا جائے تو وہ اپنے والدین سے حسن سلوک کرے اور صلہ رحمی کی عادت ڈالے۔

سوال: حضرت مسیح موعودؑ نے شیخ عبدالرحمن مصری کو کیا نصیحت فرمائی؟

جواب: آپ نے فرمایا: ان (غیر مسلم والدین) کے حق میں دعا کیا کرو۔ اپنا پاکیزہ نمونہ دکھلا کر اسلام کی صداقت کا قائل کرو۔ دنیوی امور جن سے دین کا حرج نہیں ہوتا ان کی ہر طرح سے پوری فرمانبرداری کرنی چاہئے۔ دل و جان سے ان کی خدمت بجالاؤ۔

سوال: ایک شخص نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے عرض کیا کہ میرے والدین میری شکل سے بھی بیزار ہیں میں ان کی خدمت کس طرح کروں؟ حضورؑ نے اسے کیا نصیحت فرمائی؟

جواب: حضورؑ نے فرمایا: صحابہؓ کو بھی ایسے مشکلات پیش آگئے تھے کہ دینی مجبوریوں کی وجہ سے ان کی ان کے والدین سے نزاع ہوگئی تھی۔ تم اپنی طرف سے ان کی خبرگیری کے واسطے ہر وقت تیار رہو۔ جب کوئی موقع ملے اسے ہاتھ سے نہ دو۔ تمہاری نیّت کا ثواب تم کو مل کے رہے گا۔

......☆......☆......☆......

نماز جنازہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 10 اگست 2017 بروز جمعرات دوپہر 12 بجے مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرم عبدالقیوم صاحب

(ابن مکرم شیخ رحمت اللہ صاحب، آلڈرشاٹ۔ یوکے)

7 اگست کو 75 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ پیدائشی طور پر قوت گویائی اور سماعت سے محروم تھے۔ بہت ملنسار، سب سے محبت کرنے والے اور جماعتی پروگراموں میں بڑے شوق سے حصہ لینے والے بہت مخلص اور باوفا انسان تھے۔ پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرمہ سیّدہ امۃ اللطیف صاحبہ (ٹورانٹو۔ کینیڈا)

(بنت مکرم سیّد محمد عبدالرزاق شاہ صاحب مرحوم)

29 جولائی 2017ء کو 73 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ صوم و صلوٰۃ کی پابند، تہجد گزار، صدقہ و خیرات میں حصہ لینے والی، غریب پرور اور نیک خاتون تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ ایک بیٹی یادگار چھوڑی ہے۔

(2) مکرمہ امین اختر صاحبہ آف جرمنی (اہلیہ مکرم محمد صدیق صاحب، سابق ہیڈماسٹر، دارالعلوم جنوبی ربوہ)

9 جولائی 2017ء کو 82 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ بہت ملنسار، غریب پرور، انتہائی خوش اخلاق، خدمت خلق کا جذبہ رکھنے والی، بے شمار خوبیوں کی مالک، نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ ربوہ کے ابتدائی ایام میں اپنے محلہ میں لجنہ کے مختلف شعبوں میں خدمت کی توفیق پائی۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔

(3) مکرمہ مریم بلقیس صاحبہ (سمن آباد، لاہور)

یکم اگست 2017ء کو 92 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی حضرت حافظ قدرت اللہ خان صاحب شاہجہانپوری کی پوتی اور حضرت ڈاکٹر عبدالمجید خان صاحب شاہجہانپوری کی بیٹی تھیں۔ آپ کے بیٹے مکرم سیّد مولود احمد صاحب بخاری کو 1974ء میں کوئٹہ میں خنجروں کے وار کرکے شہید کردیا گیا تھا۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں تین بیٹیاں اور تین بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل 1 ستمبر 2017)

......☆......☆......☆......

وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام
G.M. BUILDERS & DEVELOPERS
RAICHURI CONSTRUCTION
SINCE 1985
OFFICE:
PLOT NO.6 DURGA SADAN TARUN BHARAT CO.OP
HSG. SOC, NEAR CIGARETTE FACTORY,
CHAKALA, ANDHERI (EAST), MUMBAI-400069
TEL 28258310, MOB. 09987652552
E-MAIL: RAICHURI.CONSTRUCTION@GMAIL.COM

IMPERIAL GARDEN FUNCTION HALL
a desired destination
for royal weddings & celebrations.
2-14-122 / 2-B, Bushra Estate
HYDRABAD ROAD, YADGIR - 585201
Contact Number : 09440023007, 08473296444

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers
جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز
چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

Shivala Chowk Qadian (India)
Ph. (S) 01872-224074, (M) 98147-58900,
E-mail: jk_jewellers@yahoo.com
Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

وصایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہوتو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 8406: میں مصدق احمد منیب ولد مکرم حفیظ احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی، ساکن جماعت احمدیہ سکندر آباد صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11 دسمبر 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: جمال شریعت احمد　　العبد: مصدق احمد منیب　　گواہ: محمد خالد ملکانہ

مسل نمبر 8407: میں شاکرہ نسرین زوجہ مکرم حفیظ احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 57 سال پیدائشی احمدی، ساکن ہاؤس نمبر 11/1/853 چلکل گوڑہ ضلع سکندر آباد صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11 دسمبر 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 1 انگوٹھی 1.5 گرام، 1 جوڑی کان کی بالی 2 گرام، لچھا 4.5 گرام (تمام زیورات 22 کیریٹ)۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/1000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سید اظہر علی　　الامۃ: شاکرہ نسرین　　گواہ: منیب احمد

مسل نمبر 8408: میں ماریہ نورین بنت مکرم سید کلیم احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 17 سال پیدائشی احمدی، ساکن ہاؤس نمبر 11/4/510 چلکل گوڑہ ضلع سکندر آباد صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11 دسمبر 2016 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: 1 چوڑی 1 تولہ، 1 انگوٹھی 4 گرام (تمام زیور 22 کیریٹ)۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سلطان محمد الہ دین　　الامۃ: ماریہ نورین　　گواہ: سید کلیم احمد

مسل نمبر 8409: میں نظیر احمد لبیب ولد مکرم حفیظ احمد صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 25 سال پیدائشی احمدی، ساکن ہاؤس نمبر 11/1/853 چنٹہ باوی ڈاکخانہ چلکل گوڑہ ضلع سکندر آباد صوبہ تلنگانہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 18 دسمبر 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/11,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: سید اظہر علی　　العبد: نظیر احمد لبیب　　گواہ: مصدق احمد منیب

مسل نمبر 8410: میں تحسین احمد الہ دین ولد مکرم خالد احمد الہ دین صاحب، قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی، موجودہ پتا: الہ دین بلڈنگ (72SD Road) سکندر آباد صوبہ تلنگانہ، مستقل پتا: محلہ احمدیہ قادیان ضلع گورداسپور صوبہ پنجاب، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 11 دسمبر 2016 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/2000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: متقی الہ دین　　العبد: تحسین الہ دین　　گواہ: سلطان محمد الہ دین

مسل نمبر 8411: میں جی۔اے۔بشریٰ شبنم زوجہ مکرم ایم۔عاشق علی صاحب، قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 28 سال پیدائشی احمدی، ساکن 2/403 نیو 2F/122 (پی۔اینڈ۔ٹی۔کالونی) 4th اسٹریٹ، ٹوٹی کورن، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 6 جولائی 2017 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ رہائشی زمین بمقام ننگل باغبانہ قادیان 5 مرلہ اور 3 بڑا مرلہ، زیور طلائی: 128 گرام 22 کیریٹ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/10,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصہ تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔

گواہ: آر۔امتہ القدیر　　الامۃ: جی۔اے۔بشریٰ شبنم　　گواہ: او۔کے۔نداء النصر

احباب توجہ فرمائیں!

مکرم مولانا حمید الدین شمس صاحب مرحوم سابق مبلغ سلسلہ کے حالات زندگی مرتب کرنا مقصود ہے، احباب جماعت سے درخواست ہے کہ مولانا صاحب مرحوم سے متعلق جو بھی قابل ذکر معلومات یا ایمان افروز واقعات ان کے پاس ہوں وہ براہ کرم درج ذیل ایڈریس پر بذریعہ ڈاک، email یا whatsapp بھجوا کر ممنون فرمائیں۔ جزاکم اللہ

(شمس الدین، مبلغ سلسلہ کبابیر)

بذریعہ ڈاک	Waheeduddin Shams Mohalla Ahmadiyya , Qadian-143516, Punjab
بذریعہ e.mail	shamskababir@gmail.com
بذریعہ whatsapp	00972525110718

حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

جو قرآن پڑھتا اور سمجھتا ہے وہ غنی ہے اس کو کسی غربت کا ڈر نہیں۔

(سنن سعید بن منصور)

طالب دعا: فیملی وافراد خاندان مکرم ایڈووکیٹ آفتاب احمد تیماپوری مرحوم، حیدرآباد

کلام الامام

”گناہ سے پاک کرنا خدا تعالیٰ ہی کا کام ہے، اپنی طاقت سے کوئی نہیں ہوسکتا، ہاں یہ سچ ہے کہ اس کیلئے سعی کرنا ضروری ہے۔“

(ملفوظات، جلد 5، صفحہ 92)

طالب دعا: قریشی محمد عبداللہ تیماپوری مع فیملی، افراد خاندان ومرحومین۔ صدر وامیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

Prop. Mir Ahmed Ashfaq
Cell: 9701226686, 7702164917, 7702164912

A.S.
WEIGH BRIDGE
100 TONS ELECTRONIC TRAILER
WEIGH BRIDGE
NATIONAL HIGHWAY 44, KURNOOL ROAD, JEDCHARLA

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian
کمپنی کے اونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

Ahmad Travels Qadian
Foreign Exchange-Western Union
Money Gram-X Press Money
Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses

Contact : 9815665277
Propritor : Nasir Ibrahim
(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

بقیہ خلاصہ خطبہ از صفحہ 20

نشان کو تباہ کر دیں گے۔ چنانچہ میں نے جا کر اس نشان کو دیکھا وہ ایک بہت بڑا باغ ہے اس باغ میں تتلیوں کی طرح کی مخلوق اڑ رہی تھی چنانچہ میں سوچنے لگا کہ اللہ تعالیٰ کے اس نشان کو ہم کیسے چھپا سکتے ہیں۔ اسی دوران میں پرندے کی طرح اڑنے لگ جاتا ہوں میں اڑ کر اپنے والد صاحب کے دوستوں کے گھر گیا وہ چائے پی رہے ہوتے ہیں لیکن مجھے دیکھ کر محض ایک پرندہ تصور کرتے ہیں لیکن میں انہیں تین دفعہ اللہ اکبر کہتا ہوں تو وہ گھبرا جاتے ہیں کہ یہ پرندہ کیسے بول سکتا ہے پھر میں آسمان کی طرف اڑ جاتا ہوں۔ آسمان کی طرف اڑتے وقت میں پرندے سے ایک فرشتے میں تبدیل ہو جاتا ہوں۔ پھر میں زمین کی طرف دیکھتا ہوں کہ سب لوگ مر چکے ہیں اور کوئی بھی زندہ نہیں ہے۔ کہتے ہیں کہ میں اپنے گھر کی طرف اڑ کر آتا ہوں۔ اس کے بعد خواب میں ہی گھر کے اندر داخل ہوتے ہوئے میں بیدار ہو جاتا ہوں۔ اس خواب کے بعد کہتے ہیں کہ میں نے فیصلہ کیا کہ اللہ تعالیٰ نے یہ مجھے روحانی طاقت دی ہے چنانچہ اس کے بعد میں نے پھر بیعت کر لی اور جماعت احمدیہ میں شامل ہو گیا۔

عبدالہادی صاحب مصر کے ہیں کہتے ہیں کہ احمدیت کے بارے میں جاننے سے کافی عرصہ پہلے میں نے خواب میں دیکھا کہ میں ایک ویران اور سنسان راستے پر ایک گمنام منزل کی طرف چل رہا ہوں ایسے میں ایک صالح شخص آتا ہے اور مجھے اس راستے سے ہٹا کر ایک نئے راستے پر ڈال دیتا ہے۔ عجیب بات یہ ہے کہ میں کوئی مزاحمت کئے بغیر بخوشی اس راستے پر چلنا شروع کر دیتا ہوں جس پر وہ صالح شخص مجھے لا کر کھڑا کر دیتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ اس کے ہمدردانہ رویے سے مجھے یہ احساس ہوتا ہے کہ جیسے اس نے مجھے بدانجام سے بچا کر حسن عاقبت اور خیر کثیر کی راہ پر ڈال دیا ہے۔ اس راستے پر چلتے چلتے کچھ دیر کے بعد ایک بلند جگہ پر پہنچ کر اپنے پرانے راستے کی طرف دیکھتا ہوں تو وہاں پر ایک جابر شخص کو بعض لوگوں سے جبری مشقت کرواتے ہوئے پاتا ہوں تو میں سوچتا ہوں کہ اگر صالح شخص مجھے اس راستے سے نہ ہٹاتا تو آج میں بھی دیگر کئی لوگوں کی طرح اسی ظلم کا شکار ہو جاتا۔ خواب میں ہی مجھے خیال آتا ہے کہ شاید یہ صالح انسان خدا کا نبی موسیٰ علیہ السلام ہے۔ کہتے ہیں کافی عرصہ کے بعد جب میرا جماعت سے تعارف ہوا تو سمجھ میں آیا کہ جس راستے پر میں گامزن تھا وہ تباہی اور بربادی کی طرف جاتا تھا اور جس صالح انسان نے مجھے اس راستے سے اٹھا کر نئے راستے پر ڈال دیا وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تھے جبکہ نیا راستہ احمدیت یعنی حقیقی اسلام تھا۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: یہ چند نمونے میں نے پیش کئے کوئی روس کی سابقہ ریاستوں سے ہے، کوئی یورپ کے ملک کا ہے، کوئی مغربی افریقہ میں سے ہے، کوئی سینٹرل افریقہ میں سے ہے، کوئی عرب ملک کا ہے۔ مختلف قوموں کے لوگ، مختلف زبانیں بولنے والے لیکن ایک ہی طرح کی رہنمائی ان سب کی ہو رہی ہے۔ یہ کون کر رہا ہے؟ یہ رہنمائی یقیناً خدا تعالیٰ فرما رہا ہے جس نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو فرمایا تھا کہ میں تیرے خالص اور دلی محبوں کا گروہ بڑھاؤں گا۔

پھر مراکش سے ایک احمدی شکور صاحب اپنی بیعت کا واقعہ لکھتے ہیں کہ احمدیت کے تعارف کے ابتدائی ایام میں جب میں لقاء مع العرب باقاعدگی سے دیکھا کرتا تھا میں نے رؤیا میں دیکھا کہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ تعالیٰ ایک پہاڑی کی چوٹی کی جانب جانے والے ایک راستے پر چل رہے ہیں آپ نے سفید رنگ کا پاکستانی لباس زیب تن کیا ہے کہتے ہیں میں حضور کے پیچھے پیچھے چلتے ہوئے پہاڑی کی چوٹی کے قریب پہنچ جاتا ہوں ہمیں پہاڑی کی چوٹی کے پیچھے سے ایک تیز روشنی نظر آتی ہے جو افق پر پھیل جاتی ہے ایسے معلوم ہوتا ہے کہ وہ طلوع فجر کی سفیدی ہے۔ مجھے کسی قدر خوف محسوس ہوتا ہے اور میرے قدم سست ہو جاتے ہیں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کہتے ہیں۔ میرے پیچھے پیچھے چلتے رہو اور ڈرو نہیں۔ کہتے ہیں الحمد للہ کہ باوجود خوف اور خطرات کے میں اس رؤیا کے مطابق لقاء مع العرب دیکھتے ہوئے حضور کے پیچھے پیچھے ہی چلتا رہا یہاں تک کہ قبول احمدیت کی منزل آ گئی۔

پھر ایک دوست ڈاکٹر اعجاز کریم صاحب الجزائر کے جو اسیر راہ مولیٰ بھی گزشتہ دنوں حالات کی وجہ سے رہ چکے ہیں کہتے ہیں کہ میں مسخ شدہ اسلامی تعلیم اور قرآن کریم کی غلط تفاسیر سے بالکل مایوس ہو چکا تھا۔ علماء کی تشریحات سن کر سوچتا تھا کہ کیا یہ خدا کا کلام ہو سکتا ہے یہاں تک کہ اردن کے ایک احمدی دوست کے ذریعہ احمدیت اور بانئ سلسلہ کی تحریرات سے آگاہی ہوئی۔ حضرت مسیح موعود کی تفسیر پڑھنے سے قبل نوافل پڑھ کر دعا کی کہ اللہ تعالیٰ راہ راست کی طرف رہنمائی فرما دے۔ جیسے جیسے پڑھتا گیا سینہ کھلتا گیا اور اس کلام کی ہیبت سے جسم پر کپکپی طاری ہو گئی اور یقین ہو گیا کہ یہ کسی انسان کا کلام نہیں بلکہ یہ الٰہی وحی ہے لیکن بیعت کا فیصلہ کرنے سے قبل استخارہ کیا تو خواب میں دیکھا کہ میں اپنے دوستوں کے ساتھ رات کو شہر سے گزر رہا ہوں اور ایک نور ہمارے ساتھ چل رہا ہے۔ اسی دوران فون کی گھنٹی بجتی ہے دیکھا تو معلوم ہوا کہ اس پر حضرت امام مہدی علیہ السلام کا فون نمبر آ رہا ہے۔ دل میں فیصلہ کیا کہ میں ان کو واپس کال کرتا ہوں اگر تو انہوں نے فون کا جواب نہ دیا تو وہ سچے نبی ہوں گے ورنہ نہیں۔ نہ جانے کیوں خواب میں ہی مجھے یہ خیال آتا ہے کہ نبی فون کا جواب نہیں دیا کرتے چنانچہ میں نے فون کیا دیر تک گھنٹی بجتی رہی لیکن انہوں نے فون نہ اٹھایا۔ اس کے بعد آپ نے میرے سامنے پر ہیبت تجلی فرمائی میں نے قرآن کریم کی آیات اور اعوذ باللہ پڑھنا شروع کر دیا تا کہ کہیں شیطان مجھ پر مہدی کا معاملہ مشتبہ نہ کر دے اس کے بعد شدت خوف سے جاگ اٹھا یہ نماز فجر کا وقت تھا مجھے یقین ہو گیا کہ یہ خواب سچی ہے اور پھر میں نے بیعت کر لی۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے قبول احمدیت کے بعض اور ایمان افروز واقعات بیان فرمائے اور آخر پر فرمایا: پس اللہ تعالیٰ لوگوں کو اسلام کی حقیقی تعلیم کی طرف لا رہا ہے اور انشاء اللہ تعالیٰ ایک دن حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ ہی حقیقی اسلام دنیا پر غالب آئے گا۔ اللہ تعالیٰ ہر ایک کو توفیق بھی دے کہ وہ اس برکت سے حصہ لینے کے لئے مستقل دعوت الی اللہ کرنے والا ہو اور اس طرف توجہ دے۔

خطبہ جمعہ کے آخر پر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: نماز کے بعد میں دو جنازے غائب بھی پڑھاؤں گا ایک جنازہ ہے مکرمہ خورشید رقیہ صاحبہ کا جو مکرم مولوی منظور احمد صاحب گھنو کے مرحوم درویش قادیان کی اہلیہ تھیں۔ دوسرا جنازہ ہے ڈاکٹر صلاح الدین صاحب نیو جرسی امریکہ کا جو مکرم مولوی امام الدین صاحب مبلغ سلسلہ انڈونیشیا کے بیٹے تھے۔ 10 ستمبر 2017ء کو ہارٹ اٹیک سے وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

......☆......☆......☆......

MBBS IN BANGLADESH
SAARC
FREE SCHOLARSHIP SEATS
EVALUATION & GUIDANCE
APPLICATION PROCESSING
ADMISSION IN PVT. MEDICAL COLLEGES
• BANGLADESH MEDICAL COLLEGE
• AD-DIN WOMEN'S MEDICAL COLLEGE
• GREEN LIFE MEDICAL COLLEGE
• JAHARUL ISLAM MEDICAL COLLEGE
• SOUTHERN MEDICAL COLLEGE
• ENAM MEDICAL COLLEGE
• DHAKA NATIONAL MEDIOCAL COLLEGE
• Z.H. SIKHDER WOMEN'S MEDICAL COLLEGE
• UTTARA WOMEN'S MEDICAL COLLEGE AND HOSPITAL
• ANWAR KHAN MODERN MEDICAL COLLEGE
AND OTHER COLLEGES OF BANGLADESH

SALIENT FEATURES
•Recognized By MCI/IMED/ BM&DC
•Lowest Packages Payable In Instalments
•Excellent Faculty & Hostel Facility
•Secure Environment
Lowest Total Package For 5 Years Starts From 30,000 USD (INR 19.00 Lacs Approx.)
For Transparent Admission Contact With Original Certificates & Passport
BILAL MIR
NEEDS EDUCATION KASHMIR
QURESHI BUILDING OPP. AKHARA BUILDING, NEXT BUILDING TO KBD BOOK SHOP, BUDSHAH CHOWK, NEAR BUDSHAH BRIDGE SGR - 190001
Cell: 09596580243|07298531510
Email: mbbsjk.bd@gmail.com
H/O : 69/C 5TH FLOOR, PANTHAPATH DHAKA
r#m#s: 9906928638

INDIAN ROLLING SHUTTERS
WHOLESALE DEALER
SUPPLIERS OF ALL SPARES PARTS OF ROLLING SHUTTERS
Specialist in : GEAR & REMOTE SHUTTERS
Prop : HAMEED AHMAD GHOURI
Add : Beside Andhra Bank, Balapur X Road, Hyderabad (T.S)
Mobile : 09849297718

طالب دعا:
شیخ سلطان احمد
ایسٹ گوداوری
(صوبہ آندھرا پردیس)
99633 83271 Pro. SK.Sultan 97014 62176
Oxygen Nursery
All kind of Plants are Available.
Rajahmundry
Kadiyapu lanka, E.G.dist.
Andhra Pradesh 533126.
#email. oxygennursery786@gmail.com
Love for All...Hatred for None

وَسِّعْ مَكَانَكَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
JANIC CONSTRUCTION PVT. LTD
Mohammad. Janealam Shaikh
E-Mail id : janicconstruction@gmail.com
Mobile No: 09819780243, 07738256287
Res : Mazagaon, Mumbai - 400010

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ
ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم
احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)
سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زد جام عشق (اعصابی کمزوری وشوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

رابطہ: عبدالقدوس نیاز
098154-09445

SEELIN
TYRE SAFETY SYSTEM
R. Subba Rao
Telengana Distributor
Mob : 9949412352
9492707352
Prevent Punctures For Tyres with Tubes and Tubeless
RS TRADERS
Office : Flat No G-5, Manikanta Paradise
Dwarakanagar, Boduppi, Rangareddy, Telangana - 500 092
E-mail: seelinhyd@gmail.com website: www.seelin.in

Baseer Ahmed +91-95053-05382
CCTV FOR HOME SECURITY
Santosh Nagar, Hyderabad
baseernafe.ahmed@gmail.com
طالب دعا : بصیر احمد
جماعت احمدیہ چنتہ کنٹہ، ضلع محبوب نگر (صوبہ تلنگانہ)

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Mobile. : +91 82830 58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57
ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly **BADAR** Qadian
Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516
Postal Reg. No. GDP/001/2016-18 Vol. 66 Thursday 21-September-2017 Issue No. 38

MANAGER
NAWAB AHMAD
Tel. : +91 1872 224757
Mobile : +91 94170 20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com

ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs.550/- (Per Issue : Rs.11/-) By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $ - 60 Euro or 80 Canadian Dollar (**WEIGHT** : 50 -100 Gms/Issue)

مسلمانوں میں سے بھی زیادہ تر اور دوسرے مذاہب میں سے بھی لوگ ہم میں شامل ہوتے چلے جارہے ہیں

انشاء اللہ یہی اقلیت ایک دن اکثریت میں بدل جائے گی، یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے، اور اسکے نمونے ہم ہر روز دیکھتے ہیں

خلاصہ خطبہ جمعہ سیّدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 15 ستمبر 2017 بمقام مسجد بیت الفتوح، لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا: آجکل مغربی پریس اور میڈیا یہ سوال کرتا ہے کہ تم اسلام کی امن پسند تعلیم کی باتیں کرتے ہو لیکن مسلمانوں کی اکثریت یہ باتیں نہیں کرتی اور نہ ہی وہ تمہیں مسلمان سمجھتی ہے اور احمدیوں کی تعداد بھی دوسرے مسلمانوں کے مقابلے میں بہت ہی تھوڑی ہے۔ جب یہ صورتحال ہے تو مسلمانوں کو تم کس طرح اُس تعلیم پر چلنے کے لئے قائل کرو گے، اگر تم کہتے ہو یہی اسلامی تعلیم ہے جس پر تم چلتے ہو؟

ہمارا جواب ہمیشہ یہی ہوتا ہے کہ ہم اسلام کی جس تعلیم کی بات کرتے ہیں اسے قرآن کریم سے حدیث سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے ثابت کرتے ہیں۔ ہماری باتیں کوئی ہوائی باتیں نہیں ہیں۔ ہم یہ ثابت کرتے ہیں کہ اسلام کی تعلیم ہمیشہ سے ہی حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ادائیگی کی تعلیم ہے۔ جہاں تک یہ سوال ہے کہ دوسرے مسلمانوں کو اس تعلیم کے مطابق ہم کس طرح قائل کریں گے تو اس کا جواب یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی کے مطابق مسلمانوں کی ایسی بگڑی ہوئی حالت کے زمانے میں مسیح موعود اور مہدی معہود نے آنا تھا اور مسلمانوں کی بھی اصلاح کرنی تھی اور دوسری دنیا کو بھی اسلام کا حقیقی پیغام پہنچانا تھا۔ سو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ پیشگوئی بڑی شان سے پوری ہوئی اور ایسے وقت میں جب یہ حالات تھے مسیح موعود اور مہدی معہود کو اللہ تعالیٰ نے بھیجا اور اس نے آکر ہمیں اسلام اور قرآن کی حقیقی تعلیم کا ادراک دیا اور اسلام کے ہر حکم کی حکمت بیان کی اور ہم احمدی مسلمان جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مانا ہے اس کے مطابق اسلام کی تعلیم کو مسلمانوں کو بھی اور غیر مسلموں کو بھی بتا رہے ہیں ہمارا کام تبلیغ ہے سو یہ ہم کر رہے ہیں اور انشاء اللہ کرتے رہیں گے۔

الٰہی جماعتیں دِنوں میں نہیں ترقی کر جایا کرتیں بلکہ آہستہ آہستہ پھیلتی اور بڑھتی ہیں۔ ہم انہیں یہی کہتے ہیں کہ تم یہ کہتے ہو کہ دوسرے مسلمانوں کو کس طرح اس تعلیم پر چلاؤ گے تو جماعت احمدیہ جو اب کروڑوں میں پھیل چکی ہے اس میں اکثریت مسلمانوں کے دوسرے فرقوں سے آکر ہی شامل ہوئی ہے۔ جوں جوں لوگوں پر حقیقی تعلیم واضح ہوتی چلی جاتی ہے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعوے کا پتا چلتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشادات اور آپ کی پیشگوئیوں کو سمجھنے لگتے ہیں مسلمانوں میں سے بھی زیادہ تر اور دوسرے مذاہب میں سے بھی لوگ ہم میں شامل ہوتے چلے جارہے ہیں اور انشاء اللہ یہی اقلیت ایک دن اکثریت میں بدل جائے گی۔ یہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ ہے اور اس کے نمونے ہم ہر روز دیکھتے ہیں۔ ہر سال لاکھوں کی تعداد میں جماعت میں جو لوگ شامل ہوتے ہیں ان میں سے اکثریت مسلمانوں میں سے ہی ہے۔ اس بات کے باوجود کہ ہمارے پاس وسائل کم ہیں مبلغین کی تعداد بہت تھوڑی ہے لیکن پھر بھی اللہ تعالیٰ غیر معمولی نتائج پیدا فرما رہا ہے بلکہ بہت سے تو ایسے ہیں جن کی خود اللہ تعالیٰ رہنمائی فرماتا ہے، چنانچہ خوابوں کے ذریعہ سے بہتوں کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور جماعت کا تعارف ہوا اور آپ کی صداقت ان پر واضح ہوئی۔ بعض کو پہلے تعارف ہوتا ہے اور پھر وہ استخارے کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی رہنمائی سے جماعت میں شمولیت اختیار کر لیتے ہیں۔ بعض تبلیغ سنتے ہیں جس میں اب مبلغین معلمین یا داعیان کے علاوہ ہمارے ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے چینل بھی شامل ہو گئے ہیں۔ تو یہ پیغام سن کر ان کے دل اللہ تعالیٰ کھولتا ہے۔ بعض ایسے ہیں جو جماعت کے مخالفین کی مخالفت اور ان کے انجام کو دیکھ کر احمدیت قبول کر لیتے ہیں۔ بعض کو اللہ تعالیٰ نشان دکھاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو فرمایا کہ میں تجھے عزت دوں گا اور بڑھاؤں گا۔ پھر فرمایا اللہ تعالیٰ نے آپ کو کہ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمَاتِهٖ کہ کوئی نہیں جو خدا کی باتوں کو ٹال سکے۔

آپؑ کی جماعت کے بڑھنے اور جماعتی ترقی کے بہت سارے الہامات ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں ترقی دوں گا تیرے محبوں کا گروہ بڑھاؤں گا۔ پس آج اس اکیلے شخص کی جماعت تمام دنیا میں پھیل چکی ہے اور ہر روز بڑھ رہی ہے۔ ہر روز نئے نئے لوگ شامل ہو رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کس طرح راستے کھولتا ہے، کس طرح لوگوں کی رہنمائی کرتا ہے اسکے چند واقعات اس وقت میں پیش کروں گا۔ خوابوں کے ذریعہ سے احمدی ہونے والوں کے بعض واقعات ہیں۔

قازان سے ہمارے مبلغ سلسلہ لکھتے ہیں کہ ایک دوست کے ساتھ تبلیغی رابطہ قائم ہوا ان کے ساتھ سوال و جواب ہوتے رہے کچھ عرصہ بعد انہوں نے بیعت کر لی۔ اپنی بیعت کا واقعہ بیان کرتے ہوئے وہ بتاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے خواب میں دکھایا کہ مَیں شام کے علاقے میں ہوں اور دو گروہ آپس میں لڑ رہے ہیں ان کی لڑائی کے وقت ایک تیسرا گروہ آتا ہے اور ان دونوں کو سمجھاتا ہے کہ تم ایک دوسرے کو قتل کر کے ظلم کر رہے ہو یہ لڑائی ختم کرو اور آپس میں صلح کرو تو وہ اس تیسرے گروہ کے کہنے پر اپنے ہتھیار پھینک دیتے ہیں اور آپس میں ایک دوسرے کو گلے لگانا شروع کر دیتے ہیں۔ اس پر یہ روسی دوست کہتے ہیں کہ میں کسی سے پوچھتا ہوں کہ یہ تیسری جماعت کون ہے جس نے ان دونوں گروپوں کی صلح کروائی ہے تو مجھے بتایا جاتا ہے کہ یہ جماعت احمدیہ کے افراد ہیں۔ اس طرح ایک دوسری خواب میں یہ کہتے ہیں مجھے اللہ تعالیٰ نے دکھایا کہ بارش کا موسم بنا ہوا ہے اور ٹھنڈی ہوا چل رہی ہے اور مجھے آواز آئی کہ احمدیت ہی صحیح عقیدہ ہے ان خوابوں کے بعد کہتے ہیں میں نے بیعت کر لی۔

فرانس سے ایک خاتون ہیں مالکہ صاحبہ اپنی قبولِ احمدیت کا واقعہ بیان کرتے ہوئے لکھتی ہیں کہ میرے سارے خاندان میں احمدیت کا پیغام پہنچ چکا تھا اور اس حوالے سے اکثر ہمارے گھر میں بات بھی ہوتی رہتی تھی کہ فلاں شخص کی اللہ تعالیٰ نے خواب کے ذریعہ رہنمائی کی اور وہ جماعت میں شامل ہو گیا۔ میں یہ باتیں سنتی رہتی تھی لیکن خود کبھی کوئی بات نہیں کی میں نے۔ کہتی ہیں کہ ایک دن میں نے خدا کے حضور دعا کی کہ تو مجھے بھی بتا کہ احمدیت سیدھا راستہ ہے یا غلط۔ کہتی ہیں کہ اگلی تین راتوں میں خدا تعالیٰ نے مجھے یکے بعد دیگرے تین خوابیں دکھائیں۔ پہلی خواب میں میں نے دیکھا کہ جیسے قیامت آگئی ہے اور ہر طرف افراتفری ہے لیکن میرے بہن بھائی جو احمدی ہو چکے ہیں وہ بالکل افراتفری میں نہیں بلکہ نہایت خوش ہیں جبکہ میں چیخ و پکار کر رہی ہوں کہ حالات بہت خطرناک ہیں لیکن وہ بالکل پریشان نہیں بلکہ کہہ رہے ہیں کہ ہم نے جماعت احمدیہ کے اجلاس میں جانا ہے۔ میں خواب میں خوف کی حالت میں ہی ان کے ساتھ چمٹ جاتی ہوں۔ پھر ایک خواب میں دیکھا کہ میری بہن جو احمدی ہو چکی ہے وہ مجھ سے کہہ رہی ہے کہ نماز پڑھو یہی ایک راہ ہے۔ اسی طرح تیسری رات میں نے خواب میں دیکھا کہ میں اپنے بہن بھائیوں کے ساتھ بیٹھی ہوئی ہوں اور میں نے محسوس کیا کہ جیسے اللہ تعالیٰ نے میرے ہاتھ پر کچھ لکھا ہے چنانچہ ان خوابوں کے بعد کہتی ہیں میرے دل میں شرح صدر پیدا ہوا کہ یہ جماعت کی سچائی کے بارے میں ہی خوابیں ہیں اور میں نے بیعت کر لی اور اب پورا خاندان احمدیت میں داخل ہو چکا ہے۔

عبدالعزیز تراوڑے صاحب جو آئیوری کوسٹ کے ایک گاؤں شیپو میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں بیان کرتے ہیں کہ ایک معمر شخص وامارا تراوڑے صاحب نے ایک دن خواب میں دیکھا کہ ان کے گاؤں میں عرب لوگ آئے ہیں خواب میں ہی ان کے آنے پر بعض لوگوں نے یہ کہنا شروع کیا کہ یہ لوگ اصلی عرب نہیں ہیں ان سے دور رہیں۔ اسی دوران یہ کہتے ہیں مجھے آواز آئی خواب میں کہ اگر تم خدا تعالیٰ کو پانا چاہتے ہو تو انہی لوگوں کے ذریعہ خدا کو پاؤ گے۔ اس کے چند دن بعد کہتے ہیں کہ احمدیوں کے مبلغ ہمارے گاؤں آئے تو بعض لوگوں نے یہ کہنا شروع کر دیا کہ یہ مسلمان نہیں ہیں ان لوگوں سے دور رہا جائے یہی ہمارے مولویوں کا فتویٰ ہے۔ موصوف نے جب یہ دیکھا تو انہیں اپنی خواب یاد آگئی اس کے چند روز بعد ہی انہوں نے بیعت کر کے جماعت میں شمولیت اختیار کر لی۔ جلسہ سالانہ آئیوری کوسٹ میں بھی یہ شامل ہوئے اور بڑے جوش اور ولولے سے شامل ہوئے۔

کانگو برازویل سے بشیر ساکلہ صاحب کہتے ہیں کہ مجھے پہلی دفعہ 2014ء میں یہاں کے مقامی جلسہ سالانہ میں شرکت کا موقع ملا جہاں مجھے معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ وفات پا چکے ہیں اور اب وہ آسمان سے زندہ نہیں اتریں گے۔ یہ بھی معلوم ہوا کہ آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ ایک وقت ایسا آئے گا کہ مسلمان فرقوں میں بٹ جائیں گے اور اسلام صرف نام کا باقی رہ جائے گا۔ اس وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام آئیں گے اور صرف ان کی جماعت ہدایت پر ہوگی۔ کہتے ہیں کہ پھر میں نے جماعت احمدیہ کے لٹریچر اور کتابوں کا مطالعہ شروع کر دیا جس سے مجھے احمدیت کی سچائی کو سمجھنے کا موقع ملا۔ اسی دوران ایک رات میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص نے مجھے سفید اور گلابی رنگ کا خوشنما لباس دیا ہے اور پھر ماہ رمضان میں ایک روز خواب دیکھا کہ میں بہت اعلیٰ بس میں سفر کر رہا ہوں اس خواب کے بعد میری تسلی ہو گئی کہ بس چونکہ سفر کا ذریعہ ہے اس لئے میں جس راستے پر جا رہا ہوں وہ بہت اعلیٰ ہے۔ پس اس خواب کے بعد میں نے احمدیت قبول کر لی۔

قرغزستان جماعت کے نومبائع اشلن رامیل صاحب اپنا قبول احمدیت کا واقعہ بیان کرتے ہیں کہتے ہیں میں ایک مسلمان خاندان میں پیدا ہوا اس لئے اسلام میرے لئے اجنبی مذہب نہیں تھا لیکن میں نے مذہب کی غرض و غایت کے بارے میں کبھی نہیں سوچا تھا جہاں میں کام کرتا ہوں وہاں قرغزستان جماعت کے صدر صاحب سے ملاقات ہوئی۔ مختلف موضوعات پر گفتگو ہوتی رہی۔ مذہب کے حوالے سے جب گفتگو کی تو ان کی باتوں سے آہستہ آہستہ اسلام کی حقیقت مجھ پر کھلنی شروع ہو گئی اور مجھے اس بات کا علم ہوا کہ موجودہ دور کے مسلمان حقیقی اسلام پر عمل پیرا نہیں ہیں۔ ان سے بات کر کے مجھے میرے سوالات کے جوابات ملنے شروع ہو گئے۔ پہلی دفعہ میں نے قرآن کریم پڑھنا شروع کیا۔ پھر ایک دن بیعت کرنے کا فیصلہ کیا اسی رات میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے والد صاحب کے دوست نے مجھے ایک طرف اشارہ کر کے کہا کہ اس جگہ پر ایک نشان ہے لیکن اس نشان کے بارے میں کسی کو مت بتانا کیونکہ دہشت گرد آکر اس

باقی صفحہ نمبر 19 پر ملاحظہ فرمائیں

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badar. Name of Owner: Nigran Board of Badar. And printed at Fazle-Umar Printing Press. Harchowal Road, Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab. And published at office of the Weekly Badar Mohallah - Ahmadiyya, Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor:Mansoor Ahmad